اسلامی عقائد، طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مسائل کا ذخیرہ

عورتوں کا زیورِ شریعت

سید خواجہ معز الدین اشرفی
خطیب جامع مسجد محمدی، گلشن باغ، حیدر آباد، دکن

اسلامک پبلشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب .... عورتوں کا زیور شریعت

تصنیف .... مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی
خطیب جامع مسجد محمدی، گلشن باغ، حیدرآباد

صفحات ۱۳۵

قیمت 35

ناشر .... اسلامک پبلشر

۴۴۷، گلی سروتے والی، مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلامی عقائد

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا (النساء)

ترجمہ: "اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اس کتاب پر جو نازل فرمائی اللہ نے اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی اس سے پہلے اور جو کفر کرے گا، اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت کے ساتھ تو وہ گمراہ ہوا، اور گمراہی میں دور نکل گیا"

یہاں اہل ایمان کو تاکید کی جارہی ہے کہ تمہارے لئے دعویٰ ایمان ہی کافی نہیں ہے بلکہ تم پر یہ بات لازم ہے کہ تم ایمانیات یعنی ان باتوں کا تفصیلی علم حاصل کرو جن پر تم نے یقین کرنے اور ان کو حق تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے تاکہ تم ان پر عمل کرکے اور ثابت قدم رہ کر مومن کامل بن سکو اور یہ جاننا بھی تم پر لازم ہے کہ کن باتوں کے انکار سے ایمان رخصت ہوجاتا ہے اور بندہ کلمہ پڑھنے اور مسلمان کی طرح عبادات و معاملات کرنے کے باوجود مؤمن نہیں رہتا یہ اس لئے تاکہ ہر

مؤمن اپنے ایمان کی حفاظت کر سکے اور ان لوگوں سے بچ سکے جو دعویٰ ایمان کے باوجود ایمان سے محروم ہو چکے ہیں۔ یہ ہدایت ان اہل ایمان کے لئے بھی تھی جو اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لائے تھے اور انہیں ایمان کی تفصیل کا علم نہ تھا علاوہ ان کے صبح قیامت تک ہر دور کے اہل ایمان بالخصوص ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کے لئے جو مادر، پدر مؤمن تو ہیں لیکن ایمان کی تفصیل تو در کنار ایمان کی ابجد سے واقف نہیں اور نہ ہی وقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بس ان کا ایمان کلمہ ہے لیکن اس کلمہ کے معنی اور مفہوم کا کئی لوگوں کو صحیح علم نہیں، وہ صرف اتنا جانتے ہیں کہ ہر کلمہ پڑھنے والا مؤمن ہوتا ہے اس جہالت کے باوجود افسوس ناک بات یہ ہے کہ وہ تکبر وغرور میں اتنے مبتلا ہیں کہ دین کی بات بتانے والوں کے نہ خود قریب آتے ہیں اور نہ اُنہیں اپنے قریب ہونے دیتے ہیں، مزید برآں یہ کہ اگر انہیں بتایا جائے کہ ایسی ایسی باتوں سے بچو ورنہ تم ایمان سے محروم ہو جاؤ گے تو منہ بگاڑتے اور بڑبڑاتے ہیں کہ ہمارا ایمان کون چھین سکتا ہے؟

ایسے متکبر اشخاص خود تکبر اور جہالت میں زندگی گزار چکے افسوس اپنے نونہالوں کو بھی اسی روش پر چلاتے ہیں، دنیا کے علوم حاصل کرنے کے لئے تو اعلیٰ سے اعلیٰ سکول، کالج اور یونیورسٹی میں داخلہ دلانے اور پوری عمر علم دنیا کے حصول میں مصروف کئے دیتے ہیں لیکن علم دین کی بنیادی تعلیم سے خود محروم رہتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی محروم رکھتے ہیں۔ جبکہ مؤمن پر لازم ہے کہ کلمہ پڑھنے کے بعد ان تمام بنیادی باتوں کا علم حاصل کرے جن پر کلمہ پڑھ کر وہ ایمان لانے کا اعلان کر رہا ہے

نیز ان باتوں کا علم حاصل کرے جن سے ایمان کی بقاء اور حفاظت کے لئے بچنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آیات بالا میں ہم سے ان ہی باتوں کا تقاضہ کر رہا ہے کہ :

"اے ایمان والوں اپنے ایمان پر ثابت قدم رہو، تم جو ایمان لائے ہو اللہ پر، اس کے رسول پر اس کتاب (قرآن) پر اور ان کتابوں پر جو قرآن سے پہلے نازل ہوئیں۔ اور بچو ان باتوں کے انکار سے جو کلمہ پڑھنے کے باوجود ایمان سے محرومی کا سبب ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے وجود کے انکار سے، فرشتوں کے انکار سے کتابوں کے انکار سے، رسولوں کے انکار سے آخرت کے دن کے انکار سے۔

یہ ہے ایمانیات اور ان کے تقاضے جس کی قدر تفصیل درج کی جاتی ہے تا کہ منشائے الٰہی کے مطابق ہر مؤمن اسلام کے بنیادی عقائد کا علم حاصل کر سکے۔

ایمان کی اہمیت

ایمان گویا جسم ہے اور اعمال زیور ہیں، زیور سے جسم کا حسن بڑھتا ہے، اعمال سے ایمان کا حسن چمکتا ہے، جسم نہیں تو زیور بیکار، ایمان نہیں تو اعمال بیکار، ایمان نور ہے، اعمال سواری ہیں، جب انسان اعمال پر سوار ہو کر ایمان کے نور میں چلتا ہے تو راہِ منزل نظر آتی ہے کہ ہر سواری کے ساتھ نور لازمی ہے، تاریک راستے میں بغیر نور کے ٹھوکروں کے سوا کچھ نہیں ملتا اعمال کی سواری کتنی ہی مضبوط اور تیز رفتار

کیوں نہ ہو ایمان کے نور کے بغیر منزل مقصود کی سمت بھی نہیں پا سکتی، پس ایسے لوگ جو ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی انکار کرکے ایمان سے محروم ہو چکے کتنے ہی اعمال کریں بظاہر کتنے ہی متقی نظر آئیں، کتنا ہی مقدس لبادہ پہن لیں، ان کے تمام اعمال راکھ ہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ایمان سب سے بڑی دولت ہے جس کی حفاظت ہر عزیز ترین چیز سے زیادہ عزیز ہونا چاہیئے جان اور مال کے ڈاکو لٹیرے ہم جیسے ہی انسان ہوتے ہیں جن کا ہم مقابلہ کرسکتے ہیں، ان سے اپنی عزت و آبرو، مال دولت بچانے کی کامیاب تدبیریں ہمارے پاس ہوتی ہیں لیکن ایمان کا دشمن شیطان ہے یہ بڑا ہی مکار اور چال باز ہے، اسے برائی کو اچھی بنانے، بے دینی کو دین بنانے، حرام کو حلال بنانے کا فن خوب آتا ہے، یہ رسول کی اہانت کو توحید کی عظمت بنا دیتا ہے، سنت کے انکار کو قرآن پر مکمل ایمان قرار دیتا ہے، اہل بیت کی محبت کی آڑ میں بغض صحابہ کا بیج بوتا ہے اور خلفائے ثلاثہ (حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم) سے بدظنی پیدا کراتا ہے اور کہیں عظمت صحابہ کے جذبہ میں اہل بیت اطہار کی توہین کرواتا ہے، ائمہ، مجتہدین کی تقلید کو اللہ و رسول سے بغاوت کا اعتقاد پیدا کراتا ہے، اللہ کے محبوبوں یعنی علماء صوفیاء اولیاء و صالحین کی توہین کروا کر اعمال کو برباد کرواتا ہے، عریانیت اور فحاشی میں مبتلا کر دیتا ہے، اس موذی دشمن سے بچنے کے لئے کسی ایسے کے دامن میں پناہ لینا ضروری ہے جس نے علم و عمل کے ذریعہ، ریاض و مجاہدے کے ذریعہ احکام شرع کی مکمل پابندی کرتے ہوئے جو خود اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بن چکا ہو۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کے وجود اور وحدانیت کو تسلیم کرے نیز اس کی جملہ صفات پر یقین ہو مختصراً یہ کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے ، ہماری بات سنتا اور ہماری ہر حرکت کو دیکھتا ہے، ہمارے دلوں کی گہرائیوں میں پوشیدہ باتوں کو تک جانتا ہے، ہمیشہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اس کی ذات کے سوا ہر چیز فانی اور ختم ہونے والی ہے، وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک وساجھی (حصہ دار) نہیں، وہی ہر چیز کا خالق و مالک اور پروردگار ہے ، نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے، وہ زندہ ہے اور ہر چیز کو وہی زندگی بخشتا ہے اور جب چاہتا ہے فنا کر دیتا ، نہ اُسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند ، وہ ہمارے اعمال سے غافل نہیں ، وہی احکم الحاکمین ہے، زمین اور آسمان کا مالک حقیقی ہے ، جسے چاہتا ہے عارضی اور وقتی حکومت وسلطنت عطاء کرتا ہے جس سے چاہتا ہے ملک وحکومت چھین لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت وعظمت سے نواز دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے، زمین اور آسمان کی ہر چیز اسی کے قبضہ اور اختیار میں ہے، اس کے حکم کے بغیر پتّا نہیں ہلتا ، وہ کسی کا محتاج نہیں ہے، سب اسی کے محتاج ہیں، وہی عبادت کے لائق ہے ، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ،ساری مخلوق اسی کی عظمت بیان کرتی (سوائے سرکش انسانوں جنات اور شیاطین کہ) یہ دن رات اسی نے پیدا کئے ہیں۔

☆ جوکوئی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی شئے کو قدیم یا باقی جانے یا کسی شئے کے فنا ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔

☆ جوکوئی کسی کو اللہ تعالیٰ کا باپ کہے یا کسی کو اس کا بیٹا کہے یا کسی کو اس کی بیوی بتائے کافر ہے۔

☆ جوکوئی ایسا کہے کہ رام اور رحیم ایک ہے، اگر ایسا کہنے والا اس بات پر یقین رکھتا ہے تو وہ کافر ہے کیونکہ رام ایک انسان تھا اور رحیم خالق ہے خالق اور مخلوق ایک نہیں۔

فرشتوں پر ایمان لانا

فرشتے نوری جسم کی مخلوق ہیں ان سے کوئی غلطی یا گناہ سرزد نہیں ہوتی یہ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ طاقت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے کام فرشتوں کے سپرد کیے ہیں ان میں سے بعض کے ذمہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی خدمت میں وحی لانا کسی کے ذمہ پانی برسانا، کسی کے ذمہ ہوا چلانا، کسی کے ذمہ روزی پہنچانا، کسی کے ذمہ شکم مادر میں بچہ کی صورت بنانا، کسی کے ذمہ انسان کی اس کے دشمن سے حفاظت کرنا کسی کے ذمہ ذاکرین کا مجمع تلاش کرنا اس میں حاضر ہونا، کسی کے ذمہ انسان کے نامہ اعمال لکھنا، بہتوں کا دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہونا، کسی کے ذمہ مسلمانوں کا درود وسلام حضور ﷺ کی بارگاہ میں پہنچانا، بعض کے ذمہ مُردوں سے

سوال کرنا، کسی کے ذمہ ارواح کا قبض کرنا بعض کے ذمہ بستیوں پر عذاب نازل کرنا، کسی کے ذمہ صور پھونکنا اور ان کے علاوہ بہت سے کام فرشتے انجام دیتے ہیں۔ان کی تعداد کا صحیح علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے ان میں چار فرشتے مشہور ہیں، حضرت جبرئیل، حضرت میکائل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام یہ چار تمام فرشتوں کے سردار ہیں۔ان تمام میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائل علیہ السلام کو فضیلت حاصل ہے اور ان میں حضرت جبرئیل علیہ اسلام کو حضرت میکائیل علیہ السلام پر برتری حاصل ہے۔حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائل علیہ السلام یہ دونوں آسمان میں ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کے وزیر ہیں ۔ جو کوئی فرشتوں کے وجود کا انکار کرے یا یہ کہے کہ فرشتے نیکی کی قوت کو کہتے ہیں، تو ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے، کسی بھی فرشتے کی شان میں ذرا سی بے ادبی کرنے والا کافر ہے، بعض لوگ اپنے دشمن کو یا کسی سختی کرنے والے کو دیکھ کر "ملک الموت" کہتے ہیں ایسا کہنا نا جائز اور قریب کفر کے ہے۔

جن اور شیاطین

جن اور شیاطین یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں شریر اور بدکار جن کو شیطان کہتے ہیں ۔جن اور شیاطین بھی انسان کی طرح عقل اور جسم و روح والے ہوتے ہیں کھاتے پیتے ہیں مرتے جیتے ہیں، اولاد والے ہوتے ہیں ان میں کافر، مومن، سنی اور بد مذہب

ہر طرح کے ہوتے ہیں ان میں بدکاروں کی تعداد بہ نسبت انسانوں کے زیادہ ہے ۔ ان میں جو کافر ہیں وہ جہنم میں جائیں گے اور جو مومن ہیں وہ جنت میں داخل ہونگے ، جن اور شیاطین کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ جن اور شیاطین بدی کی قوت کا نام ہے کفر ہے۔

عقیدہ: جنات میں کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا ، بلکہ ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو ان کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجا گیا ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی تسخیر جن ، تسخیر نبوت نہ تھی بلکہ تسخیر سلطنت و مُلک تھی ۔

نبی اور رسول پر ایمان لانا

ایمان کا اولین مرحلہ نبی کی تصدیق ہے کیونکہ ایمان کا داعی اول نبی کے سوا کوئی اور نہیں "امنوا باللہ" کی دعوت دینا والا نبی کے علاوہ کوئی نہیں ۔ پس ایمان نبی سے ملتا ہے یا یوں کہیے کہ نبی ہی ہمارے دل کو "قلب آثم"[1] سے بچا کر قلب سلیم[2] اور قلب منیب[3] کی دولت سے مالا مال کرتے ہیں۔ الغرض ایمان کا تعلق دل سے ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے تمام اُمور کی تصدیق کر دی وہ مومن ہو گیا اور جس نے دل سے نہیں مانا وہ مومن نہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی

---

[1] وہ دل جو ناکام و نامراد، ذلیل و خوار کرنے والے عقائد و اعمال سے آلودہ کرے [2] وہ دل جو برے خیالات، عقائد سے پاک اور دولت یقین سے مالا مال ہو۔ [3] وہ دل جس میں برے خیالات پیدا ہوں ، تو وہ رد کر دے اور ایسے عقائد اور یقین پیدا کرے جو ذریعہ فلاح و بہبود ہوں ۔ بناتا ہے۔

ذات اور صفتوں کا جاننا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی جاننا لازم ہے کہ نبی میں کیا ،کیا خوبیاں ہوتی ہیں اور وہ کونسی باتیں ہیں جن کی نسبت نبی کی جانب کرنے سے کفر لازم ہوتا ہے تا کہ آدمی کفر سے بچا رہے۔

رسول کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے یہاں سے بندوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لانے والا۔ نبی وہ ذات گرامی ہے جس کے پاس وحی یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام آیا لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا راستہ بتانے کے لئے ،خواہ یہ پیغام نبی کے پاس فرشتہ لے کر آیا ہو یا خود نبی کو اللہ تعالیٰ طرف سے اس کا علم ہوا ہو، نبی و رسول سب مرد تھے نہ کوئی جن نبی ورسول ہوا نہ کوئی عورت نبی و رسول ہوئی ،عبادت ، ریاضت کے ذریعہ سے آدمی نبی و رسول نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوتا ہے اس میں آدمی کی کوشش نہیں چلتی ، البتہ نبی ورسول اپنی پیدائش سے ہی معصوم ہوتے ہیں ان سے کوئی گناہ نہیں ہوتا ، نبی و رسول میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں ، نبی ورسول کا چال چلن ،شکل صورت ، حسب نسب ،طور طریقہ، بات چیت ،سب عمدہ اور بے عیب ہوتے ہیں۔

عقیدہ : نبی ورسول کی تعظیم فرض عین ایمان بلکہ تمام فرائض کی اصل ہے کسی نبی ورسول کی معمولی توہین یا تکذیب کفر ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء و رسولوں کو علم غیب عطا کیا ہے، نبی اور رسول کے لئے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا علم غیب ماننا شرک نہیں ہے بلکہ ایمان ہے جیسا کہ آیات

قرآنی اور احادیث نبوی سے ثابت ہے۔

عقیدہ: انبیا کی تعداد مقرر کرنا جائز نہیں ہے ان کی پوری تعداد کا صحیح علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ آپ سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اپنا خلیفہ بنایا تمام چیزوں اور ان کے ناموں کا علم دیا فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوا شیطان کے اس نے انکار کیا اور ہمیشہ کے لئے ملعون ومردود ہوا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ تک بہت سے نبی آئے۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ ان کے علاوہ ہزاروں انبیاء تشریف لائے جن کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے لیکن یہ چاروں نبی بھی تھے اور رسول بھی سب سے آخری نبی ورسول ساری مخلوق سے افضل سب کے سردار اور پیشوا ہمارے آقا حبیب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ورسول نہیں۔ جو کوئی آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی ورسول مانے یا کسی کو نبوت ملنی جائز سمجھے وہ کافر ہے۔

عقیدہ: رسول کریم ﷺ کے کسی قول وفعل وعمل و حالت کو جو کوئی معاذ اللہ حقارت کی نظر سے دیکھے کافر ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء میں حسب ذیل پچیس 25 کی تصدیق اور ان

پر ایمان لانا واجب ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کفر ہے۔

1 حضرت آدم علیہ السلام
2 حضرت نوح علیہ السلام
3 حضرت ابراہیم علیہ السلام
4 حضرت اسماعیل علیہ السلام
5 حضرت اسحٰق علیہ السلام
6 حضرت یعقوب علیہ السلام
7 حضرت یوسف علیہ السلام
8 حضرت موسیٰ علیہ السلام
9 حضرت ہارون علیہ السلام
10 حضرت شعیب علیہ السلام
11 حضرت لوط علیہ السلام
12 حضرت ہود علیہ السلام
13 حضرت داؤد علیہ السلام
14 حضرت سلیمان علیہ السلام
15 حضرت ایوب علیہ السلام
16 حضرت زکریا علیہ السلام
17 حضرت یحییٰ علیہ السلام
18 حضرت عیسیٰ علیہ السلام
19 حضرت الیاس علیہ السلام
20 حضرت الیسع علیہ السلام
21 حضرت یونس علیہ السلام
22 حضرت ادریس علیہ السلام
23 حضرت ذوالکفل علیہ السلام
24 حضرت صالح علیہ السلام
25 حضور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان تمام انبیا علیہم السلام کے نام قرآن مجید میں موجود ہیں۔ کسی بھی نبی کی شان میں معمولی سی توہین کرنے والا قول وفعل نبی تو کجا کسی نبی کے لباس کی نسبت بھی اگر کوئی عیب لگائے تو وہ مرتد اور واجب قتل ہے یہی ہمارا مسلک ہے۔

قرآن پر ایمان لانا

عقیدہ: قرآن کتاب اللہ ہے اس میں کسی بھی اعتبار سے شک وشبہ کی گنجائش نہیں، اللہ نے مختلف اوقات میں اس کتاب کو اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جس پر عمل صبح قیامت تک اولاد آدم کے لئے فلاح و کامیابی کا ضامن ہے، یہ جیسا نازل ہوا ہے ویسا ہی قیامت تک محفوظ رہے گا، اس کے کسی حرف یا حرکت میں نہ کوئی تبدیلی ہوئی ہے نہ ہی ہو سکتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود اس کا محافظ ہے، اس میں جو کچھ ہے ہر دور اور ہر مقام کے انسانوں کے لئے قابل عمل ہے، یہ انسان کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے اور تمام روحانی و جسمانی امراض کی شفا ہے، اس کی تلاوت باعث برکت اور ذریعہ اجر وثواب ہے، اللہ تعالیٰ کے اس مقدس کلام کو ناپاکی کی حالت میں یا بغیر وضو کے ہاتھ لگانا حرام ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر اپنا کلام یعنی صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں ہیں ان میں ایک سو چار 104 کی تعداد مشہور ہے حضرت شیث علیہ السلام پر ساٹھ 60۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تیس 30۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے دس 10۔ ان صحیفوں کے علاوہ چار 4 کتابیں نازل ہوئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور ان انبیا کی امتوں نے ان کتابوں میں کمی اور اضافہ کر دیا اللہ کے کلام کو بدل ڈالا تب اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا محمد رسول ﷺ پر قرآن مجید اتارا، قرآن

بے مثل کتاب ہے اس کی ایک آیت جیسی آیت تمام جہاں والے مل کر بھی نہیں بنا سکتے جو شخص کہے کہ قرآن مجید میں کسی نے کچھ کم زیادہ کیا یا اصلی قرآن امام غائب کے پاس ہے وہ کافر ہے۔ یہی اصلی قرآن ہے جو ہمارے درمیان ہے اسی پر ایمان لانا ہر شخص پر لازم ہے اب نہ کوئی نبی آئے گا نہ کوئی اللہ کی کتاب جو ان باتوں کے خلاف کوئی بات مانے وہ مومن نہیں۔

معجزہ

وہ کام جو عادۃً ناممکن ہو، جسے نبی علیہ السلام اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرے، جس کو دیکھنے کے بعد منکرین عاجز ہو جائیں، جیسے مردہ زندہ کرنا، انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے کرنا معجزہ کہلاتا ہے۔ کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے معجزہ ہر گز نہیں دیکھا سکتا، اللہ تعالیٰ جھوٹے کو معجزہ ہر گز نہیں عطا کرتا۔

انتباہ: حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، اگر کسی بد بخت نے نبوت کا دعویٰ اور کسی نے اس سے معجزہ کا مطالبہ کیا تو مطالبہ کرنیوالا بھی کافر ہو جاتا ہے۔

کرامت

ایسی عجیب بات جو مثل معجزے کے غیر نبی یعنی کسی اللہ کے ولی سے ظاہر ہو جائے تو اس کو کرامت کہا جاتا ہے۔

استدراج

کوئی عجیب وغریب کام کسی کافر سے ظاہر ہو تو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

صحابہ کرام

عقیدہ: پیغمبروں اور نبیوں کے بعد صحابہ کرام کا درجہ ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ کو انبیاء اور مرسلین کے بعد تمام دنیا والوں پر فضیلت دی ہے" اہل سنت و جماعت کے پاس سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق آپ کے بعد سیدنا عمر فاروق آپ کے بعد سیدنا عثمان غنی پھر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فضیلت پر سلف اور خلف متفق ہیں۔ اگر کوئی ان میں سے کسی ایک کو بھی طعن و تشنیع کا نشانہ بنائے گا وہ منافق خبیث ہے۔

عقیدہ: خلفائے راشدین کے بعد افضل ترین صحابہ وہ ہیں جن کو عشرۂ مبشرہ کہا جاتا ہے جن کو پیارے نبی ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہیں۔ ان میں چار تو خلفاء راشدین ہیں جن کے نام اوپر بیان ہوئے اور ما باقی چھ 6 یہ ہیں۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ عامر بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

عقیدہ: جو سیدنا ابوبکر صدیق کی صحابیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

عقیدہ: حضرت ابوبکر صدیق اور عشرہ مبشرہ میں سے کسی ایک بھی اگر کسی نے تکفیر کی یا تمامی صحابہ کی تکفیر کی تو اس پر کفر لازم آئے گا۔

عقیدہ: تمام صحابہ کرام نہ انبیاء تھے نہ فرشتے نہ وہ معصوم ہیں ان میں بعض سے لغزشیں بھی ہوئی ہیں مگر ان پر کسی قسم کا اعتراض کرنا منع ہے۔ ان سب سے اللہ

تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا ہے، تمام صحابہ کا ذکر خیر سے کرنا ضروری ہے۔کسی بھی صحابی کے ساتھ سوٴ عقیدت بدمذہبی و گمراہی ہے جس کا نتیجہ جہنم ہے۔بعض جہلا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے ساتھ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہنے اور لکھنے سے لوگوں کو منع کرتے ہیں ۔ یہ ایسا کہنے والوں کی بدنصیبی ہے، اللہ اور اسکا رسول ﷺ تو تمام صحابہ سے راضی ہے اور اہل سنت کی پہچان یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان والدہ ماجدہ حضرت ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں تک کہ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادب لازم سمجھتے ہیں ان میں سے کسی ایک کی شان میں تبرا،اور گستاخی کرنے والے رافضی ہیں۔

عقیدہ :حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں اپنی ناپاک زبان کو تہمت اور افک سے آلودہ کرنے والا قطعاً کافر و مرتد ہے۔

عقیدہ : ام المؤمنین حضرت خدیجہ، ام المومنین حضرت عائشہ، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں انہیں اور بقیہ صاحبزادیاں اور ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت حاصل ہے۔تمام طیبات وطاہرات ہیں ان کی گواہی قرآن مجید نے دی ہے۔

عقیدہ: اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ،مقتدایان اہل سنت ہیں جوان سے

محبت نہ رکھے وہ مردود وملعون ہے۔

عالم برزخ

عقیدہ: دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو عالم برزخ کہتے ہیں ، بعد موت تمام انسان اور جنات کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوگا اس عالم میں کسی کو راحت ہے اور کسی کو تکلیف۔

عقیدہ: ہر جاندار کی موت کا وقت مقرر ہے اس میں نہ زیادتی ہوسکتی ہے اور نہ ہی کوئی کمی ہوسکتی ہے۔ جب زندگی کا وقت پورا ہوجاتا ہے تو اس مقررہ وقت پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرتے ہیں۔

عقیدہ: روح کے بارے میں اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد اس کی روح باقی رہتی ہے اور روح کا تعلق بدن انسانی کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگر روح نیک لوگوں سے ہو تو وہ نعمتوں سے لطف اندوز ہوتی ہے اور بدکار، کفاروں سے ہو تو عذاب کی آفت میں مبتلاء ہوتی ہے، بدن پر جو گذرے گا روح ضرور اس سے آگاہ رہتی ہے بلکہ اس سے متاثر ہوتی ہے جس طرح حیات دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زائد۔

عقیدہ: مرنے کے بعد سوالات نکیرین قبر میں واجب ہے۔ سوالات نکیرین سے انبیاء کرام مستثنیٰ ہے یعنی ان سے سوالات نہیں ہوتے ، انبیاء کی طرح صدیقین اور شہدا کو بھی مستثنیٰ ظاہر کیا گیا ہے۔

عقیدہ: عذاب قبر برحق ہے جو اس کا انکار کرے وہ بدمذہب ہے۔

عقیدہ: یہ بات بالکل غلط ہے کہ جو لوگ دنیا میں اچھے یا برے کام کرتے ہیں سزا جزا کے لئے مرنے کے بعد ان کی روح دوسرے انسانوں یا جانوروں کے بدن میں داخل ہوکر دوبارہ جنم لیتی ہے، اس عمل کو تناسخ یعنی آواگون کہتے ہیں۔ یہ نظریہ چھوٹ اور ہندو دھرم کا خودساختہ عقیدہ ہے۔

مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھایا جانا

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے، جب اٹھایا جائے گا تو فرشتے تمام کو "موقف" تک ہانک لے جاتے ہیں اس کو حشر کہا جاتا ہے یہ پہلا حشر ہے ارض مقدس میں ایک مقام کا نام "موقف" ہے جہاں سب کو فیصلہ قضاء کے لئے ٹھرایا جائے گا۔ انس وجن فرشتے، چوپائے اور وحوش مکلّف اور غیر مکلف سب کا حشر ہوگا مولود (بچہ) کے چھ مہینے پورے نہ ہوئے ہوں مگر جان پڑنے کے بعد وضع حمل ہوا ہے تو اس کی روح اعادہ کرے گی اور زندہ ہوگا اور جنت میں داخل ہوتے وقت، قد قامت اور صورت میں وہ ساکنین جنت کی طرح ہوجائے گا اگر جان پڑنے سے پہلے وضع حمل ہوا تو دوسرے بے جان اجسام پتھر وغیرہ کی طرح جمادی حالت میں اس کا حشر ہوگا اور پھر مٹی ہوجائے گا۔

عقیدہ: حضور ﷺ سب سے پہلے اپنی قبر شریف سے زمین پر جلوہ فرما ہونگے، سب سے پہلے میدان میں محشر میں آپ ﷺ ہی وارد ہوں گے، جنت میں بھی

سب سے پہلے آپ ﷺ داخل ہونگے ۔ آپ ﷺ کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام ، تمام انبیاء کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہونگے ۔

عقیدہ: حشر میں سب کے مراتب میں فرق رہے گا متقی لوگ سواری پر قلیل العمل پیادہ پا ہوں گے اور کافر سر کے بل چلیں گے۔

عقیدہ: اگر کوئی شخص مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرے تو اس پر کفر لازم آتا ہے۔ حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح و جسد دونوں کا ہے جو یہ کہے کہ صرف روحیں اٹھیں گی اجسام زندہ نہیں ہونگے تو ایسا کہنے والا بھی کافر ہے۔

قضاوقدر پر ایمان لانا

قضا اور قدر پر ایمان لانے سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ عالم میں واقع ہوتا ہے۔ خیر اور شر سے اور کردار بندوں سے ، وہ سب اللہ تعالیٰ نے کائنات کو ازل میں اپنے علم اور ارادہ ازلی کے ساتھ تقدیر کردیا ہے کہ فلاں وقت ، فلاں مکان میں فلاں شئے بری یا بھلی نافع یا مضر ہوگی کوئی ذرا اس تقدیر سے باہر نہیں رہا۔ اب پتہ بھی اس کے حکم کے خلاف حرکت نہیں کرسکتا ، حتیٰ کہ کفر اور ایمان طاعت اور عصیان سب اسی کی مشیت اور ارادہ کے موافق ، اسی کے پیدا کرنے سے ہوتے ہیں کیونکہ جب ہماری ذات مخلوق ہے تو ہماری صفات اور افعال بھی مخلوق بالضرور ہیں۔ تقدیر کا منکر کافر ہے۔ تقدیر پر آدمی زیادہ بحث نہ کرے اور عقل سے اس کی حقیقت

دریافت کرنے کی کوشش نہ کرے ورنہ گمراہ ہو جائے گا۔ حضور ﷺ نے دو اشخاص کو تقدیر پر بحث کرتے ہوئے پایا تو حالت غضب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ پہلی امتوں کے لئے اکثر گمراہی اسی بحث سے ہوئی ہے۔ اور فرمایا کیا میں اسی لئے آیا ہوں؟ تاکید سے کہتا ہوں کہ آئندہ پھر ایسا نہ کرنا۔

یاالٰہی جن چیزوں سے تو ناراض ہے ان سے ہم کو دور رکھ اور جن کاموں سے تو راضی ہے ان کاموں کی ہمیں توفیق بطفیل حبیب پاک ﷺ عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

قیامت پر ایمان لانا

قیامت ہونا حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، قیامت اس دن کو کہتے ہیں جس دن ساری مخلوق کو اللہ تعالیٰ فنا کے بعد زندہ کر کے انصاف کرے گا۔

علامات قیامت دو قسم کی ہیں پہلی تو وہ ہیں جو حضور ﷺ کی پیدائش سے تاظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظاہر ہونگی ان کو علامات کو علامت صغریٰ کہتے ہیں۔ دوسری قسم کی علامات وہ ہیں جو بعد ظہور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تا نفخ صور اول میں ظاہر ہونگی۔ ان علامات کو علامت کبریٰ کہتے ہیں۔

ان علامات میں بعض ہو چکی ہیں اور بعض ابھی نہیں ہوئی ہیں۔

عقیدہ: بلاشبہ زمین اور آسمان اور جنات، انسان اور فرشتے سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں، صرف ایک اللہ تعالیٰ کو ہی ہمیشگی و بقاء ہے۔ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے

چند آثار قیامت ظاہر ہوں گے۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے جھوٹوں کی کثرت ہوگی پس بچو تم ان کے شروں سے[1]۔ زکواۃ ادا کرنے کو جرمانہ تصور کریں گے، امانت کے مال کو لوٹ کا مال سمجھ کر خرچ کریں گے[2]۔

علم اٹھ جائے گا، جہل زیادہ ہوگا۔ زنا اور شراب خوری ناچ گانے کی کثرت ہوگی، تین خسف ہوں گے یعنی تین مرتبہ ایسا ہوگا کہ بہت بڑی تعداد میں انسان زمین میں دھنس جائیں گے، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرہ عرب میں ہوگا۔ بڑے دجال سے پہلے تیس 30 جھوٹے دجال ظاہر ہوں گے ہر ایک کمینے کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ حالانکہ نبوت حضور ختمی مرتبت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو چکی۔

نہر فرات اپنے خزانے کھول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں وہ اس میں سے کچھ نہ لیں۔ دین پر قائم رہنا ایسا دشوار ہوگا جیسا کہ ہاتھ میں آگ لینا، وقت میں برکت نہ ہوگی، سال مثل مہینے کے اور مہینہ

---

[1] یعنی جھوٹے دعویٰ نبوت کرنے والے، جیسا کہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ

[2] قیامت کی اس علامت کو ظہور شروع ہو چکا، زکواۃ، چندہ، چرم قربانی، عطیات و صدقات کی امانتیں لوٹ کے مال کی طرح استعمال میں آ رہی ہیں۔

مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن مثل گھنٹے کے تیزی سے گذرے گا۔ ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بڑے بڑے محلوں میں رہ کر فخر کریں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

دجال کا ظہور ہوگا چالیس دن میں حرمین شریفین کے سوا تمام روئے زمین پر گشت کرے گا، چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر کا ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر ہوگا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی ایام چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے مشرقی منارہ بیضاء پر نزول فرمائیں گے صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لئے اقامت ہوچکی ہوگی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جماعت میں موجود ہوں گے ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد مال کی کثرت ہوگی، کوئی کسی کو مال دے گا تو قبول کرنے والا نہیں ہوگا، آپ صلیب کو توڑیں گے، ہر طرف عبادت کی کثرت ہوگی، آپس میں بغض وحسد بالکل نہ ہوگا۔ اہل کتاب جو قتل سے بچیں گے سب ایمان لے آئیں گے تمام جہاں میں دین صرف اسلام ہوگا۔ اور مذہب صرف ایک اہل سنت ہوگا، ہر طرف عدل وانصاف ہوگا۔ آپ علیہ السلام چالیس برس تک دنیا میں اقامت

فرمائیں گے، نکاح کریں گے، اولاد ہوگی اور بعد وفات حضور محمد رسول اللہ ﷺ کے روزہ انور میں دفن ہوں گے۔

یاجوج ماجوج کا نکلنا

جب دجال کو قتل کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں گے یاجوج ماجوج نکلیں گے، یہ شریر قوم ہوگی جو زمین میں بڑا فساد مچائے گی لوٹ مار اور قتل و غارت گری کرے گی، اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعاء سے انہیں ہلاک و برباد کر دے گا۔

دابة الارض کا نکلنا

یہ عجیب شکل کا جانور ہے جو کوہ صفا سے نکلے گا تمام شہروں میں بہت تیز رفتاری سے گشت کرے گا، بڑی فصاحت سے گفتگو کرے گا۔ اس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی، عصا سے مسلمانوں کے ماتھے پر ایک چمکدار نشان اور انگوٹھی سے کافر کے ماتھے پر ایک کالا دھبا لگائیگا۔ اس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہو جائیں گے اس نشانی کے لگ جانے کے بعد جو کافر ہے وہ ہرگز ایمان نہیں لائے گا اور جو مسلمان ہے وہ ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات شریف کے بعد جب قیامت آنے کو صرف چالیس 40 برس رہ جائیں گے تب ایک ٹھنڈی خوشبودار ہوا چلے گی جو لوگ کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی

روح نکل جائے گی اس کے بعد چالیس برس برس کا زمانہ ایسا گذرے گا جس میں کسی کو اولاد نہ ہوگی یعنی چالیس سال سے کم عمر کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا انہیں کفار پر قیامت آئے گی۔اور وہ بھی اس قدر اچانک ہوگی کہ ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف ہوگا۔

صورِ پھونکا جانا

جب ہر کوئی مصروف دنیا ہوگا یکا یک اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکے گے پہلی اس کی آواز ہلکی ہوگی اور بعد میں آہستہ آہستہ بہت کڑی ہوجائے گی لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے پھر مر جائیں گے۔ پھر آسمان اور زمین دریا پہاڑ یہاں تک کہ خود صور اسرافیل اور تمام فرشتے فنا ہوجائیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کرے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ صور پھونکنے کا حکم انہیں دے گا صور پھونکتے ہی تمام اولین وآخرین فرشتے ، انسان ، جن حیوانات سب زندہ ہوجائیں گے لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے حساب کتاب کے لئے میدان محشر میں لائے جائیں گے۔میدان محشر میں بڑی تکلیفوں کا سامنا ہوگا ، وہاں کی زمین تانبے کی ہوگی ، سورج سر کے قریب ہوگا ، گرمی کی سختی سے بھیجے کھولتے ہوں گے زبانیں سوکھ کر کانٹا ہوجائیں گی اور بعض

لوگوں کے منہ سے باہر نکل آئیں گی۔ پچاس ہزار برس کا دن ہوگا اور اسی حالت میں آدھا دن گذر جائے گا لوگو سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور جلد فیصلہ ہو، سب لوگ مشورہ کرکے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہونگے اسی طرح ایک کے بعد دوسرے نبی کے پاس حاضر ہونگے سب سے آخر میں ہمارے نبی ﷺ کی خدمت میں آکر فریاد کریں گے کہ یارسول ﷺ شفاعت فرمائیں، آقا کریم ﷺ ارشاد فرمائینگے میں اسی لئے ہوں آپ ﷺ سجدہ میں گر جائیں گے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے فرمائے گا یا محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ آپکی شفاعت قبول کی جائے گی حضور ﷺ کی شفاعت سے گنہگاروں کو دوزخ سے نجات ملے گی، حضور ﷺ کے طفیل اللہ تعالیٰ باقی انبیاء، صحابہ علماء، اولیاء، شہدا، حفاظ حجاج، کو بھی اذن شفاعت دے گا۔

میزان اور صراط

میزان حق ہے، یہ ایک ترازو ہوگی اس کے دو پلے ہوں گے اس پر لوگوں کے اچھے اور برے اعمال تولے جائیں گے۔ صراط حق ہے یہ ایک پل ہوگا یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے جنت کا راستہ اسی پر سے گذرنے کے بعد آئے گا اس پر کافر نہ چل سکے گا اور جہنم میں گر جائے گا۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل وہ کرم سے پار ہوجائیں گے۔ بعض بجلی کی رفتار سے بھی تیز اور بعض تیز رفتار گھوڑے کی طرح، بعض دھیرے دھیرے، الغرض جس کے اعمال جتنے اچھے

ہونگے وہ اتنا ہی تیزی سے گذر جائے گا۔

حوض کوثر

یہ حوض ہمارے آقا کریم ﷺ کو دیا جائے گا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار، جو اس کا پانی ایک بار پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس پر پانی پینے کے لئے برتن ستاروں کی گنتی سے بھی زیادہ ہیں اس میں جنت سے دو نہریں گرتی ہیں۔

مقام محمود اور لِواءُ الحمد

یہ ایک خاص اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا کریم ﷺ کو عطا فرمائے گا جہاں تمام اگلے پچھلے سب آپ ﷺ کی تعریف اور عظمت کا چرچا کریں گے۔ لِواءُ الحمد یہ ایک پرچم ہوگا جو ہمارے آقا کریم ﷺ کو قیامت کے دن ملے گا جس کے نیچے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک جتنے مسلمان ہوئے ہیں نبی ولی سب جمع ہوں گے۔

جنت اور دوزخ

جنت اور دوزخ یہ دونوں آخرت کے گھر ہے، جنت اہل ایمان کا اور دوزخ نافرمانوں اور کفار کا۔ جنت کی نعمتوں کو بیان کرنے سے عام انسان عاجز ہے اس کی نعمتوں کا صحیح علم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ہی ہے اسی طرح دوزخ کے عذاب کا معاملہ ہے، دوزخ میں جب گنہگار مومن داخل ہوگا تو اپنی سزا پوری ہونے کے بعد یا

حضور ﷺ کی شفاعت کے سبب دوزخ سے آزاد ہو کر جنت میں داخل ہوگا۔ جب تمام جنتی جنت میں اور تمام دوزخی میں پہنچ جایں گے اور یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کا ٹھکانہ ہوگا تو تب جنت اور دوزخ کے درمیان میں مینڈھے کی شکل میں لاکر موت کو ذبح کر دیا جائے گا اور اعلان ہوگا کہ اہل جنت اب تم کو ہیشگی ہے موت نہیں ہے، اسی طرح اہل دوزخ کو بتایا جائے گا اب یہی ہمیشہ تمہارا ٹھکانہ ہے اس سے نکلنا نہیں ہے اس وقت اہل جنت کی خوشی کی کوئی حد نہیں ہوگی اور اہل دوزخ کو ان کے غم کی کوئی انتہا نہیں ہوگی۔

باب طہار

طریقہ وضو

نیت وضو : اَتَوَضَّاءُ لِرَفْعِ الْحَدَثِ اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیْمِ ...... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّ حْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک (پہلے دایاں پھر بایاں) تین تین مرتبہ دھوئے پھر داہنے ہاتھ سے منہ میں پانی لے کر تین بار کلی کرے تاکہ حلق دانتوں کی جڑ زبان کے نیچے پانی پہنچے۔ اگر دانت یا تالو میں کوئی چیز اٹکی ہو تو چھڑائے۔ پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے اسی ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک میں داخل کر کے اندرون ناک اگر رینٹھ چپ کر لگی ہو تو اس کو دور کرے۔ پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار چہرہ دھوئیں اس طرح کہ بال جمنے کی جگہ سے لیکر ٹھوڑی تک اور داہنی کنپٹی سے بائیں کنپٹی تک کوئی

جگہ چھوٹنے نہ پائے پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے پھر ایک بار سر کا مسح کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی اُنگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کی نوک ایک دوسرے سے ملائے اوران چھ اُنگلیوں کے پیٹ کی جڑ ماتھے پر رکھ کر سر کے پیچھے کی طرف گُدّی (NAPE OF THE NECK) تک لے جائے اس طرح کہ کلمہ کی دونوں اُنگلیاں اور دونوں انگوٹھوں اور دونوں ہتھیلی سر سے نہ لگنے پائے اور اب گدی سے ہاتھ واپس ماتھے کی طرف لائے یوں کہ دونوں ہاتھوں کے نرم حصے سر کے دائیں بائیں حصوں پر ہوتےہوئے ماتھے تک واپس آجائیں اس کے بعد کلمہ کی دونوں اُنگلیوں سے دونوں کانوں کے اندرونی حصوں کا مسح کرے اور دونوں ہاتھوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے لیکن ہاتھ گلے پر نہ جانے پائے کہ گلے کا مسح مکروہ ہے ۔ پھر داہنا پیر اُنگلیوں کی طرف سے ٹخنے سمیت دھوئے پھر اسی طرح بایاں پیر دھوئے ۔ ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں میں خلال بھی کرے دونوں پیر کا خلال صرف بائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے کرے اس طرح داہنے پاؤں میں چھوٹی اُنگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے اُنگلی پر ختم کرے۔

وضوتوڑنے والی چیزیں

دس چیزیں ایسی ہیں جن کے سبب وضوٹوٹ جاتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) پیشاب پائخانہ کرنا یا نجاست ورطوبت نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔(۲) ہوا خارج ہونے کے سبب وضوٹوٹ جاتا ہے۔(۳) بدن کے کسی حصہ یا مقام سے خون یا پیپ نکل کر کسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضوٹوٹ جاتا ہے۔(۴) کھانا یا پانی یا خون یا پیپ یا پت کی منہ بھر کے قے کرنا (بلغم سے وضونہیں ٹوٹتا)(۵) اس طرح سوجانا کہ بدن کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں جیسے لیٹ کر سونا یا سہارا لے کر سونا سے وضوٹوٹ جاتا ہے(۶) کھڑے سوجانے یا کسی کا سہارا لگائے بغیر سونے سے وضونہیں ٹوٹتا (۷) غشی طاری ہوجانا۔(۸) کسی چیز کا اِس حدتک نشہ چڑھ جانا کہ چلتے میں قدم لڑکھڑانے لگے۔(۹) دکھتی آنکھ سے پانی یا میل نکلنا۔(۱۰) رکوع اور سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

ضروریاتِ وضو

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ رسالہ "تبیان الوضو" میں چند ضروری احتیاطیں وضو سے متعلق تحریر فرمائیں ہیں۔ جو حسبِ ذیل ہیں۔ اوران میں مرد اور عورتوں کے لئے احکام یکساں ہیں۔

﴿۱﴾......چہرہ دھوتے وقت پانی ماتھے (FOREHEAD) کے سرے سے پڑنا لازم ہے بہت سے لوگ لپ یا چلو میں پانی لے کر ناک یا ابرو (EYEBROW) یا نصف ماتھے پر ڈالتے ہیں۔ پانی بہہ کر نیچے آیا وہ اپنا ہاتھ چڑھا کر اُوپر لے گئے۔ اِس میں سارا ماتھا نہ دھلا، بھیگا ہاتھ پھرا اور وضو نہ ہوا۔

﴿۲﴾ ...... بالوں کی پٹیاں اگر پیشانی پر جھکی ہوں تو انہیں ہٹا کر پیشانی پر سے پانی ڈالے کہ جو حصہ پیشانی کا ان بالوں کے نیچے ہے اگر نہ دھلے تو وضو نہ ہوگا۔

﴿۳﴾ ...... بھوؤں کے بال چھدرے ہوں کہ ان کے نیچے کی کھال چمکتی ہو تو اس کھال پر پانی بہانا فرض ہے صرف بالوں پر پانی ڈال کر بھیگا لینا کافی نہیں۔

﴿۴﴾ ...... آنکھوں کے چاروں کنارے۔ آنکھیں زور سے بند نہ کرے یہاں کوئی سخت چیز آنکھوں میں جمی ہو تو اس کا دور کرنا لازم ہے۔

﴿۵﴾ ...... پلک کا ہر بال پورا (کنارہ) بعض وقت اس جگہ میل وغیرہ سخت ہو کر جم جاتا ہے کہ اُس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا اس کا چھڑانا ضروری ہے۔

﴿۶﴾ ...... کانوں کے پاس بلکہ کنپٹی تک' ایسا نہ ہو کہ ماتھے کا پانی گال پر اُتر جائے اور یہاں صرف بھیگا ہاتھ پھرے۔

﴿۷﴾ ...... ناک کا سوراخ اگر کوئی گہنا یا تنکا ہو تو اسے پھرا پھرا کر، ورنہ یوں ہی پانی کی دھار ڈالکر، ہاں اگر سوراخ بالکل بند ہو گیا ہو تو اس طرح مبالغہ کی ضرورت نہیں۔ ﴿۸﴾ ...... آدمی جب خاموش رہے تو دونوں لب مل کر کچھ حصہ چھپ جاتا ہے اور کچھ ظاہر رہتا ہے۔ یہ ظاہر رہنے والا حصہ دھلنا بھی فرض ہے اگر کلی نہ کیا اور منہ دھونے میں لب سمیٹ کر بزور بند کر لئے تو اس پر پانی نہ بہے گا۔

﴿۹﴾ ...... ٹھوڑی کی ہڈی اس جگہ تک جہاں نیچے کے دانت جمے ہیں۔

﴿۱۰﴾ ...... ہاتھوں کی اُنگلیوں کے درمیانی سانیں۔

﴿۱۱﴾ ...... اُنگلیوں کی کروٹیں کہ آپس ملنے میں بند ہو جاتی ہیں۔

﴿۱۲﴾..... ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے، ان سے میل کا خارج کرنا لازم نہیں۔

﴿۱۳﴾..... ناخنوں کے سرے سے کہنیوں کے اوپر تک ہاتھ کا ہر پہلو۔ چلو میں پانی لے کر کلائی پر اُلٹ لینا ہرگز کافی نہیں۔

﴿۱۴﴾..... کلائی RIST کا ہر بال ہر جڑ سے نوک تک ایسا نہ ہو کہ کھڑے بالوں کی جڑ میں پانی گذر جائے اور بالوں کی نوکیں خشک رہ جائیں۔

﴿۱۵﴾..... چھلے اور کلائی کے ہر گہنے کے نیچے پانی گذرنا ضروری ہے۔

﴿۱۶﴾..... عورتوں کو تنگ چوڑیوں کا شوق ہوتا ہے انہیں ہٹا ہٹا کر ان کے نیچے والی جلد SKIN پر پانی بہائیں۔

﴿۱۷﴾..... چوتھائی سر کا مسح فرض ہے پوروں (اُنگلیوں) کے سرے گذار دینا اس مقدار کو کافی نہیں۔

﴿۱۸﴾..... پاؤں کی اُنگلیوں کی درمیانی سانیں۔

﴿۱۹﴾..... یہاں اُنگلیوں کی کروٹیں زیادہ قابل لحاظ ہیں کیونکہ قدرتی طور پر ملی ہوئی ہوتی ہیں۔

﴿۲۰﴾..... ناخنوں کے اندر اور اوپر کوئی سخت چیز لگی نہ ہو۔ اگر ایسی کوئی چیز ان میں لگی ہو تو اس کا دور کرنا ضروری ہے۔ مثلاً رنگ آٹا وغیرہ۔

﴿۲۱﴾..... پاؤں کے چھلے اور گہنے، گٹوں پر یا نیچے ہو تو اس کے نیچے پانی گذرنا ضروری ہے۔ ﴿۲۲﴾ گٹے ﴿۲۳﴾ تلوے ﴿۲۳﴾ ایڑیاں ﴿۲۴﴾ کونچیں۔ ان سب کا صرف بھیگ جانا کافی نہیں ہے بلکہ ان سب پر سے کم از کم دو

دو بوند پانی بہنا ضروری ہے ورنہ وضو نا ہوگا۔[1]

سر کا مسح اور عام غلطی

﴿☆﴾......سر کا مسح کرتے وقت بعض لوگ ہاتھوں پر پانی ڈالکر ناک اور پیشانی پر سے ہاتھ کی انگلیوں کو گذارتے ہوئے مسح کرتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔ سر کا مسح پیشانی کے اس حصے سے کیا جائے جہاں سے سر کے بال شروع ہوتے ہیں خواہ سر پر بال ہوں یا سر منڈا ہوا ہو یا سر گنجہ ہو۔

﴿☆﴾......فقہ حنفی میں چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ صرف سر کے ابتدائی حصہ پر مسح کرنا کافی نہیں۔ کانوں اور گردن کا مسح سنت ہے۔

سوال: آپ سے سوال یہ ہے کہ اگر کوئی باوضو شخص انجکشن لگوائے یا گلوکوز اپنے بدن میں چڑھوائے تو وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: انجکشن لگوانے یا بدن میں دوا، خون گلوکوز چڑھوالے اور اس اشیاء کے سبب بدن سے خون، پیپ وغیرہ نہ نکلے تو وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ وضو کو ناقض کرنے کا ایک سبب بدن سے نجاست کا نکلنا ہے۔

سوال: خون کے امتحان کے لئے بعض مریضوں کے بدن سے خون بذریعہ انجکشن نکالا جاتا ہے مثلاً جو مریض باوضو تھا اور اس کے بدن سے خون نکلا گیا تو اس کا وضو

---

[1] اتبیان الوضو.....از امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مطبوعہ مکتبہ نوشہ گنج بخش/ ناظم آباد، پاکستان ص ۸ تا ۱۰۔

ٹوٹ گیا یا نہیں؟

جواب: انجکشن کے ذریعہ نکالا گیا خون کی مقدار اگر اتنی ہو کہ بہہ پڑے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ''کبیری'' میں ہے کہ فصد لگایا اور بہت سا خون زخم سے نکلا اور زخم کے ظاہری حصے پر ذرہ برابر بھی خون نہیں لگا' اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

پہلے زمانے میں آلہ فصد (انجکشن کی طرح) سینگی تھی۔ آج کے جدید دور میں انجکشن اسی آلہ فصد کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ نیز جونک (خون چوسنے والا جانور) کے ذریعہ بھی خون نکالا جاتا ہے' اس کا بھی یہی حکم ہے۔

سوال: انجکشن کے ذریعہ بدن میں مریض کو خون چڑھایا جاتا ہے کیا اس عمل سے باوضو مریض کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: انجکشن تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(1)INTERAVENOUS رگ میں لگائے جانے والا انجکشن۔

(2)MUSCULLAR گوشت میں لگائے جانے والا انجکشن۔

(3)SUBQUITENIUS جلد میں لگائے جانے والا انجکشن۔

رگ میں لگائے جانے والے انجکشن کا طریقہ کار یہ ہے کہ جب انجکشن لگایا جاتا ہے تو انجکشن کی سوئی رگ میں داخل کرنے کے بعد خون کی کچھ مقدار سوئی کے ذریعہ سرنج میں کھینچ کر اطمینان حاصل کر لیا جاتا ہے کہ یہ انجکشن یقینی طور پر رگ میں داخل ہو چکا ہے۔ اور انجکشن میں خون کی اتنی مقدار آ جاتی ہے کہ بہہ جائے۔ چنانچہ اسی سبب سے ITERAVENOUS انجکشن کے سبب وضو ٹوٹ جاتا

ہے۔گوشت اور جلد میں جو انجکشن دیا جاتا ہے اس میں خون نہیں نکلتا اس لئے یہ ناقص وضو نہیں ہے۔ ہاں اگر اس انجکشن کے ذریعہ بھی خون خارج ہو اور اس کی مقدار اتنی ہو کے بہہ جائے تو یہ بھی ناقص وضو ہے۔

سوال: بواسر کی پھنسی سے مواد نکلنے کے بعد داد کی طرح ہو جائے اور چلنے پھر سے اس کی رطوبت کپڑے کو لگتی ہے تو اس صورت میں وضو ٹوٹ تا ہے یا نہیں اور کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر زخم ایسا ہے کہ اس کی رطوبت میں صرف نمی ہی زخم سے باہر بہتی ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر رطوبت بہتی ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور کپڑا بھی ناپاک ہو جا تا ہے۔

سوال: کسی کے کان میں درد رہتا ہے اور کان میں کوئی پھوڑا یا پھنسی کی موجودگی کا علم نہیں ہے لیکن پانی بہتا رہتا ہے۔ کیا یہ پانی کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے اور کیا اس طرح پانی کان سے نکلنے کے سبب وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: کان سے درد سبب جو پانی نکلتا ہے اگر چہ کہ کان میں پھوڑے یا پھنسی نہ معلوم ہو تب بھی یہ پانی ناپاک ہے اور جس چیز پر لگے گا اس کو بھی ناپاک کر دے گا اور اس کا اخراج ناقص وضو ہے۔

سوال: جس کیسٹ اور (vcd-cd) میں قرآن مجید کی آواز ہو اس کو بے وضو ہاتھ لگانا کیسا ہے؟

جواب: کیسٹ اور vcd-cd میں جو آواز ہے اس کا حکم حرف تحریر کی طرح نہیں

ہے۔ان اشیاء کو بے وضو چھونا منع نہیں ہے۔

سوال: کونسے امراض ایسے ہیں جس میں مریض کو وضو میں رخصت ہے؟

جواب: مختلف امراض اور مریضوں کی مختلف کیفیتیں ہیں جن میں سے چند کا بیان اور احکام درج ذیل ہے۔

(۱) مثانے کی کمزوری کا مرض ہے جس کے سبب مسلسل یا وقفہ وقفہ سے پیشاب نکلتا رہتا ہے۔ (۲) مذی کا مسلسل نکلنا ایسے امراض کو ''سلس'' کہا جاتا ہے اس میں وہ امراض بھی داخل ہیں جس میں مسلسل پاخانہ آتا ہے یا معدہ کا مرض جس کو پیچش DYSENTERY پاخانے کے ساتھ خون اور پیپ کچھ وقفہ وقفہ سے خارج ہوتا ہے۔ اور اسی طرح کے دوسرے امراض مثلاً استحاضہ (عورتوں کو کسی مرض کے سبب خون کا آنا) یا خونی بواسر وغیرہ۔ان امراض کا حکم یہ ہے کہ ایسے امراض کے شکار مریض کو شریعت میں معذور کہا گیا ہے اور معذور کے لئے ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ مریض معذور جب متصور ہوگا کہ فرض نماز کا پورا وقت اُسی مرض کی کیفیت میں گذرے۔ اگر مرض کی یہ کیفیت فرض نماز کے پورے وقت تک جاری نہ رہے بلکہ کچھ دیر جاری رہے اور کچھ وقفہ میں یہ شکایت نہ پائی جائے تو مریض معذور متصور نہ ہوگا۔

باب غسل

فرائض غسل

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں جب تک ان تین فرائض کو اچھی طرح ادا نہ کیا جائے غسل صحیح نہیں ہوتا۔ اور وہ تین فرائض مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿۱﴾...... کلی اس طرح سے کرنا کہ منہ کا اندرونی حصہ خوب اچھی طرح پاک ہو جائے بلکہ دانتوں اور داڑھوں کے درمیان اگر گوشت' پان یا اور کوئی غذا کے ذرات ہوں تو وہ نکل جائے۔

﴿۲﴾...... ناک میں پانی داخل کر کے اس کا اندورنی حصہ صاف کرنا

﴿۳﴾...... تمام بدن کا پاک کر کے ان پر سے پانی اتنی احتیاط سے بہایا جائے کہ ان تینوں مقامات پر بال برابر جگہ خشک نہ رہے۔

نیتِ غسل

عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ غسل کی نیت پڑھے بغیر غسل نہیں اُترتا جبکہ سیدنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک نیت دل کے ارادہ کا نام ہے۔ خواہ عبادت کے لئے ہو یا غسل جنابت کے لیے۔ لہذا ناپاکی کے دور کرنے کے ارادے سے شرعی احکام کے مطابق غسل کر لینا پاک ہونے کے لئے کافی ہے۔ اس پاکی کے بعد نماز' تلاوت قرآن مجید ودیگر عبادات انجام دی جا سکتی ہیں۔

ہاں زبان سے اگر نیت کے الفاظ ادا کر لیں تو بہتر ہے اور نیت کے الفاظ ادا کرنے

کے لئے عربی زبان میں ہی نیت پڑھنا لازم نہیں بلکہ اُردو یا جو زبان بھی آپ جانتے ہیں اس میں کہنا کافی ہے۔عربی میں نیت کے الفاظ یہ ہیں:

نَوَیْتُ اَنْ اَغتَسِل اَلْجَنَا بَةِ لِرَفْعِ الْحَدَث

ترجمہ: نیت کرتی ہوں میں جنابت سے پاکی حاصل کرنے کے لئے۔

ان الفاظ کا ادا کرنا کافی ہے۔اور غسل کے تین فرائض یعنی اچھی طرح کلی کرنا ناک صاف کرنا اور تمام بدن کا پاک کر کے سر سے پیر تک بدن پر سے پانی بہانا فرض ہے۔

وضاحت: یہ بات یاد رکھیں کہ ہر طرح کے غسل کے لئے یہ ہی الفاظ نیت کافی ہیں۔

ترکیب غسل

غسل کی نیت کے بعد آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھ پہنچوں تک اچھی طرح دھولیں اسکے بعد پیشاب اور پاخانے کے مقام کو خواہ اس مقام پر ناپاکی لگی ہو یا نہ ہو ہر دو صورتوں میں تین مرتبہ اچھی طرح دھوکر اطمینان حاصل کرلیں کہ اس مقام کو پاک کرلیا گیا ہے۔اس کے بعد تین مرتبہ کلی کریں اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالکر ناک کا اندرونی حصہ صاف کرلیں اس کے بعد تمام بدن کو سر سے پیر تک اچھی طرح دھوکر تین مرتبہ سر سے پیر تک پانی بہایا جائے پھر تین مرتبہ دہنے بازو سے اور تین مرتبہ بائیں بازو سے پانی بہایا جائے اور اطمینان حاصل کرلیں کہ بدن کا

کوئی بال یا بال برابر کھال بھی سوکھی نہ رہے اگر بال یا بال برابر جگہ بھی سوکھی رہی تو غسل نہ ہوا۔

غسل میں خاص احتیاطیں

﴿۱﴾......کان میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا دھلنا۔

﴿۲﴾......بھوؤں کے نیچے کی کھال کان کا ہر پرزہ اس کے سوراخ کا منہ کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہانا۔

﴿۳﴾......کان کا ہر پرزہ اس کے سوراخ کا منہ۔

﴿۴﴾......ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ۔

﴿۵﴾......بغلیں بازو کا ہر پہلو۔

﴿۶﴾......پیٹھ کا ہر ذرہ۔

﴿۷﴾......پیٹ وغیرہ کی بلٹیں بالخصوص بیٹھ کر غسل کرنے کی حالت میں اور بالعموم تو ند (بڑے پیٹ) والوں پر لازم ہے کہ پیٹ کی ان بلٹوں کو اٹھا کر دھوئیں کہ بیٹھ کر غسل کرتے وقت پیٹ پر آجاتیں ہیں۔

﴿۸﴾ ناف کے حلقہ میں اُنگلی ڈال کر دھونا جبکہ پانی اس میں بہنے میں شک ہو۔

﴿۹﴾......جسم کا ہر رونگٹا یعنی بال جڑ سے نوک تک۔

﴿۱۰﴾......ران اور پیڑو (PLVIS) کا جوڑ یعنی ران اور پیڑو کے ملنے کی جگہ خاص کر بیٹھ کر غسل کرنے کی حالت میں۔

﴿۱۱﴾......ران اور پنڈلی کا جوڑ جبکہ بیٹھ کر غسل کیا جائے۔

﴿۱۲﴾......دونوں سرین کے ملنے کی جگہ یعنی پاخانے کا مقام خاص کر کھڑے ہو کر نہانے کی صورت میں۔

﴿۱۳﴾......رانوں کی گولائی۔

﴿۱۵﴾...... پنڈلی کی کروٹیں۔

﴿۱۶﴾......گندھی ہوئی چوٹی میں ہر بال کی جڑ تر کرنا۔

﴿۱۷﴾......اگر چوٹی اس طرح سخت گندھی ہے کہ بے کھولے جڑ تر نہ ہو تو چوٹی کھول کر بالوں کو جڑ سے نوک تک تر کرنا۔

﴿۱۸﴾......ڈھلکی ہوئی پستان CHEST اُٹھا کر دھونا۔

﴿۱۹﴾...... پستان اور شکم STOMACH کے جوڑ کی کھال۔

﴿۲۰﴾......فرج VAGINA (عورت کا مقام پیشاب) کا ظاہری حصے کے چاروں لبوں کی جنبیں جڑ تک۔

﴿۲۱﴾......گوشت پارہ بالا کا ہر پرت۔

﴿۲۲﴾......گوشت پارہ زیریں کے سطح زیریں۔

﴿۲۳﴾......اس پارہ کے نیچے کی جگہ غرض کہ فرج خارج کے ہر گوشے پُرزے کنج کا دھونا لازم ہے۔

﴿۲۴﴾...... پیشاب پاخانہ نکلنے کی جگہ کا ہر گوشہ ہر حصہ نیچے سے اُوپر تک آگے سے پیچھے تک مکمل دھویا جائے ہاں اندرون شرم گاہ انگلی یا کوئی اور چیز داخل کر کے

دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔

﴿۲۵﴾...... عورتوں کے بدن پر بعض زیور ایسے ہوتے ہیں جو اپنی جگہ پھنسے رہتے ہیں اور ان زیورات کی نچلی سطح پر پانی پہنچنا دشوار ہوتا ہے مثلاً چھلے، انگوٹھی، کنگن وغیرہ ان زیورات کو گھما کر ان کے نیچے والی جلد پانی بہانا لازم ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

﴿۲۶﴾...... ماتھے پر افشا (ایک قسم کا چمک دار پوڈر جو آرائش کے لئے دلہنوں کے ماتھے پر لگایا جاتا ہے) ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔ یوں ہی انگلیوں پر نیل پالش ہو تو اس کو انگلیوں سے دور کر کے غسل کرنا ضروری ہے۔[1]

فرائض تیمم

تیمّم میں تین باتیں فرض ہیں

﴿۱﴾...... پہلا فرض نیت: اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر چہرے اور ہاتھوں پر مسح کر لیا لیکن تیمّم کی نیت نہ تھی تو تیمّم نہ ہوگا۔

﴿۲﴾...... دوسرا فرض سارے چہرے پر مسح کرنا اس طرح کہ چہرے پر کوئی جگہ باقی نہ رہے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ مس ہونے سے رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔

﴿۲﴾...... تیسرا فرض دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر جگہ مسح ہونے سے اگر رہ جائے تو تیمّم نہ ہوگا۔

---

[1] فتاوی رضویہ مترجم/جلد ا/ص ۴۵۰/مطبوعہ لاہور

نیتِ تیمم

تیمم کرنے کا ارادہ کرنا ہی نیت ہے۔ اگر کسی نے طریقہ کے مطابق تیمم تو کیا لیکن ارادہ تیمم نہ تھا تو تیمم نہ ہوا۔ جبکہ غسل کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے طریقہ کے مطابق غسل کیا اور نیت نہ کی تب بھی وہ پاک ہو جاتا ہے۔ اور اس غسل سے وہ عبادات انجام دے سکتا ہے۔ یہاں مسئلہ کی باریکی یہ ہے کہ بغیر نیت غسل کرنے والا صرف غسل کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔ مگر تیمم میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر تیمم کرنے والا تیمم کی نیت پاکی حاصل کرنے کا ارادہ نہ کیا اور طریقہ کے مطابق تیمم کرنے کے باوجود وہ اس تیمم سے عبادت نہیں کرسکتا کیونکہ تیمم میں نیتِ تیمم کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

نیت کب کرے؟

تیمم میں اس وقت نیت کرنا شرط ہے جس وقت جنس زمین پر ہاتھ مارا جائے تب نیت کرنا شرط ہے۔[1]

تیمم کا طریقہ اور نیت

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر زمین یا اور کسی ایسی چیز پر جس پر مٹی یا غبار کی تہہ ہو اس پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر دونوں ہاتھوں سے ہلکی سی ضرب لگائیں اور اگر ہاتھوں پر مٹی یا غبار کی مقدار کچھ

[1] فتاویٰ رضویہ مترجم رجلد سوم رص ۳۷۳

زیادہ لگی ہوتو ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر جھاڑ لے لیکن تالی کی آواز پیدا نہ کرے۔ اس کے بعد ان دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کا مسح کرے یاد رہے کہ چہرے کے مسح میں چہرے پر بال برابر جگہ بھی اگر مسح ہونے سے رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔

ہاتھوں کا مسح: پھر دوبارہ پاک زمین یا گرد آلود جگہ پر اپنے دونوں ہاتھوں سے ضرب لگا کر اُوپر بتائے ہوئے طریقہ سے ہاتھوں کو جھاڑ لے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے۔ ہاتھوں کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بائیں ہاتھ کی مدد سے دائیں ہاتھ کا مسح اس ترکیب سے کریں کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ' چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سرے اور انگلیوں کے پیٹ کی مدد سے دائیں ہاتھ کے سرے سے اس کی کہنی تک مسح کرے اور پھر ہتھیلی کی مدد سے اپنے داہنے ہاتھ کے پیٹ کا مسح کرے اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے یوں ہی اب داہنے ہاتھ کی مدد سے بائیں ہاتھ کا مسح کریں تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔[1]

حیض ونفاس کے احکام

لغت عرب میں حیض اُس خون کو کہا جاتا ہے جو عورت کے مقام پیشاب (vagina) سے نکلے خواہ وہ کسی صفت کا ہو اور اصطلاح شریعت میں اُس خاص خون کو حیض کہتے ہیں جو بالغ عورت کی مقام پیشاب سے خارج ہو۔

---

[1] بہار شریعت، حصہ دوم، ص ۶۵۔

نفاس واستحاضہ

عورت کو بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون جاری ہوتا ہے اُسے نفاس کہتے ہیں اس کے متعلق یہ دو باتیں یاد رکھنی چاہیے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ دوسرے یہ کہ اس مدت کے دوران وہی احکام ہے جو حیض میں ہیں۔ حیض کے معمول کی مطابق اور عادی دنوں کے گزرنے کے بعد بھی اگر خوں جاری رہا تو وہ خون حیض نہیں بلکہ بیماری کا حکم رکھتا ہے اور اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

شریعت میں بارہ سال کی لڑکی جوان عورت کا حکم رکھتی ہے۔ یعنی شریعت کی رو سے بالغ ہونے کی حدعمر ۱۲ سال ہے۔ پس اس عمر سے پہلے اگر کوئی لڑکی اپنی شرمگاہ سے خون جاری ہوتا ہوا دیکھے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی کسی بیماری سے جاری ہونے والا خون سمجھا جائے گا۔

مدت حیض

حیض کی اقل ترین یعنی کم سے کم مدت تین دن اور تین رات ہے اور اس سے زیادہ سے زیادہ کی مدت دس دن رات ہے۔ اس بناء پر یہ قاعدہ ہے کہ اگر عورت تین دن سے کم خون دیکھے تو حیض نہیں۔ بلکہ استحاضہ ہے اور حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر دس دن کی مدت سے زیادہ خون جاری رہے تو وہ بھی استحاضہ ہے۔

حیض والی عورت کے لئے احکام

حائضہ یعنی وہ عورت جو حالت حیض میں ہے اس کے لئے سات چیزیں حرام ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿۱﴾......حالت حیض میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

﴿۲﴾......حالت حیض میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

﴿۳﴾......حالت حیض میں طواف کعبہ شریف حرام ہے۔

﴿۴﴾......حالت حیض میں تلاوت قرآن مجید حرام ہے۔

﴿۵﴾......حالت حیض میں قرآن شریف چھونا حرام ہے۔

﴿۶﴾......حالت حیض میں مسجد میں جانا حرام ہے۔

﴿۷﴾......حیض ونفاس یا پیشاب پاخانہ کرتے وقت اذان کا جواب نہ دے۔

﴿۸﴾......حالت حیض میں جماع کرنا حرام ہے۔

حیض نماز کو ساقط کر دیتا ہے۔اور اس کی قضاء بھی نہیں پڑھی جاتی۔اسی طرح روزہ کو بھی ساقط کر دیتا ہے۔ مگر روزوں کی قضاء بعد رمضان المبارک پوری کرنا ضروری ہے۔

مسائل اذان

عورتوں کو اذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے اگر کہیں گی گنہگار ہوں گی اور ان کی اذان پھر سے کہی جائے۔ عورتیں اپنی نماز ادا پڑھیں یا قضا اس کے لئے

انہیں اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔اگر چہ کہ وہ جماعت سے پڑھیں حالانکہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔

☆......پیارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان عالی کے مطابق اذان سننے والے بھی انہیں الفاظ میں اذان کا جواب دیں جو موذن کی زبان سے ادا ہو رہے ہیں اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کا جواب اِن الفاظ میں دیا جائے جن میں گناہ سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی طاب اللہ تعالیٰ سے ہو۔ وہ کلمات یہ ہیں لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ موذن جب اذان کہے تو جو شخص اوپر بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اذان کا جواب دے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

☆......مسئلہ جب اذان شروع ہو جائے تو مسلمانوں مرد اور عورت پر لازم ہے کہ اتنی دیر تک سلام کلام اور جواب سلام بلکہ تمام کام بند کر دے حتیٰ کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اگر چہ مصروف ہوں تو اذان کے ختم ہونے تک تلاوت کلام پاک بھی نہ کرے پوری توجہ کے ساتھ اذان سنے اور جواب دے۔

☆......مختلف مساجد سے اذان کی آواز آ رہی ہو تو پہلی اذان کا جواب دینا واجب ہے۔باقی اذانوں کا جواب ضروری نہیں۔

☆......حیض اور نفاس کی حالت، جماع یا پیشاب پاخانہ کرتے وقت اذان کا جواب دینا منع ہے۔اذن کے بعد کی دعا حسب ذیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآ مَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآ ئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدِنِ

الْوَسِیْلَۃَ والفَضِیْلَۃَ وَ ابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَ عَدْ تَّہُ

امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں جواذان کے وقت باتوں میں مصروف رہے اُس پر معاذ اللہ بُرا خاتمہ ہونے کا خوف ہے۔

تعداد رکعت ایک نظر میں

اوقات نماز	سنت جو فرض سے پہلے	فرض	سنت جوفرض کے بعد	نوافل	میزان
☆......فجر	۲......موکدہ	۲......فرض	کچھ نہیں	کچھ نہیں	......۴......
☆......ظہر	۴......موکدہ	۴......فرض	۲......موکدہ	۲......نفل	......۱۲......
☆......عصر	۴ غیر موکدہ	۴......فرض	کچھ نہیں	کچھ نہیں	......۸......
☆......مغرب	کچھ نہیں	۳......فرض	۲......موکدہ	۲......نفل	......۷......
☆......عشاء	۴ غیر موکدہ	۴......فرض	۲......موکدہ	۲ وتر سے پہلے	......۱۷......
......☆......	......☆......	......☆......	۳ وتر واجب	۲ وتر کے بعد	......☆......

اوقات نماز پنجگانہ

☆......فجر:......سویرے صبح صادق کے بعد سے سورج نکلنے سے پہلے تک۔

☆......ظہر:......دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد۔

☆......عصر:......ظہر کی نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد اور سورج ڈوبنے سے پہلے تک۔

☆......مغرب:......سورج غروب ہونے کے بعد سے پچھم کی طرف آسمان پر سرخی باقی رہنے تک۔

☆......عشاء:......مغرب کی نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد سے صبح صادق طلوع ہونے تک۔

ان اوقات میں نماز اور تلاوت قرآن مجید منع ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور اپنے مردو کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ طلوع آفتاب، نصف النہار اور غروب آفتاب ﴿......مسلم شریف......﴾

طلوع آفتاب: جب سورج نکلنا شروع ہو کر روشن نہ ہو جائے تب تک اس درمیانی مدت کو طلوع آفتاب کہا جاتا ہے۔ یہ سورج کی ابتدائی کرن کے ظاہر ہونے سے بیس منٹ بعد تک کا وقت ہے۔

نصف النہار: کا مطلب یہ ہے کہ عین دوپہر جب سورج پورے عروج پر آتا ہے اس کو نصف النہار کہا جاتا ہے۔

غروب آفتاب: غروب آفتاب سے مراد قریب مغرب کا وقت ہے جب سورج ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور ہم اپنی آنکھ سے جس کو بآسانی دیکھ سکتے ہیں۔ اس وقت کی مدت بھی بیس منٹ ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے اسی دن کی عصر نہیں پڑھی اور وقت ممنوع شروع ہو چکا تو بھی

اس وقت میں نماز ادا کرے یہ وقت اس کے لئے ممنوع نہیں۔

شرائط نماز

نماز پڑھنے سے پہلے اِن باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے

☆ طہارت یعنی نمازی کا جسم، لباس اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا نمازی باوضو ہونا۔

☆......وقت نماز جو نماز ادا کی جارہی ہو اس کا وقت ہونا ضروری ہے وقت سے پہلے نماز پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔

☆......ستر عورت یعنی لباس سے جسم کو اتنا چھپانا کہ چہرہ، ہتھیلیاں اور پیر کے صرف پنجوں کے علاوہ تمام بدن چھپانا لازم ہے۔

☆......استقبال قبلہ یعنی کعبہ شریف کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرنا۔

☆......نیت نماز یعنی نماز ادا کرنے کی نیت ضروری ہے کہ کون سی نماز کس وقت کی اور کتنی رکعت پڑھی جارہی ہے۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں۔

فرائض نماز

نماز میں سات چیزیں فرض ہیں

☆ ....تکبیر تحریمہ یعنی پہلی بار اللہ اکبر کہنا جس سے نماز شروع کی جاتی ہے۔

☆......قیام نماز یعنی اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں فرض قرأت ادا ہو۔

☆......قرأت یعنی کم از کم ایک آیت شریف کی تلاوت۔

☆......رکوع یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے۔

☆......سجود یعنی ہر رکعت میں دو سجدے ٹھیک طرح سے ادا کرنا۔

☆......قعدہ آخیرہ یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر قعدہ میں بیٹھنا کہ مکمل التحیات پڑھی جاسکے۔

☆......سلام یعنی نماز ختم کرنے کی نیت سے سلام پھیرنا۔

واجبات نماز

☆......تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا۔

☆......سورہ فاتحہ کی تلاوت۔

☆......سورہ فاتحہ کے بعد کم از کم تین آیات یا کوئی مختصر سورہ شریفہ کی تلاوت۔

☆......ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک ہی مرتبہ تلاوت کرنا۔

☆......قرأت کے فوری بعد رکوع کرنا۔

☆......رکوع کے بعد کھڑے ہونا۔

☆......دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

☆......پہلے قعدہ میں تشہد یعنی التحیات کے بعد کچھ نہ پڑھنا۔

☆......ہر قعدہ میں پورا تشہد یعنی مکمل التحیات پڑھنا۔

☆......ہر رکعت میں ایک مرتبہ ہی رکوع کرنا اور دو سجدے کرنا۔

☆......نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔

دیگر واجبات کے لئے دیکھئے "سنی بہشتی زیور اشرفی" مولفہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی۔

نماز اور مسائل لباس

☆...... بدن کے جن حصوں کو چھپانا اسلامی تعلیمات میں بالغ مرد اور عورت پر فرض کیا گیا ہے اس کو اصطلاح شریعت میں "ستر عورت" کہا جاتا ہے...... ستر عورت ہر حال میں فرض ہے۔ حالت نماز میں تو لازم ہے کہ عورت اپنے اعضائے بدن کو چھپا کر نماز ادا کرے صرف چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور ٹخنوں کے نیچے کے قدم کے حصے کھلے رہنے کی اجازت ہے لہذا عورت کے ٹخنے بھی حالت نماز میں کھلے رہے تو نماز نہیں ہوتی۔ اسی طرح کان اور بال بھی چادر سے باہر رہے تو نماز نہیں ہوتی بلکہ چادر یا دوپٹہ جس کو پہن کر نماز پڑھی جارہی ہے اگر اتنا باریک ہے کہ اس سے بالوں کا رنگ چمک رہا ہو تو ایسی چادر یا دوپٹہ کے استعمال سے بھی نماز نہیں ہوتی لہذا نماز شروع کرنے سے پہلے لباس کے شرعی احکام کو پیش نظر رکھنا لازم ہے۔

نماز کے لئے کھڑے ہونے کے آداب

جب نماز پر کھڑے ہوں تو ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔

☆......آپ کے دونوں پیروں کے درمیان صرف چار اُنگل کا فاصلہ رہے۔

☆...... پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ مکمل قبلہ کی جانب رہے۔

☆ ... پاؤں کو بلاوجہ دائیں بائیں یا ترچھا رکھنا خلافِ سنت ہے۔

نیت نماز

نیتِ دل کے ارادے کا نام ہے آپ دل میں نیت کرلیں کہ آپ کس وقت کی اور کتنی رکعت نماز پڑھ رہی ہیں، زبان سے الفاظ نیت ادا کرنا ضروری نہیں اگر ادا کیا جائے تو بہتر ہے۔

تکبیر تحریمہ

تکبیر تحریمہ نماز کے فرائض میں سے ایک فرض ہے اور تکبیر تحریمہ میں اِن باتوں کا خیال رکھا جائے۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو دوپٹہ یا چادر کے اندر سے ہی کاندھوں تک اُٹھائے ہاتھ دوپٹہ یا چادر کے باہر نہ نکالے ، ہاتھ بلند کرتے وقت اِن باتوں کا خیال رکھیں۔

☆......اُنگلیاں نہ تو بالکل ایک دوسرے سے ملی ہوں اور نہ ہی بہت زیادہ کھلی ہوں بلکہ اُنگلیوں کو اپنے حال پر رکھتے ہوئے ہاتھ کاندھوں تک اُٹھائے۔

☆......ہتھیلیوں کا رُخ مکمل قبلہ کی طرف رہے۔

☆......بعض عورتیں ہتھیلیوں کو قبلہ رُخ رکھنے کے بجائے ایک دوسرے کے آمنے سامنے یعنی مونڈھوں کی جانب کرلیتیں ہیں۔ بعض ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھائے بغیر ہاتھ کسی قدر اُٹھا کر ہلکا سا اشارہ کرلیتیں ہیں یہ طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں اِن کو چھوڑنا چاہیے۔

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

اُوپر بتائے ہوئے طریقے پر ہاتھ کاندھوں تک اُٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لا کر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو اپنی چھاتی کے نیچے رکھ کر اس ہتھیلی کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی رکھیں اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت جسم سے لگا دیں۔

اِس طریقہ پر ہاتھ باندھنے کے بعد اِن باتوں کا خیال رکھا جائے۔

☆...... جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں بہتر ہے۔

☆...... بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں۔

☆...... اگر بدن کھجانے کی ضرورت محسوس ہو تو صرف ایک سیدھا ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی سخت ضرورت پر اور کم سے کم وقت کے لیے۔

☆...... جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر ڈال کر دوسرے پاؤں کو اِس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ خم آ جائے آداب نماز کے خلاف ہے دونوں پاؤں پر برابر زور دیں اگر کوئی درد یا مرض ہو تو حسب سہولت ٹھہرنے کی اجازت ہے۔

☆...... حالت قیام میں آپ کی نظر مقام سجدہ پر رہے۔

☆...... بعض عورتیں نماز میں تلاوت قرآن مجید کے دوران جھومتیں ہیں یہ عمل بھی آداب نماز کے خلاف ہے۔

اذکار نماز

اُوپر بتائے ہوئے طریقے پر نیت کر کے کھڑے ہونے اور ہاتھ باندھنے کے بعد

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی تعریف اِن الفاظ میں بیان کریں جنہیں "ثناء" پڑھنا کہا جاتا ہے۔

سُبۡحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآاِلٰهَ غَيۡرُكَ ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے شکر وثناء تیرے ہی لیے ہیں۔ تیرا نام برکت والا ہے۔ تیری شان سب سے اونچی ہے۔ تیرے سوا کوئی اِلٰہ نہیں۔

ثناء پڑھنے کے بعد تعوذ یعنی اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ، پڑھے۔ پھر..................

تسمیہ یعنی بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھے۔

اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھیں۔

سورہ فاتحہ کے ختم پر آہستہ آواز میں آمین کہیں۔ اس کے بعد قرآن مجید کی تین آیات یا اس سے زیادہ آیتیں یا کوئی سورہ مبارکہ پڑھیں۔

رکوع کا طریقہ

سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورہ مبارکہ کی تلاوت کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور اس کیفیت میں صرف اتنا جھکے کے گھٹنوں تک ہاتھ پہنچ جائیں اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھدیں، ہاتھوں پر زور نہ ڈالیں، ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رہیں (مردوں کی طرح انگلیوں کو کھلا رکھکر گھٹنوں کو ہاتھ سے نہ پکڑیں بلکہ صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں) حالت رکوع میں پیٹھ اور پاؤں جھکے

رہیں مردوں کی طرح پیٹھ سیدھی ایک سطح پر نہ رکھیں اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دونوں پہلوؤں سے ملا کر رکھے اسی طرح دونوں ٹخنے بھی ملا لے، پاؤں کو بالکل سیدھا مردوں کی طرح نہ رکھے بلکہ ان کو کسی قدر جھکا لیا جائے۔ اپنی نگاہیں حالت رکوع میں پاؤں پر رہے۔ اس کے بعد کم از کم تین مرتبہ رکوع کی تسبیح پڑھے، پانچ یا سات یا اس سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ طاق تعداد میں پڑھیں، طاق تعداد سے مراد یہ ہے کہ وہ عدد جو پورا تقسیم نہ ہو جیسے ۳، ۵، ۷، ۹ وغیرہ۔

رکوع کی تسبیح .... سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

رکوع کی تسبیح کے بعد سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتی ہوئیں سیدھی کھڑی ہو جائے۔

قومہ کا طریقہ

رکوع کے بعد سجدہ میں جانے سے پہلے کھڑے ہونے والی حالت کو "قومہ" کہا جاتا ہے۔ یہ واجبات نماز سے ہیں۔ لہذا یہاں ایک مسئلہ خوب یاد رکھا جائے کہ حالت رکوع سے قومہ میں سیدھا کھڑے ہونے کے بجائے صرف ذرا سا سر اٹھا کر کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہوئے جسم کے جھکاؤ کی حالت سے ہی اگر سجدہ میں چلی جائیں تو نماز کا پھر سے پڑھنا واجب ہو جاتا ہے چنانچہ جب تک سیدھا ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے سجدہ میں نہ جائیں قومہ کی حالت میں آپکی نگاہ سجدہ کے مقام پر رہے۔ حالت قومہ میں ایک مرتبہ

.... رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں اور پھر اس بعد اللہ اکبر کہتی ہوئیں سجدے میں جائے۔

سجدہ کا طریقہ

زمین کی جانب جاتے ہوئے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر آہستہ سے رکھیں پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئیں ہو اور اِن کا رُخ قبلہ کی طرف ہو (ہاتھوں کو دائیں بائیں پھیلا کر رکھنا خلاف سنت ہے) اس کے بعد سر کو زمین پر ٹیک دیں ناک کی ہڈی اور پیشانی پر زمین کی سختی محسوس ہو سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رہے اور دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی سیدھ میں رہے۔ پاؤں کو سیدھی جانب بچھا دیا جائے یایاں پیر زمین پر رہے اور داہنے پیر کی پنڈلی بائیں پنڈلی پر آجائے، جسم کو خوب سمیٹ کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رنواں سے اور دونوں رانیں دونوں پنڈلیوں سے اور دونوں پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں بازوؤں کو دونوں پہلوں سے ملا کر زمین پر مکمل جسم بچھا دیا جائے۔ حالت سجدہ میں آپکی نگاہیں ناک پر رہے۔ اس کے بعد سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سجدے کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھیں۔

سجدہ کی تسبیح پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی سر کو سجدہ سے اُٹھا کر کچھ دیر دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھ جائیں اس حالت کو "جلسہ" کہا جاتا ہے۔

جلسہ میں بیٹھنے کے مسائل

دونوں سجدوں کے درمیان کچھ دیر بیٹھنے کو جلسہ کہا جاتا ہے اور یہ واجبات نماز سے ہے اگر پہلا سجدہ کر کے بس ذرا سا سر اُٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرے سجدہ میں چلی جائیں تو اس صورت میں پھر سے نماز پڑھنا ہوگا کیونکہ ترک واجب کے سبب نماز ادا نہیں ہوئی۔ لہٰذا اس بات کا یہاں خاص خیال رکھا جائے کہ ایک سجدہ کے بعد دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے سیدھی ہو کر اتنی دیر بیٹھے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے اس کے بعد دوسرا سجدہ کریں۔

جلسے میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف زمین پر بچھا دے اور اپنا بائیں سرین پر اس طرح بیٹھے کہ دونوں ہاتھ اپنی رانوں کے درمیانی حصہ پر رہے ﴿مردوں کی طرح گھٹنوں کے قریب نہ رکھیں﴾ اور ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور تمام اُنگلیوں کا رخ قبلہ جانب رہے۔

دوسرا سجدہ

دوسرے سجدہ کا طریقہ وہی ہے جو پہلے سجدے کا ہے اوپر بیان کیے ہوئے طریقے پر جب دوسرا سجدہ کرلیا جائے تو اس کے بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی دوسری رکعت کے لئے سر اُٹھا کر حالت قیام میں آجائے۔

دوسری رکعت کا قیام

دوسری رکعت کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر (اس

وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا مستحب ہے) اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنے
بعد آمین کہیں پھر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھکر کوئی سورہ مبارکہ یا تین
زائد آیات قرآنی کی تلاوت کریں یاد رہے صرف پہلی رکعت کی ابتدا میں ثنا او
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ، پڑھیں باقی رکعتوں میں نہیں۔ سورہ فاتحہ
اور کوئی سورہ کی تلاوت کے بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی رکوع میں جائے۔ رکوع کا وہی
طریقہ ہے جو پہلے بیان ہو چکا ہے اس کے بعد قومہ سجدہ اور جلسہ دوسرا سجدہ
دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد قعدہ کرے۔

قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ

عورتوں کیلئے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے دونوں پاؤں سیدھی جانب زمین پر بچھا کر اپنی بائیں سُرین پر بیٹھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں کے درمیانی حصوں پر رکھے (مردوں کی طرح اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے کنارے نہ رکھے) ہاتھوں کی اُنگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رُخ قبلہ جانب رہے، قعدہ میں نظریں اپنی گود میں رہے۔ اگر دو رکعت والی نماز ہو تو یہ قعدہ آخری ہوگا۔ اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو یہ قعدہ پہلا ہوگا۔ لہٰذا اگر پہلا قعدہ ہے تو اس میں صرف تشہد یعنی التحیات پڑھیں۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

نوٹ: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ پر پہنچے تو شہادت کی انگلی اُٹھا کر اشارہ کریں اور اِلَّا اللّٰہُ پر گرادیں۔ اشارہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ درمیانی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں چھوٹی انگلی اور اس کے بازو والی انگلیوں کو بند کرلیں اس کے بعد شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ اس کا رُخ قبلہ کی جانب رہے، انگلی بالکل آسمان کی جانب نہ اُٹھائیں۔ اور اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت شہادت کی انگلی کو نیچے کرلیں اور فوراً تمام انگلیوں کو کھول کر ان سب کا رُخ بھی قبلہ کی جانب کردیں۔ پہلے قعدہ کے التحیات کے بعد تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو پھر قیام کریں یعنی دیگر رکعتوں کے لئے کھڑے ہو جائے۔

تیسری رکعت کا قیام

فرض نماز کی تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں تو پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بعد صرف سورہ فاتحہ پڑھیں اس کے بعد آمین کہہ کر حسب تفصیل رکوع، قومہ، سجدہ پھر جلسہ کرنے کے بعد تیسری رکعت کا آخری سجدہ کر کے چھوتھی رکعت کے لئے قیام کریں۔

چھوتھی رکعت کا قیام

فرض نماز کی چھوتھی رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو تیسری رکعت میں جس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد سورہ فاتحہ اور آمین کہہ کر رکوع، قومہ، سجدہ پھر جلسہ کرنے کے بعد آخری سجدہ کر کے آخری قعدہ میں بیٹھیں (آخری قعدہ خواہ دو رکعت والی نماز کا ہو یا تین یا چار رکعت والی نماز کا) اس میں التحیات کے بعد

درود ابراھیمی اور دعائے ماثور پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی ا
ھِیْمَ وَ عَلٰی اِبْرٰ ھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْد مَّجِیْد اَللّٰھُمَّ بَارِك عَلٰی مُحمَّ
عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ اِبْرٰ ھِیْمَ وَعَلٰی اِبْرٰ ھِیْمَ اِنَّكَ حَم
مَّجِیْد

نوٹ: درود شریف میں حضور ﷺ اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کے مقدس نامو
کے ساتھ لفظ ''سیدنا'' کہنا بہتر ہے (بہار شریعت' درمختار' ردالمحتار)

اس درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ پڑھیں جو حسب ذیل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

دعائے ماثورہ کے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیر
اور اس وقت اپنی نگاہیں اپنے کندھوں پر رہیں۔

نماز وتر کا طریقہ

نماز وتر واجب ہے یہ نماز عشاء کے فرض اور دو سنت دو نفل کے بعد تین رکعت پڑھی جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس نماز کی پہلی اور دوسری دو رکعتیں عام نمازوں کی طرح ہی ہیں لیکن تیسری رکعت میں جب سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ مبارکہ یا تین سے زائد قرآنی آیات کی تلاوت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے اپنے

دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوبارہ باندلیں اور دعائے قنوت پڑھیں جو حسب ذیل ہیں۔

اَللّٰهُمَ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِق

دعائے قنوت کے بعد ہاتھ چھوڑ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے حسب تفصیل نماز مکمل کرلے۔ وتر میں دعائے قنوت واجب ہے۔ اگر دعائے قنوت یاد نہ تو تین مرتبہ اللھم اغفرلی پڑھ لیں یا تین مرتبہ یارب کہیں تب بھی واجب ادا ہو جائے گا۔

بیمار کی نماز

اگر مرض ایسا ہے کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا دشوار ہے تو بیٹھ اور بیٹھ کر بھی ممکن نہیں تو لیٹ کر نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ بلا عذر شرعی فرض یا واجب بیٹھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔ صرف نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ فرض اور واجب نماز میں تکبیر تحریمہ کی حد تک کھڑے ہونے کی طاقت ہے تو کھڑے ہو اگر خود کھڑے نہیں ہوسکتی خادمہ کی مدد سے یا لاٹھی یا دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوسکتی

ہے تو فرض ہے تکبیر تحریمہ اس طرح ادا کر کے بیٹھ جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا اور بیٹھے بیٹھے ہی نماز شروع کی تو نماز نہیں ہوئی۔

مسافر کی نماز

اصطلاح شریعت میں اس کو مسافر کہتے ہیں جو (۹۲) کلومیٹر کے سفر کے ارادہ سے بستی سے باہر جائے یہ مسافت خواہ موٹر' ریل یا ہوائی جہاز وغیرہ سے تھوڑے وقت میں طے کر لیا جائے تب بھی مسافر ہے۔ مسافر کو نماز قصر کرنا واجب ہے۔ قصر یعنی کم کرنا حالت سفر میں مسافر پر نماز قصر کرنا واجب ہے۔ چار رکعت والی نماز فرض یعنی ظہر' عصر اور عشا کو دو' دو رکعت پڑھا جائے۔ ﴿......بہار شریعت' فتاویٰ رضویہ......﴾

☆......اگر بھول کر قصر نماز دو کے بجائے چار پڑھ لیں حالت نماز میں یاد آجائے تو سجدہ سہو کر لے دو رکعت فرض ادا ہو جائے گی۔ دو نفل شمار ہو گی۔

سفر میں قصر نہ کرنا اپنے آپ کو گنہگار بنانا ہے لاعلمی سے بھی قصر نہ کی تو تو ایسی نمازوں کی بھر سے قصر پڑھنا واجب ہے۔

نماز جمعہ وعیدین

☆......عورتوں پر جمعہ نہیں ہے۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے وقت میں ہر روز کی طرح نماز ظہر اپنے گھر میں ہی ادا کرے۔

☆......جمعہ اور عیدین جماعت سے پڑھی جانے والی نمازیں ہیں عورتوں

کو جماعت لازم نہیں لہذا یہ نماز ان پر واجب نہیں ۔ اگر عید کی مسرت میں تنہا دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر لے تو کوئی شرعی ممانعت نہیں لیکن اس کو عید کی نماز کی نیت سے ادا نہ کرے۔۔

☆......نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیرات تشریق کا پڑھنا مرد اور خواتین پر واجب ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله الله اکبر و الله اکبر ولله الحمد

﴿......بہار شریعت بحوالہ......تنویر الابصار......﴾

نفل نمازیں

تحیۃ الوضو: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

نماز اشراق: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو فجر پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک سورج بلند ہو جائے پھر دو رکعت (اشراق) پڑھے تو اس کو پورے حج کا ثواب ملے گا۔ ﴿......ترمذی شریف......﴾

نماز چاشت: سورج کے طلوع ہونے کے بعد اچھی طرح سورج اونچا ہونے سے لے کر زوال تک اس نماز کا وقت ہے اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اس نماز کی فضیلت کے لئے یہ ارشاد نبوی ﷺ کافی ہے جو یہ نماز کا عادی ہے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے

جھاگ کے برابر ہوں ﴿......ترمذی' ابن ماجہ......﴾

نماز اَوّابین: اس نماز کی فضیلت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جو شخص نماز مغرب بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان کوئی لغو کلام نہ کرے تو بارہ برس کی عب[ادت] کے برابر شمار کی جائے گی۔ ﴿......ترمذی......﴾

نماز تہجد: اس نماز کا وقت عشا پڑھنے کے بعد رات میں سو کر اُٹھنے پر طل[وع] صادق تک ہے اس نماز کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ اس کی بڑی فضیلت ہے حضور ﷺ نے اس کو کبھی ترک نہیں فرمایا۔

صلوٰۃ التسبیح

حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعاعنہ سے فرمایا اس نماز [کے] سبب دس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں اگلے پچھلے نئے پرانے قصداً سہواً یہ [نماز] چار رکعت ایک سلام سے ادا کی جاتی ہے۔ اس کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ [پہلی] رکعت میں ثناء پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اس بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ مبارکہ کی تلاو[ت] کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے دس بار تسبیح پڑھے پھر رکوع میں رکوع کی تسبیح [کے] بعد دس بار تسبیح پڑھے پھر قومہ میں دس بار پھر سجدہ میں جا کر سجدہ کی تسبیح کے بعد [دس] بار سجدہ سے سر اُٹھا کر جلسے میں دس بار پھر دوسرے سجدہ میں سجدہ کی تسبیح کے بعد د[س]

بار اسی طرح چار رکعتیں پوری کرے یعنی ہر رکعت میں ۷۵ بار پڑھنا چاہئے۔ یہ نماز ہر وقت غیر مکروہ میں ادا کی جاسکتی ہے اس کا بہتر وقت نماز ظہر سے پہلے ہے۔

نماز کسوف: یہ نماز سنت موکدہ ہے سورج گہن کے وقت دو رکعت ادا کی جاتی ہے۔ اس نماز کے بعد گہن ختم ہونے تک قبلہ رُخ بیٹھ کر دعا میں مصروف رہے۔ اگر ایسے وقت گہن لگا ہے کہ وقت مکروہ ہے تو اس وقت نماز نہ پڑھے بلکہ دعا میں مشغول رہے۔

نماز خسوف: چاند گہن کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھے بعد نماز توبہ استغفار میں مصروف رہے۔ اگر یہ دونوں نمازیں ان کے وقت میں ادا نہیں کی تو اس کے بعد ان کی کوئی قضاء نہیں ہے۔

نورانی راتیں اور نمازیں

شبِ معراج: سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ ماہ رجب میں ایک دن اور ایک رات ایسی ہے جو اس دن کا روزہ رکھے اور، رات کو قیام کرے تو اس کو سو سال تک روزہ رکھنے اور سو سال رات میں قیام کرنے کا ثواب ملے گا۔ وہ رجب کی ۲۷ کا دن اور اسکی شب ہے۔ اس رات کے فرض واجب سنت اور نوافل کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد بیس مرتبہ سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھیں۔ بعد نماز آقا ﷺ کی بارہ گاہ میں دس بار درود شریف پڑھیں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔

شب برأت: اس رات میں پڑھی جانے والی نفل نمازوں میں سے ایک یہ ہے کہ دس رکعت نماز دو دو رکعت کی نیت سے ادا کریں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص (قل ھواللہ احد) سو مرتبہ پڑھیں امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم میں تحریر فرمایا یہ نماز سلف صالحین ہمیشہ ادا کرتے آئے ہیں حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس صحابہ کرام سے یہ روایت کی ہے کہ شب برأت میں جو یہ نماز ادا کرے گا اللہ تعالیٰ سو مرتبہ اس کی جانب نظر رحمت سے دیکھے گا اور ہر مرتبہ اس کی ستر ۷۰ حاجتیں پوری کرے گا اور ان میں کم درجہ کی حاجت یہ ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

نوٹ: شب قدر کے فضائل اسی کتاب کے باب احکام رمضان میں ملاحظہ ہو۔

عورت اور مرد کی نماز میں فرق

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی پیدائش میں واضح فرق رکھا ہے۔ یہ کہنا کہ عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں ہے یہ فطرت کے خلاف بغاوت ہے۔ چنانچہ شریعت نے عبادت میں بھی عورت کو ایام مخصوص میں نماز معاف کیا' روزے قضا کرنے کی اجازت دی نماز میں بھی دونوں کے جسمانی فرق کی وجہ سے کھڑے ہونے' جھکنے اور بیٹھنے میں رعایت کا لحاظ رکھا۔ جو حسب ذیل ہے۔

عورت	مرد
1 تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھائے ۔	1 اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھائے۔
2 ہاتھ چادر کے اندر یا دوپٹہ سے کندھوں اُٹھائے۔	2 ہاتھ آزاد رہے یعنی کسی چادر کے اندر چھپے نہ رہے۔3 دائیں ہتھیلی بائیں کلائی پر رکھے اُنگوٹھا اور چھوٹی اُنگلی سے بائیں کلائی کو پکڑیں۔4 ہاتھ ناف کے نیچے باندھے۔نظر سجدہ کی جگہ رہے۔
3 دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے۔	
4 سینے پر ہاتھ باندھے نظر سجدہ گاہ پر ہو	
5 رکوع میں اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک	5 رکوع میں اتنا جھکے کہ پیٹھ بالکل سیدھی
رکوع میں ہاتوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے۔	رکوع میں ہاتھوں پر زور دیکر اپنے بدن کا وزن گھٹنوں پر ڈالیں۔
7 رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی ہو	7 رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں کھلی رہے۔
8 رکوع میں کسی قدر گھٹنوں کو جھکائے رکھیں۔یعنی کسی قدر خم رہے۔	8 رکوع میں گھٹنوں کو خوب سیدھا رکھیں، خم آنے نہ دے۔
9 رکوع میں صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لے، گھٹنوں کو پکڑے نہیں۔	9 رکوع میں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لے۔
10 رکوع میں سمٹی رہے۔	10 رکوع میں کشادہ رہے۔

عورت	مرد
11 سجدہ میں اپنی بغلوں کو خوب سمٹی رکھے۔مردوں کی طرح سرین اٹھا کر سجدہ نہ کریں۔پیر دائیں بازو رہے۔	11 سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ جانب رہے اور ان کا پیٹ زمین سے لگا رہے۔
12 سجدہ میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک زمین پر بچھا دے اور دونوں ہاتھوں کی بغلوں کو ملا کر رکھے۔	12 سجدہ میں ہتھیلیاں زمین پر بچھی ہوئی رکھے، کہنیاں زمین سے اونچی اور بغلیں کشادہ رہے۔
13 قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر سرین پر بیٹھے۔	13 قعدہ میں داہنا پاؤں کھڑا اور بایاں بچھا کر بیٹھے۔
14 قعدہ اور سجدہ میں انگلیاں ملی ہوئی رہے۔	قعدہ اور سجدہ میں انگلیاں کسی قدر کشادہ رہے۔
15 قعدہ میں دونوں ہاتھ اپنے زانوں کے درمیان رکھے۔	15 قعدہ میں دونوں ہتھاتھ کی انگلیوں کے کنارے اپنے گھٹنوں کے آخری حصوں سے ملائے رکھے۔
16 عورتوں پر جمعہ کی نماز نہیں ہے، وہ اپنے گھر میں اس وقت ظہر ادا کرے۔	16 مردوں پر جمعہ واجب ہے۔
17 عورتوں پر نماز عیدین واجب نہیں۔	17 مردوں پر نماز عیدین واجب ہے۔

نوٹ: ان تمام باتوں میں بعض باتیں واجب، بعض سنت اور بعض مستحب ہیں لہذا عورت کو ان مسائل کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

چاند دیکھنے کے احکام

رسول کریم ﷺ نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار (عید) کرو اور اگر ابر ہو تو شعبان کی گنتی تیس 30 پوری کرو (بخاری و مسلم)

مسلمانوں پر پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے بلکہ امام طحاوی علیہ الرحمہ نے تو ان مہینوں کے چاند دیکھنے کو فرض لکھا ہے، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ۔ (فتاویٰ رضویہ) .

مسئلہ: قمری مہینہ انتیس 29 کو رویت سے ثابت نہ ہو تو تیس 30 کے حساب سے مہینہ مقرر کرلیا جائے کیونکہ حضور ﷺ سے یہی دو طریقے منقول ہیں کہ چاند نظر آئے تو انتیس کا مہینہ ورنہ تیس کا مہینہ مانا جائے گا۔

مسئلہ: عوام میں یہ جو بات مشہور ہے کہ مسلسل چاند انتیس کے یا تیس کے نہیں ہوتے، اگر ایک سال چاند انتیس کا ہوا تھا تو دوسرے سال تیس کا ہونا ضروری ہے، یہ نظریہ جہالت پر مبنی ہے، اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ مسلسل چاند انتیس کے ہی نکالے یا تیس کے ہی۔ حضور ﷺ کی عمر شریف میں روزوں کی فرضیت کے بعد نو 9 رمضان آئے اور ان میں زیادہ تر انتیس 29 کے تھے۔

نوٹ: قیامت کے قریب چاند گہرا، بڑا، اور بہت قریب نظر آئے گا، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کو دیکھ کر لوگوں میں اختلاف ہوگا کوئی کہے گا کہ یہ تو دو تاریخ کا ہے پہلی کا نہیں ہوسکتا۔

روزہ کے احکام

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○

اے ایمان والو! فرض کئے گئے ہیں تم پر روزے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا مقصد یہ بتایا گیا کہ روزے کے ذریعہ تقویٰ حاصل ہوتا ہے، شریعت کے جملہ احکام کا مقصد مومنین کو متقی بنانا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید بار بار تقویٰ اختیار کرنے اور متقی بننے کا ہمیں حکم دیتا ہے، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر تمام اعمال صالحہ تقویٰ کی تربیت کا موثر ترین ذریعہ ہے، روزے میں پوشیدہ تقوے کی حکمتوں کو ہی دیکھئے کہ روزے دار صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکم کی تعمیل میں حلال چیزوں چھوڑ دیتا ہے، بھوکا پیاسا رہتا ہے جب کہ کھانے پینے کی چیزوں پر اس کو پوری قدرت حاصل ہوتی ہے، بیوی پر شہوت کی نظر تک نہیں ڈالتا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا اظہار اور کس عمل سے ہو سکتا ہے، روزہ دشوار ترین موسم میں بھی حکم الٰہی کی تکمیل کا عملی ثبوت ہے، روزہ اطاعت وفرمانبرادری اور اظہار عبدیت کا بہترین نمونہ ہے۔ روزہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ممنوعہ چیزوں سے بچنے کا عادی بناتا ہے، روزہ دوسروں کی تکالیف کا احساس پیدا کرتا ہے، روزہ ہمدردی اور باہمی تعاون کے جذبات کو پروان

چڑاتا ہے، روزہ خواہشات نفس کے خلاف جہاد کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔

فرضیت روزہ

روزہ حضور ﷺ کے اعلان نبوت کے پندرھویں سال دس شوال ۲ ہجری میں فرض ہوا، اس کی ابتدائی صورت یہ تھی کہ سوتے ہی روزہ کا آغاز ہو جاتا تھا۔ نہ سحری تھی اور نہ ہی رمضان کی راتوں میں میاں بیوی کو ہمبستر ہونے کی اجازت تھی۔ یہ احکام بہت دشوار تھے اس کی تعمیل نہ جانے ہمارے لئے کتنی مشکل ہوتی یہ حضرات صحابہ کرام کا صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ میں ان کے سبب آسانی کے احکام عنایت فرما کر ہم پر احسان عظیم کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان کی ایک رات میں اپنی بیوی صاحبہ سے ہم بستری کر لی۔ فراغت کے بعد غسل فرمایا اور بقیہ رات نہایت بے چینی سے روتے ہوئے گزاری۔ صبح ہوتے ہی آقا کریم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے اور اپنی لغزش کا اقرار کرنے لگے دعائے مغفرت کی بھیک مانگنے لگے حاضرین میں چند دیگر صحابہ کو بھی ہمت ہوئی تو انہوں نے بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا ہی اپنا حال بیان کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ کے لئے اپنے غلاموں کا یہ حال نہایت ہی باعث تشویش تھا۔ آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور وحی کا انتظار فرمانے لگے۔

اسی دوران حضرت صَرَمہ ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ کا واقعہ پیش آیا جو محنت مزدوری

کر کے گذر بسر کرتے تھے ، دن بھر بازار میں خوب محنت و مزدوری کی گھر آئے اپنی بی بی صاحبہ سے افطار تیار کرنے کی خواہش کی مغرب کے بعد کھانے کا انتظار کر رہے تھے ، خوب تھکن کی وجہ سے نیند آ گئی بی بی صاحبہ نے کھانے کی لئے نیند سے اٹھایا تو آپ نے فرمایا میں سو گیا تھا سونے کے سبب روزہ شروع ہو چکا ہے اب کیسے کھانا کھا سکتا ہوں ۔ صبح حسب معمول مزدوری کے لئے چلے گئے دوپہر تک نڈھال ہو کر بازار میں گر کے بیہوش ہو گئے ۔ آقا کریم ﷺ کو ان کی اس حالت پر بڑا رحم آیا آپ ﷺ رنجیدہ ہو گئے پس وحی نازل ہوئی کہ :

”حلال ہوا تمہارے لئے روزے کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا ، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو ۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں میں خیانت کرتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ کو قبول کیا اور تمہیں معاف کر دیا ۔ پس اب (چاہو) تو ان سے مباشرت کرو اور طلب کرو جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے لکھا ہوا ہے ۔ اور کھاؤ اور پیؤ ، یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تمہارے لئے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ۔ صبح کے وقت پھر روزہ پورا کرو ، رات آنے تک ۔ اور ان سے مباشرت نہ کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو ۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے قریب نہ جاؤ اسی طرح اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تا کہ وہ متقی ہو جائیں“ (البقرہ:۱۸۷)

رمضان کی راتوں میں میاں بیوی کو اپنے نفس کی خواہش کو پورا کرنے کی اجازت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے شوہر اور بیوی کے رشتہ کو ایک دلنشین تشبیہ کے ذریعہ

بیان فرمایا کہ ”عورتیں تمہارا لباس اور تم عورتوں کا لباس ہو“ اس ایک آیت پر بھی اگر کوئی غور کر لے تو اس کو اسلام کی حقانیت اور قرآن مجید کی صداقت کا شعور مل جائے گا کہ شوہر بیوی کے ایک دوسرے پر تمام حقوق اور ایک دوسرے سے متعلق ان کی تمام تر ذمہ داریوں کو قرآن مجید میں صرف ایک جملہ میں بیان کر دیا گیا ”عورتیں مردوں کا لباس ہیں اور مرد عورتوں کا لباس ہیں“ جو اہمیت لباس کی جسم کے لئے ہے وہی بیوی کے لئے شوہر کی اور شوہر کے لئے بیوی کی ہے، جو قدر تم اپنے لباس کی کرتے ہو، وہی عورت اپنے شوہر کی اور شوہر اپنی بیوی کی کرے۔ لباس جسم کو گرمی و سردی کی تکالیف سے بچاتا ہے۔ یہ دونوں بھی ایک دوسرے کو زندگی کی تکالیف سے بچانے کے ذمہ دار ہیں۔لباس جسم کے عیوب کو چھپاتا ہے ۔ یہ دونوں بھی ایک دوسرے کے عیوب چھپانے کے پابند ہیں۔لباس جسم پر حیا و شرم کا پردہ ہے، یہ دونوں بھی ایک دوسرے کے لئے حیا و شرم کی بقاء کا ذریعہ ہیں۔ لباس جسم کو گرد غبار سے محفوظ رکھتا ہے،شوہر بیوی ایک دوسرے کو گناہوں کے گرد و غبار سے پاک رکھیں۔ اپنے لباس پر داغ دھبے تمہیں بے حد ناگوار معلوم ہوتے ہیں تم انہیں صاف کرتے رہتے ہو دھوتے ہو۔ شوہر و بیوی ایک دوسرے کو بداخلاقی و بدکرداری کے دھبوں سے محفوظ رکھیں۔جن قوموں میں لباس کی اہمیت نہیں ہیں ان کے پاس میاں بیوی کے پاس ولحاظ کی بھی اہمیت نہیں ہے، جتنا تنگ سے تنگ اور کم سے کم لباس پہننا اور جب چاہا جہاں چاہا لباس جس کے سامنے چاہا اتار دینا ان کا شیوا ہے، الغرض میاں بیوی کے رشتہ کی ان کے پاس کوئی اہمیت

نہیں۔ میری مائیں، بہنیں، اور بیٹیوں کو اسلام پر جتنا چاہے ناز کرنے کا حق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ساری کائنات کے رہبر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ہمیں اپنا پسندیدہ دین عطاء کیا۔

بات ہو رہی تھی رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت اور ان میں مِنَ اللّٰہ عطاء ہونے والی سہولتوں کی، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک طویل حدیث ہے کہ نماز میں بھی تین تبدیلیاں ہوئیں اور روزوں میں بھی تین تبدیلیاں اللہ تعالیٰ نے کیں، پہلی تبدیلی یہ کہ حضور ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ہر ماہ تین روزہ اور عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے بعد یہ روزہ نفلی ہو گئے دوسری رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے بعد ہر شخص کو اختیار تھا کہ روزہ رکھے یا فدیہ دے دے۔ لیکن روزہ رکھنا افضل تھا۔ پھر حکم نازل ہوا کہ جو بھی رمضان المبارک کا مہینہ پائے روزہ رکھے، اس کے بعد صرف بوڑھے لوگوں کے لئے اجازت باقی رہی کہ اگر وہ روزہ نہیں رکھ سکتے تو فدیہ ادا کرے۔ تیسری ان احکام کے بعد بھی روزہ میں یہ سختی باقی تھی کہ اس کی ابتداء سوتے ہی ہو جاتی تھی۔ جونہی کوئی سویا دوسرا روزہ شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دشواری کو بھی ختم فرما دیا۔ ان تبدیلیوں کے بعد روزہ مکمل ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے دین کے دیگر احکام کی طرح اس عبادت میں بھی صبح قیامت تک کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں فدیہ کی وضاحت کر دوں،

روزہ کا فدیہ

فدیہ وہ بدلہ ہے جو کسی عبادت کے نہایت ہی مجبوری کے باعث ترک ہو جانے پر ادا کرنا شرعاً لازمی ہے۔ روزے کا فدیہ ایک غریب کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلانا یا اس کی قیمت دے دینا ہے۔ اس کے بدلے اس سے کوئی خدمت نہ لی جائے۔ ایسا مریض روزے کا فدیہ دے سکتا ہے جسے بظاہر صحت مند ہونے کی امید نہ ہو لیکن اگر وہ صحت مند ہو گیا تو اسے چھوٹے ہوئے روزے قضا کرنا ہوں گے۔ ایسی بوڑھی عمر والے فدیہ دے سکتے ہیں جس میں روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہ ہو۔ ایک روزہ کا فدیہ دو غریبوں یا چند غرباء میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی فدیہ ادا کرے بغیر مر جائے تو اس کے مال سے پہلے فدیہ ادا کیا جائے گا پھر ورثاء میں اس کا مال تقسیم ہوگا اور اگر کسی نے کچھ مال ہی نہیں چھوڑا تو رشتہ داروں کو چاہیئے کہ مرنے والے پر احسان کرے اور اس کی جانب سے فدیہ ادا کر دیں تاکہ وہ عذاب سے محفوظ رہے۔

سحری اور افطار کے مسائل

سحری ایک نہایت ہی بابرکت ناشتہ ہے، جس کو روزہ رکھنے والے نماز فجر سے پہلے کھاتے ہیں، حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے سے ہر لقمہ کے بدلے ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے"... (انیس الواعظین)

رسول کریم ﷺ نے اپنی امت کو سحری کھانے کی ترغیب دی اور فرمایا سحری کھا کہ سحری کھانے میں برکت ہے، ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے(بخاری، مسلم ترمذی ونسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ دن کے روزے رکھنے پر سحری کھانے سے مدد طلب کرو اور رات کے قیام کے لئے قیلولہ سے مدد حاصل کرو۔ (ابن ماجہ)

سحری میں بڑی برکت ہے اس کو ترک نہیں کرنا چاہئے ایک گھونٹ پانی ہی پی لے کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں (قانون شریعت بحوالہ امام احمد)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "سحری کی برکات متعدد وجود سے حاصل ہوتی ہیں، ایک تو اس میں اتباع سنت اور اہل کتاب کی مخالفت ہے، دوسری اس سے عبادت میں قوت حاصل ہوتی ہے، تیسری اس سے بد اخلاقی کا تدارک ہوتا ہے جو شدت بھوک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، سحری کھانے کے لئے اٹھنے سے سائل کو صدقہ دینے یا اپنے ساتھ شریک دسترخوان کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوسکتی ہے"

الغرض سحری کا وقت قبولیت دعاء کا وقت ہوتا ہے اس وقت میں دعاء کرنے سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصول ممکن ہے، وقت سحر نماز تہجد کے پڑھنے کا وقت ہے، اگر کوئی ایک ماہ مسلسل تہجد پڑھے تو تہجد پڑنے کا عادی ہوسکتا ہے، تو با

واستغفار کرنے کے لئے سحر کا وقت رحمت و برکت نیکیوں میں کثرت اور تجلیات کے نزول کا وقت ہے، حضور ﷺ نے حضرت عرباض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سحری کے کھانے پر یہ کہہ کر مدعو کیا ''اس مبارک غذا کی طرف آؤ''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا: اذان اور سحری میں کتنا وقفہ ہوتا ہے فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ پچاس آیات کے پڑھنے کے برابر۔ (بخاری)

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ بندہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے اور سحری میں تاخیر کرتا ہے (طبرانی)

افطار میں جلدی سے مراد یہ ہے کہ کہ جیسے ہی وقتِ افطار ہوجائے فوراً روزہ کھول لے بلاوجہ کھانے پینے میں دیر نہ کریں، افطار میں جلدی کرنے سے قطعاً یہ مراد نہیں ہے کہ ابھی وقت افطار نہیں ہوا اور روزہ افطار کرلیا، افطار کے وقت میں ابھی شک رہتا ہو تو اس صورت میں افطار اگر کسی نے کرلیا تو اس دن کے روزہ کی قضاء اس پر ضروری ہے بعض لوگ مساجد سے سائرن بجانے میں جلدی کرتے ہیں، جلد بازی کرنے والوں پر بھروسہ نہ کریں جب تک سورج اچھی طرح غروب نہ ہوجائے افطار کرنے سے اجتناب کریں۔ اور سحری میں تاخیر سے مراد یہ ہے کہ آخری وقت میں سحری کرے، بعض لوگوں کی عادت یہ ہوا کرتی ہے کہ رات میں دیر تک جاگتے رہتے ہیں اور جب سونے کا وقت ہوجاتا ہے تو ایک یا دو بجے رات کو ہی سحری

کر کے سوجاتے ہیں ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اور بعض لوگ بغیر سحری کے روزہ رہنا بڑے ثواب کی بات سمجھتے ہیں اور نہایت ہی فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے تو آج بغیر سحری کے ہی روزہ رکھا، بلا سحری کے روزہ اس حالت میں رکھیں کہ سحری کے لئے آنکھ ہی نہیں کھولی، سحری کا وقت گذر گیا تو سحری نہ کھانے کے سبب روزہ ترک نہ کریں، لیکن بلاوجہ سحری ترک کر کے یہ نہ سمجھیں کہ بغیر سحری کے روزہ میں اجر زیادہ ہے جبکہ سحری ترک کرنا سنت سے محرومی کا باعث ہے۔

سحری میں انڈا، مچھلی کھانا

بعض عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ سحری میں انڈا یا مچھلی نہیں کھانی چاہئے، یہ خیال جہالت پر مبنی ہے اللہ اور اس کے رسول نے سحری میں ان چیزوں کے کھانے سے منع نہیں کیا اللہ اور اسکے رسول کے حکم کے بغیر کسی شئے کو اپنے اوپر حرام کرنا درست نہیں ہے۔

حالت جنابت میں روزہ

گر شوہر سے ہم بستری کرنے کے بعد اتنا وقت نہیں ملا کہ غسل کر لے، بغیر غسل کیے سحری کھالی اور روزے کی نیت کر لینے سے روزہ بلا کراہت درست ہو جائے گا۔

نیت روزہ: کسی کام کے پختہ ارادہ کو نیت کہتے ہیں، اصل میں نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کہنے کو سلف صالحین نے پسند فرمایا تا کہ دل سے غفلت دور ہو جائے۔ اگر زبان سے نیت کرے تو بہتر یہ ہے کہ صیغہ ماضی کے ساتھ ہو مثلاً

رات کو کہے کہ میں کل کے روزے کی نیت کی اور اگر یوں کہے تو بھی صحیح ہے کہ "نیت کی میں نے روزہ کی"۔ (تنویر/ ردمحتار/ شامی)

مسئلہ: روزہ کی نیت کا وقت غرب آفتاب کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے رات میں جب چاہئے نیت کر لے، اگر نیت غروب آفتاب سے پہلے کی تو روزہ نہیں ہوگا (فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ: مستحب اور افضل یہ ہے کہ نیت رات یا سحری کھانے کے بعد طلوع فجر سے پہلے کر لے۔

مسئلہ: نیت کا وقت ضحوئ کبریٰ تک ہے یعنی دوپہر زوال سے پہلے تک۔

مسئلہ: اگر کس نے روزے کی نیت سے سحری کھایا اور اس نے روزہ کی حالت میں صبح کی، اور اب اگر وہ روزہ توڑنے کی نیت کرتے ہوئے اگر یوں کہا کہ میں نے نیت کی ہے کہ روزہ نہیں رہونگا حالانکہ اس نے کچھ کھایا پیا نہیں اور نہ ہی ہم بستری کی تو محض الفاظ کہنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (درمختار)

بعض بہنیں حالت روزہ میں روزہ کھولنے کی نیت دیکھ کر پڑھنے یا یاد کرنے یا اپنے بچوں کو دیا دلوانے سے اس لئے ڈرتی ہیں کہ ان کے خیال میں روزہ کھولنے کی نیت کے الفاظ زبان سے ادا ہوتے ہی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جبکہ یہ خیال بے اصل ہے۔ روزہ جن وجوہات سے ٹوٹتا ہے اس کا ذکر ہم آگے بیان کریں گے۔

افطاری: رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی افطار کرے تو کھجور سے افطار

کرے کہ اس میں برکت ہے اور کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور حضور علیہ السلام افطار کے وقت یہ دعاء کرتے " اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ "ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے میں نے روزہ رکھا اور تیری ہی دی ہوئی روزی سے میں نے افطار کیا۔ (مشکوٰۃ)

اس دعاء کے علاوہ بھی کتب احادیث میں وقت افطار کی مختلف دعائیں منقول ہیں اگر عربی میں کلمات دعاء یاد نہ ہوں تو کسی بھی زبان میں اس کا ترجمہ یا مفہوم ادا کرلینا کافی ہے۔

روزہ افطار کرتے وقت دعا کرنی چاہیے یہ وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے اس کو غفلت سے کھو نہ دیں کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ اس وقت کی دعاء رد نہیں ہوتی ، اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، دیکھو میرے بندوں نے کھانے کی چیزیں سامنے رکھی ہیں لیکن میرے حکم کے بغیر نہیں کھاتے۔

روزہ افطار کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جس چیز سے افطار کیا جارہا ہے وہ رزق حلال سے ہو، اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اس بات کا ضرور خیال کرتے ہیں۔ افطار کرانا بھی بڑے اجر کا سبب ہے چنانچہ وقت افطار کوشش کریں کہ کسی کو ضرور افطار میں شامل کرلیں یا کم از کم اپنی افطاری میں سے کچھ اپنے پڑوسیوں کو ہدیہ کرے۔ "حضور علیہ السلام نے فرمایا جو کسی روزے دار کو افطار کرائے اس کا اجر بھی اسی کی مانند ہے، ایک حدیث میں آیا کہ افطار کرانا گناہوں سے مغفرت اور دوزخ سے آزادی ہے۔"

حیض ونفاس والی کے لئے احکام روزہ

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ پاک ہونے کے بعد حیض ونفاس کے دنوں میں جو روزے ترک ہوئے ان کی قضاء بعد رمضان المبارک پوری کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں حیض ونفاس شروع ہوگیا تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔اس کی قضاء کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر روزہ فرض تھا تو قضاء فرض ہے اور اگر روزہ نفل تھا تو قضاء واجب ہے۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں تھی حیض یا نفاس شروع ہوگیا تو روزہ تو ٹوٹ جائے گا لیکن احترام رمضان میں روزے دار کی طرح رہنا واجب ہے۔یعنی سب کے سامنے کھانے پینے سے پرہیز کرے۔

مسئلہ: اگر حیض یا نفاس کی حالت میں تھی اور دن کے کسی حصہ میں پاک ہوگئی تو اس صورت میں بھی واجب ہے کہ احترام رمضان کے پیش نظر روزے داروں کی طرح ہی رہے یعنی سب کے سامنے کھانے پینے سے پرہیز کرے۔

مسئلہ: اگر افطار سے ایک منٹ پہلے حیض آگیا تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس دن کے روزہ کی قضاء لازم ہے۔

نفاس کی مدت ایک اہم مسئلہ

عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے چالیس دن تک عورتوں کے

لئے نماز، روزہ معاف ہے، عورتیں اس بات کو خوب ذہن نشین کرلیں کہ ان کا یہ تصور غیر شرعی ہے، نفاس (یعنی زچگی کے بعد جو خون عورت کو جاری ہوتا ہے) اسکی رت چالیس دن نہیں ہے اگر زچگی کے ایک ہفتہ، پندرہ دن یا بیس دن یا ایک ماہ چالیس دن کے اندر جب بھی خون بند ہوگیا، غسل کر کے عورت پاک ہوگئی، اس کے بعد وہ روزے بھی رکھے نماز بھی پڑھے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو زچگی کے چالیس دن بعد بھی خون جاری رہتا ہے تو یہ خون ناس کا نہیں بلکہ اس کو استحاضہ یعنی بیماری کا خون کہا جاتا ہے، استحاضہ میں عورت پر وزہ نماز لازم ہے۔

روزہ توڑنے والے کام

مسئلہ: کھانے پینے یا ہمبستری کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ روزے ار ہونا یاد ہو اور اگر روزے دار ہونا یاد نہ رہا اور بھول کر کھالیا یا پانی پی لیا یا جماع کرلیا تو روزہ نہ گیا۔ (قانون شریعت)

مسئلہ: شکر گڑ وغیرہ جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں منہ میں رکھی اور تھوک نگل یا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (قانون شریعت)

مسئلہ: دانتوں میں کوئی چیز چنے برابر یا اس سے زیادہ تھی اُسے کھالیا یا کم ہی تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (قانون شریعت)

مسئلہ: کلی کر رہی تھی بلا قصد پانی حلق میں اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھا رہی تھی

پانی دماغ میں چڑھ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا لیکن بھول ہوگئی تو روزہ نہ ٹوٹے گا۔ (ایضاً)

مسئلہ: دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اتر گیا اور خون تھوک سے زیادہ تھا یا خون یا کم تھا مگر اس کا مزہ حلق میں معلوم ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگر خون کم تھا اور اس کا مزہ معلوم نہیں ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا (ایضاً)

مسئلہ: آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل گئی اگر بوند دو بوند ہے تو روزہ نہ ٹوٹا اور اگر زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں معلوم ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا، پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (قانون شریعت)

مسئلہ: قصداً منہ بھر قے کی اور روزے دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر منہ بھر سے کم کی تو روزہ نہ ٹوٹا۔ (قانون شریعت)

مسئلہ: اگر عورت نے شرم گاہ میں تیل یا پانی ٹپکایا تو روزہ ٹوٹ گیا (قانون شریعت)

مسئلہ: عورت نے پیشاب کے مقام پر روئی یا کپڑا رکھا اور بالکل باہر نہ رہا تو روزہ ٹوٹ گیا، اور سوکھی انگلی کسی نے پاخانہ کے مقام میں رکھی یا عورت نے شرم گاہ میں رکھی تو روزہ نہ گیا لیکن انگلی بھیگی یا اس پر کچھ لگا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (قانون شریعت)

رمضان کے قضاء روزے

رمضان المبارک کے قضاء روزوں کے لئے شوہر کی اجازت ضروری نہیں اور شوہر کو منع کرنے کا اختیار بھی نہیں۔ (سنی بہشتی زیور اشرفی)

مسئلہ: عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفل اور منت کے روزے نہ رکھے اگر شوہر

کی اجازت کے بغیر رکھی تو شوہر کو اختیار ہے کہ تو ڑوادے، مگر توڑ دے گی تو قضاء واجب ہوگی اور اس قضاء میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے، اگر شوہر سفر میں یا بیمار ہے یا حالت احرام میں ہے تو ان حالتوں میں شوہر کی اجازت کے بغیر فرض روزوں کی قضاء رکھ سکتی ہے۔ اگر چہ کہ وہ منع کرے تب بھی قضا پوری کرسکتی ہے۔

(سنی بہشتی زیور اشرفی)

قضاء اور کفارہ لازم ہونے کے مسائل

فرض روزہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ اگر کسی نے عذر شرعی (جیسے سفر یا بیماری وغیرہ) کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے ترک کیے تو آئندہ سال سے پہلے پہلے ان فوت شدہ روزوں کی قضاء لازم ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ" جس کے ذمہ پہلے رمضان کی قضاء باقی ہے اور وہ روزہ نہ رکھے تو اس کے دوسرے رمضان المبارک کے روزے قبول نہ ہونگے"۔ جس کے ذمہ ابھی رمضان المبارک کے روزوں کی قضا باقی ہے اگر وہ اسی عذر میں فوت ہوجائے اور اس کو اتنا موقع ہی نہیں ملا کہ قضا رکھ سکے تو اس پر ان روزوں کا فدیہ واجب نہیں ہاں اگر وصیت کی تو وہ صرف تہائی مال سے ادا کی جائے گی، اگر قضا رمضان کا موقع ملا اور پھر نہ رکھ سکے تو قریب موت شخص پر واجب ہے کہ فدیہ کی وصیت کرے۔ دو رمضانوں کے درمیان ایام کی وسعت، اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے۔ اگر کسی نے ان روزوں کو آئندہ رمضان المبارک کے بعد تک مؤخر کردیا تو اس پر قضاء کے ساتھ بطور کفارہ روزانہ کے حساب سے ایک مسکین کو کھانا کھلانا بھی

واجب ہے یا ایک صدقہ فطر کی مقدار اناج وغیرہ یا اس کی قیمت دینا ہوگا۔

مسئلہ: قضاء روزے لگاتار رہنا ضروری نہیں ہے۔ جتنے روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی تعداد پوری کرنا لازم ہے۔

کفارہ کے احکام

قصداً روزہ کسی نے توڑ دیا تو کفارہ تین طرح سے ادا ہوتا ہے۔ اول غلام یا باندی آزاد کرنا، یہ تو آج کل میسر نہیں۔ دوم پے در پے ساٹھ روزے رکھنا۔ سوم اگر روزے نہ رکھے جاسکیں تو ایک روزہ کا کفارہ ساٹھ مسکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، کھلانے کی بجائے ہر مسکین کو صدقطر کی مقدار اناج یا اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے۔ اگر کفارہ روزوں کی صورت میں ادا کرنا ہو تو یہ لازم ہے کہ متواتر بلاناغہ ساٹھ روزے رکھے جائیں، اگر درمیان میں ایک روزہ بھی ناغہ ہوا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے، ہاں عورت کے حیض کے دنوں میں جتنے روزے ناغہ ہوئے وہ ایام شمار نہیں ہوں گے بلکہ وہ حیض کے پہلے اور بعد والے روزے ملا کر ساٹھ روزے پورے کرے، کفارہ ہو جائے گا۔

روزہ نہ رکھنے کی شرعی اجازت

قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ:

''پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھ لے اور جو لوگ اسے مشکل سے ادا کر سکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا (بقرہ:۱۸۴)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی ہے اور مسافر، دودھ پلانے والی عورت سے روزہ معاف فرمادیا ہے ان کو اس وقت روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر بعد میں قضا فرض ہے (ابوداؤد)

دین اسلام میں اللہ تعالیٰ نے کوئی بوجھ اپنے بندوں پر نہیں لادا بلکہ بندے کو وہی کام کرنے کا حکم دیا جو اس کی طاقت و ہمت میں ہے اور طاقت سے باہر کسی کام کا حکم نہیں دیا، روزے کے معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ نے بہت آسانی والے احکام امت محمد رسول اللہ ﷺ کو عنایت فرمائے اور جو مرد عورت کسی عذر، بیماری، ضعیفی، وغیرہ کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے ان کو شریعت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے، وہ شرعی عذر اور اسباب جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، سفر شرعی یعنی ساڑھے ستاون میل تک کا سفر کرنا، ایسی شدید بیماری جس میں روزہ رکھنے کے سبب مرض بڑھ جائے یا بیماری طویل ہو جانے کا اندیشہ، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے کی وجہ سے اپنی ذات یا بچے کو نقصان یا تکلیف کا احتمال ہو یہ سب روزہ نہ رکھنے کی شرعی عذر ہیں، ان کی وجہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو وہ گنہگار نہیں۔ لیکن مذکورہ عذر ختم ہونے کے بعد، جتنے روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی قضاء فرض ہے۔

روزے کی حالت میں چکھنا

روزے دار کو بلاعذر چکھنا یا چبانا مکروہ ہے چکھنے کے لئے اس صورت میں

اجازت ہے کہ شوہر بد مزاج ہے یا اگر کسی کے گھر میں عورت پکوان کی خدمت انجام دیتی ہے اور اس گھر کے مالکین پکوان میں نمک، مرچ کی کمی زیادتی کے سبب سختی اور ناراضگی کا مظاہرہ کرتے ہوں تو چکھنے کی اجازت ہے، یا اس عورت کے ذمہ کوئی ایسا بچہ کی پرورش ہے کہ وہ خود سے چبا کر کھا نہیں سکتا اور بچے کو کوئی چبا کر کھلانے والا نہیں ہے تو ان صورتوں میں عورت کو چکھنے اور چبانے کی اجازت ہے۔ چکھنے سے مراد یہ ہے کہ زبان پر رکھ کر مزہ دریافت کرلیں اور تھوک دیں اس میں سے کچھ حلق میں نہ جانے دے اور چبانے سے مراد یہ ہے کہ جو چیز چبائی گئی ہے اس میں سے بھی کچھ حلق میں داخل نہ ہو۔ (سنی بہشتی زیور اشرفی)

روزے کی حالت میں بوسہ لینا

روزے کی حالت میں شوہر بیوی کا آپس میں بوسہ لینا، ایک دوسرے سے بغلگیر ہونا یا بدن کو چھونا مکروہ نہیں ہے ہاں اگر یہ اندیشہ ہوا کہ انزال ہو جائے گا، یا جماع میں مبتلا ہو جائے گی تو ایسا نہ کرنا چاہئے۔ (سنی بہشتی زیور اشرفی)

روزے میں Inhaler کا استعمال

دمہ Asthama اور سانس کے مریضوں کے پھیپھڑے Lungs سکڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ Inheler کا استعمال یعنی ایک پچکاری کے ذریعہ منہ کے راستے سے دواء داخل کی جاتی ہے اس عمل سے دواء کا مزا حلق میں معلوم ہوتا ہے اس لئے حالت روزہ میں Inheler کی استعمال

جائز نہیں، چنانچہ بغیر Inheler کے مریض رہ نہیں سکتا تو ایسے مریض کو روزہ نہ رکھنے اور فدیہ دینے کی اجازت ہے۔ (سنی بہشتی زیور اشرفی)

شوگر کا مریض

اگر شوگر کا مرض اسقدر شدید ہے کہ مریض بھوک اور پیاس برداشت نہیں کرسکتا تو اسے مریض کو روزہ نہ رکھنے اور فدیہ دینے کی اجازت ہے۔ (سنی بہشتی زیور اشرفی)

روزے میں وکس Vicks لگانا

وکس ایک مشہور مرہم ہے جو سردرد، زکام، کی کیفیت میں مریض اپنی پیشانی اور ناک کے نتھنوں کے پاس لگاتے ہیں اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (سنی بہشتی زیور اشرفی)

روزے میں ناک اور کان میں دواء کا مسئلہ

جدید میڈیکل ریسرچ یہ ہے کہ آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ Route ہے اور کان اور حلق کے درمیان منفذ Route نہیں ہے۔ لہذا آنکھ میں دواڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور کان میں دواء ڈالنے سے نہیں ٹوٹے گا۔ قدیم فقہا کی رائے اس کے برعکس تھی۔ (تفہیم المسائل، از پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن/شرح مسلم، مفتی غلام رسول سعیدی)

نمازِ تراویح

تراویح بیس (۲۰) رکعت بعد نماز عشاء رمضان المبارک کی ہر رات میں پڑھنا مرد اور عورت ہر ایک کے لئے سُنّتِ مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھے تب بھی تراویح کی نماز سُنّت ہے۔ یہ نماز

(۲۰) رکعت دو، دو رکعت اور دس سلام سے ادا کی جاتی ہے۔ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنے کو ترویحہ کہتے ہیں ترویحہ میں آپ کو اختیار ہے کہ خاموش رہے یا کلمہ طیبہ و تسبیح یا درود شریف پڑھے۔

مسئلہ : جس نے نماز عشاء کی فرض اور وتر نہیں پڑھی وہ پہلے نماز عشاء کی فرض اور نماز وتر پڑھے اس کے بعد نماز تراویح ادا کرے۔ وقت ترویحہ میں یہ تسبیح پڑھیں۔

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبْرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُاللّٰهَ وَنَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ط

نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) جو آٹھ رکعت کی رَٹ لگاتے ہیں دراصل وہ نمازِ تہجد ہے جو رمضان اور غیر رمضان میں ادا کی جاتی ہے۔

شبینہ اور سماعت قرآن

شبینہ یعنی ایک رات میں (نماز تراویح میں) پورا قرآن مجید تلاوت کرنا بلاشبہ جائز

ہے، لیکن تلاوتِ کلام پاک کے آداب کالحاظ کیے بغیر حروف صحیح ادا نہ کرتے ہوئے تلاوت کرنا حروف متشابہ مثلاً س، ص، ت، ط، ز، ذ، ظ وغیرہ میں فرق کیے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرنا گناہ ہے اور ایسی تلاوت سے نماز بھی فاسد ہوجاتی ہے۔ شامت اعمال سے ایسے شبینے ایک شوقیہ رسم بن گئے ہیں اخبارات میں اعلان ہوتے ہیں لوگ جمع ہوتے ہیں دیگیں چڑھائی جاتیں ہیں سردی کے موسم میں چائے اور گرمیوں میں شربت وغیرہ کا بندوبست ہے مجمع لگا ہے۔ جماعت سے نماز ہورہی ہے کوئی صفوں کے پیچھے آرام کرنے کیلئے کچھ دیر کمر سیدھی کرنے کی کوشش میں لیٹی ہے۔ ایک جانب تلاوت قرآن جاری ہے۔ یعلمون، تعلمون، کے سوا کچھ سنائی نہیں دیتا کہ کونسی آیت کی تلاوت ہورہی ہے۔ اس طرح کے شبینہ شرعاً درست نہیں اور اگر اس طرح سے سماعت قرآن کی محافل کا اہتمام ہوتو وہ بھی شرعاً جائز نہیں اور غلط پڑھنے کا گناہ علیحدہ۔ عورتوں کیلئے یہ بات بھی غیر شرعی اور نہایت ہی افسوس ناک ہے کہ وہ سماعت قرآن کے لئے گھر کے باہر لاؤڈ اسپیکر لگا کر تلاوت قرآن کریں اور تمام محلہ میں ان کی آواز گونج رہی ہے جبکہ شریعت میں عورت کی آواز کو بھی عورت (یعنی چھپانے کی چیز) کہا گیا ہے۔ ایسے سماعت کے جلسوں کا اہتمام کرنا جس میں آداب تلاوت کالحاظ نہ رکھا جائے اور یعلمون، تعلمون کی گونج میں ختم قرآن کیا جائے یہ خود اپنی جگہ گناہ ہے اور اس طرح کی محافل میں شرکت کرنا بھی اجر سے محرومی ہے۔ ہاں اگر آداب تلاوت کا اہتمام کرتے ہوئے اگر کوئی سماعت قرآن کی محفل منعقد کرے تو اس کو ناجائز نہیں

کہا جا سکتا۔ بلکہ قرآن حکیم کے ہر حرف کی تلاوت دس نیکیوں کا سبب ہے۔

عورتوں کی نماز باجماعت

عورتوں کو شریعت نے سہولت دی ہے ان پر جماعت سے نماز پڑھنا لازم نہیں کیا۔ "فقہ النساء" میں لکھا ہے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ اب عورتوں نے جو نئی نئی باتیں پیدا کر لیں ہیں اگر یہ سب باتیں نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ہوتیں تو آپ ﷺ عورتوں کو مسجد جانے سے منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کیا گیا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اب عورتیں آداب مسجد کو ملحوظ رکھنا چھوڑ دیا ہے اور اسلام میں مسجد جانے کے لئے عورت پر جو شرائط عائد کی کہ بن سنور کے نہ آئے، خوشبو نہ لگا رکھی ہوں، بھڑکیلا لباس نہ پہنیں، وغیرہ وغیرہ اب عورتوں نے ان کا التزام کرنا چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے فتنہ کا خوف رہتا ہے۔ گویا ام المومنین کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ عورت اگر مسجد جائے تو ان شرائط کے ساتھ جائے جو علماء نے اس سلسلہ میں بتائی ہیں۔ (فقہ النساء، سنی بہشتی زیور اشرفی)

عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے

فقہ النساء میں ہے کہ عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے

جس کا ثواب بھی زیادہ ہے بلکہ عورتوں کیلئے سُنّتِ مؤکدہ یہی ہے۔ اس سلسلہ میں متعدد احادیث وارد ہوئیں ہیں۔ (فقہ النساء: ص ۲۱۶)

بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' جب تمہاری بیویاں رات کو مسجد جانے کو تم سے اجازت طلب کریں تو اجازت دے دیا کرو۔''

اسی طرح ابوداؤد شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا'' اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو اور ان کے لئے ان کے گھر بہتر ہیں۔''

مسند امام احمد بن حنبل میں اُم حمید سعدیہ کی روایت یہ ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں آپ ﷺ کی مسجد میں آ کر باجماعت نماز پڑھنے کا شرف حاصل کرنا چاہتی ہوں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم مسجد میں آ کر میرے پیچھے نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو،(سن !) تمہاری وہ نماز جو تم اپنے گھر کے اندرونی حصہ میں پڑھو اس سے افضل ہے ک جو تم اپنے گھر کے بیرونی حصہ (یعنی دالان) میں پڑھو اور گھر کے صحن میں تمہارا نم پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تم میری مسجد میں آ کر پڑھو۔

اس حدیث پاک سے یہ چند باتیں معلوم ہوئیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ع عورتیں ہر پانچ نمازیں مسجد نبوی شریف میں آ کر ہی ادا نہیں کرتیں تھیں جب ن تو حضرت اُم حمید سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب فرمائی

ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کی مسجد میں حاضری کے وہ احکام نہیں ہیں جو مردوں کے ہیں، مرد کے لئے مسجد چھوڑ کر بلا عذر شرعی گھر میں نماز پڑھنا معیوب بات ہے۔ اور عورتوں کو ان کی حیاء کی خاطر پردہ پوشی اور عزت وعفت کی بنا گھر کے اندر بلکہ اندر سے اندر نماز پڑھنا نبی کریم ﷺ کی مسجد میں آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ علمائے اہلِ سُنّت بہتر پر عمل کی دعوت دیتے ہیں اور یہی منشاء ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی ہے۔ لیکن منکرین فقہ (نام نہاد اہل حدیث) درحقیقت، پسند رسول کریم ﷺ اور منشاء اُم المومنین کے مخالف ہیں۔

اعتکاف کے مسائل

اعتکاف تین قسم کے ہیں: (۱) واجب (۲) سنت موکدہ (۳) مستحب۔

اعتکاف واجب: یہ نذر یعنی منت کا اعتکاف ہے۔ جیسے کسی نے منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں ایک دن کا اعتکاف کروں گی تو یہ اعتکاف واجب ہو گیا اس کو پورا کرنا ضروری ہے اعتکاف واجب کے لئے روزہ رکھنا ضروری نہیں بغیر روزہ کے بھی صحیح ہے۔

اعتکاف سنت موکدہ: یہ اعتکاف رمضان المبارک کے آخری دھے میں بیس رمضان سے چاند رات تک یا چاند نظر نہ آئے تو دس دن مکمل کر کے اس اعتکاف کی تکمیل کی جاتی ہے۔

اعتکاف مستحب: اس اعتکاف کے لئے بھی روزہ شرط نہیں ہے یہ تھوڑی دیر کے

لئے بھی ہو سکتا ہے مسجد میں داخل ہو کر اس اعتکاف کی نیت کر لے اور جب تک مسجد میں قیام رہے گا اس اعتکاف کا ثواب ملے گا۔

رمضان المبارک میں اعتکاف

مسئلہ: جس طرح رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف مردوں کے لئے سنت موکدہ کفایہ ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی سنت موکدہ کفایہ ہے۔ سنت موکدہ کفایہ سے مراد یہ ہے کہ شہر میں سب لوگ ترک کر دیں تو سب گنہگار ہوئے اور کسی ایک نے اعتکاف کیا تو سب بری الذمہ ہو گئے۔

مسئلہ: ۲۰ رمضان المبارک کا سورج غروب ہونے سے کچھ لمحہ پہلے یعنی قبل نماز مغرب عورت مسجد بیت میں یعنی جہاں وہ گھر کے ایک گوشہ میں عموماً نماز ادا کرتی ہے اس جگہ یا گھر کے کوئی محفوظ حصہ میں پہنچ جائے اگر بیسویں رمضان کو بعد نماز مغرب اعتکاف کی نیت کی تو سنت موکدہ ادا نہ ہوگی، تیس رمضان المبارک کے سورج غروب ہونے کے بعد یا انتیس ۲۹ رمضان المبارک کو چاند ہونے کے بعد اعتکاف سے باہر آ جائے۔ اس اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

شرائط اعتکاف: عورت کے لئے اعتکاف میں بیٹھنے کی شرط یہ ہے کہ وہ حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہو۔

مسئلہ: سنت اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ وہ اپنے ماہوری کے دنوں اور تاریخ کو نوٹ کر لے۔ اگر ان دنوں کی تاریخ رمضان المبارک کے آخری

عشرے میں آرہی ہو تو اعتکاف شروع نہ ہی کرے۔

مسئلہ: اعتکاف شروع کرنے سے پہلے شوہر کی اجازت ضروری ہے اور اگر شوہر کی اجازت کے بغیر شروع کیا تو شوہر کو حق ہے کہ اعتکاف تڑوا سکتا ہے، اگر شوہر کی اجازت سے بیوی نے رمضان المبارک کا اعتکاف شروع کیا اور اب شوہر کہتا ہے کہ توڑ دو تو اس صورت میں شوہر کا حکم نہیں مانے۔ (بہار شریعت)

اعتکاف کے لئے حیض روکنے کی دواء

فاضل جلیل ملک التحریر حضرت علامہ مولانا محمد یحیٰی انصاری اشرفی مدظلہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "سنی بہشتی زیور اشرفی" میں مسئلہ یہ بیان کیا ہے کہ "ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھنے، نماز ادا کرنے، قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور حج کے موقع پر حج کے ارکان پاکی کی حالت میں ادا کرنے کی غرض سے کچھ وقت کے لئے حیض روکنے کی دوائیں Pills استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ صحت پر کوئی اثر نہ ہو اور مسلم ڈاکٹرس اجازت دیتے ہوں۔ چنانچہ اس مسئلہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر مندرجہ بالا شرائط پر اعتکاف کے لئے حیض روکنے کی دواؤں کا استعمال جائز ہے۔

نیت اعتکاف: نویت اعتکاف سنت کفایه فی رمضان ۔میں نیت سنت اعتکاف کی رمضان کی۔

مسئلہ: اعتکاف میں نہ چپ رہے اور نہ ہی بلاوجہ بات چیت کرے بلکہ تلاوت قرآن

ہوگئی کہ اگر مندرجہ بالا شرائط پر اعتکاف کے لئے حیض روکنے کی دواؤں کا استعمال جائز ہے۔

نیت اعتکاف: نویت اعتکاف سنت کفایہ فی رمضان۔ میں نیت سنت اعتکاف کی رمضان کی۔

مسئلہ: اعتکاف میں نہ چپ رہے اور نہ ہی بلاوجہ باچیت کرے بلکہ تلاوت قرآن مجید، احادیث نبویہ کا مطالعہ، درود شریف کی کثرت، علم دین کا درس و تدریس، انبیاء، اولیاء اور صالحین کے حالات پڑھے یا کسی سے پڑھوا کر سنے یا دینی باتیں، مسائل شرعیہ جاننے کے لئے فقہی کتب مثلاً بہار شریعت، قانون شریعت، سنی بہشتی زیور اشرفی، کتب تفاسیر میں ضیاء القرآن، تفسیر نعیمی، یا کتب سیر میں ضیاء النبی ﷺ، وغیرہ کا مطالعہ مفید ہے۔

مسئلہ: عورت اگر اپنے اعتکاف کی جگہ سے بلاوجہ نکلی اگر چہ کہ بھول کر ہی کیوں نہ ہو تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اس لئے عورت اپنے گھر میں ہی رہے۔

شب قدر کی فضیلت

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ایک بڑی عظیم خیر و برکت والی رات ہے جو لیلۃ القدر یا شب قدر کے نام سے مشہور ہے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف دراصل اسی رات کی خیر و برکت پانے کے لئے مسنون کیا گیا ہے۔
قرآن مجید میں اس رات کی فضیلت و اہمیت کو پوری مکمل ایک سورت میں بیان کیا

آدمی حالت ایمان میں طلب ثواب کے لئے شب قدر میں قیام کرتا ہے اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت۔ جبرئیل امین علیہ السلام کو حکم دیتا ہے اور وہ حسب الحکم فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں ان کے پاس سبز جھنڈا ہوتا ہے جسے کعبہ پر نصب کرتے ہیں، حضرت جبرئیل امین علیہ السلام فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ امت مسلمہ میں پھیل جاؤ تو فرشتے عبادت میں مشغول رہنے والوں کو سلام کرتے ہیں، خواہ وہ تنہا بیٹھا ہو یا کھڑا ہو، ان سے مصافحہ کرتے ہیں اور دعاء کے وقت ان کے ساتھ آمین کہتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے پھر جب صبح ہو جاتی ہے تو جبرئیل امین علیہ السلام فرشتوں کو آواز دے کر کہتے ہیں کہ بس اب چلو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے جبرئیل اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے مومنوں کی حاجتوں کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نظر رحمت سے سرفراز فرمایا ہے اور معاف کر دیا ہے اور ان کی بخشش کا مژدہ دیا ہے، سوائے چار لوگ کے صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چار لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عادی شرابی، والدین کا نافرمان، رشتہ ناطے توڑنے والا اور دل میں بغض رکھنے والا۔ (غنیۃ الطالبین)

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گزشتہ امتوں کی عمریں دکھائی

گئیں۔آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کے مقابلہ میں میری امت کی عمریں کم ہیں اس لئے میری امت سابق امتوں کی طرح عبادت نہیں کر سکے گی۔آپ ﷺ کے اس رنج کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی اور اس میں ایک رات کی عبادت کو ہزار مہینوں کی عبادتوں سے بہتر قرار دیا گیا۔(شرح صحیح مسلم) اتنی فضیلت کے باوجود اگر کوئی اس رات کو غفلت میں گذار دے تو کتنی کم نصیبی کی بات ہے۔

شبِ قدر کی تلاش: حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو۔(بخاری)

طاق راتوں سے مراد 21,23,25.27.29 ان راتوں کو غفلت سے نہ گذریں کیونکہ ان ہی راتوں میں سے کوئی ایک رات شب قدر ہے۔جس نے شب قدر کو پالیا اس کو اللہ کے رسول ﷺ نے یہ خوشخبری دی کہ ''جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اس رات کو عبادت کرے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں''۔

شب قدر کا تحفہ

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم فرماتے ہیں شب قدر میں جو کوئی سورۂ قدر سات بار تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر بلا سے محفوظ فرماتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے

لئے جنت کی دعا کرتے ہیں اور جو کوئی (جب کبھی) جمعہ کے روز نماز جمعہ سے قبل تین بار سورۂ قدر کی تلاوت کرے، اللہ تعالیٰ اس دن کے تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

شب قدر کے نوافل: دو رکعت نماز نفل ادا کرے اس ترکیب سے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص ساتھ بار پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ کر سات مرتبہ استغفر اللہ کا ورد کرے ابھی جگہ چھوڑنے بھی نہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر اور اس کے والدین پر جلوہ فگن ہو جائے گی۔ (نزہۃ المجالس)

نماز قضائے عمری کی شرعی حیثیت

شب معراج، شب براءت اور شب قدر میں بعض مرد اور خواتین قضائے عمری کے نام سے چار رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ اور ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ چار رکعتیں ان کی سال بھر یا زندگی بھر کی جو نمازیں قضاء ہوئیں ہیں ان کے لئے کافی ہے۔ ایسا خیال غلط ہے اور اس چار رکعت والی نماز کا شریعت میں کوئی جواز نہیں ہے۔ واضح رہے نماز ایک عظیم الشان عبادت ہے اور اس سے غفلت جرم عظیم ہے اور اس کے فرض ہونے کا انکار کفر ہے۔ ہمیشہ نماز قضاء کر کے پڑھنا گناہ ہے اگر کبھی نیند سے بیدار نہیں ہو سکے یا غفلت سے نماز ترک ہو گئی تو ان صورتوں میں جلد از جلد قضاء پڑھنا لازم ہے کیونکہ کیا معلوم موت کا وقت کب ہے؟ لہٰذا قضاء نمازوں کو اولین فرصت میں ادا کر لیں۔

مقدس راتوں میں نوافل کا ثواب صرف انہیں ملتا ہے جن کی نمازیں قضاء نہیں ہوئیں۔ جن لوگوں پر فرض نمازوں کے چھوٹ جانے کا بوجھ ہے ان کے لئے لازم ہے کہ وہ نوافل کے بجائے اپنی چھوٹی ہوئی فرض نمازوں کی قضاء ادا کریں۔ اور قضاء نمازوں کے ادا کرنے کے لئے نیّت کا مسئلہ یہ ہے کہ کس دن اور کس وقت کی نماز آپ کی چھوٹ گئی تھی اس کی نیّت ضروری ہے۔ جن کی بہت نمازیں چھوٹ گئی ہیں ان کیلئے دن اور وقت یاد رکھنا محال ہے۔ چنانچہ علمائے کرام ''قانون شریعت'' اور ''بہار شریعت'' وغیرہ میں ایک آسان مسئلہ یہ لکھا ہے کہ قضاء نمازوں کی نیت اس طرح کریں میرے ذمے جو سب سے پہلے نماز فجر قضاء ہوئی تھی اس کو ادا کرتی ہوں پھر اس کے پڑھنے کے بعد ظہر جو سب سے پہلے قضاء ہوئی تھی اس کی نیّت کر کے ادا کریں اسی طرح دیگر نمازوں کی نیت کرتے جائیں اور ایک کے بعد دیگر ادا کرتے جائیں نماز وتر کی بھی قضاء پڑھنا لازم ہے۔ قضاء صرف فرض اور واجب نمازوں کی ہے۔ سُنّت و نوافل میں قضاء نہیں ہے۔ ایک دن کی تمام نمازوں کی قضاء کی جملہ بیس (۲۰) رکعتیں ہوتیں ہیں، یعنی فجر کی دو رکعت، ظہر کی چار رکعت، عصر کی چار رکعت، مغرب کی تین رکعت، عشاء کی چار رکعت اور نماز وتر کی تین رکعتیں۔ اس طرح سے روزانہ بیس رکعت نماز بطور قضاء نماز پنج گانہ کے ساتھ ادا کر لینے کا یہ ایک بہتر اور آسان عمل ہے۔

صدقہ فطر کے ضروری مسائل

رسول کریم ﷺ نے روزہ میں روزے دار سے جو گناہ سرزد ہو جاتے ہیں ان کے کفارے کے لئے صدقہ فطر کو واجب قرار دیا ہے، یعنی حالت روزہ میں جھوٹ چغلخوری، مشتبہ روزی اور نامحرم پر نگاہ پڑنے سے جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں، صدقہ فطر ان مذکورہ گناہوں کا کفارہ، روزوں کا تکملہ اور روزوں کے نقص کی تلافی کا ذریعہ ہے، جس طرح گناہوں کے لئے توبہ واستغفار ہے اور نماز میں سہو کیلئے سجدہ سہو ہے اسی طرح روزے میں پیدا ہونے والی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے صدقہ فطر ہے (غنیۃ الطالبین)

نیز اس کے یہ مالی عبادت ہے صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں اگر کسی عذر، سفر، مرض یا بوڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلاعذر روزہ نہ رکھ جب بھی واجب ہے۔ (قانو.شریعت)

صدقہ فطر ہر مسلمان مالک نصاب پر واجب ہونے کی شرط یہ ہے جس کی نصاب حاجت اصلیہ کے علاوہ ہو اس پر واجب، اس میں عاقل بالغ اور مال پر ایک سال گذرنے کی بھی شرط نہیں۔ (قانون شریعت)

نصاب کی تعریف: مال معین کی مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔ مختلف احکام کے لئے مختلف مقداریں ہیں اس لحاظ سے نصاب تین اقسام کے ہیں۔

﴿۱﴾ ایک وہ نصاب ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہے وہ چاندی سونا اور مال تجارت

ہے، جس پر ایک سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی (جس کا مفصل بیان ہم مسائل زکوٰۃ کے باب میں آگے بیان کر رہے ہیں) گھر میں سامان ضروریات زندگی کتنی ہی مالیت کا ہو اس پر زکوٰۃ نہیں صرف نقدی (روپیہ، سونا چاندی) مال تجارت پر زکوٰۃ ہے۔ (کتاب الزکوٰۃ / از مفتی شاہ محمد محمود الوری علیہ الرحمہ)

﴿۲﴾ دوسرا نصاب گھر کے سامان کی مالیت پر ہے۔ دین (قرض) اور حاجت اصلیہ سے اگر اتنا زائد اور فاضل سامان ہے کہ اس کی قیمت بقدر نصاب ہو جاتی ہے تو اگر چہ اس کے پاس چاندی سونا یا مال تجارت نہ ہو مگر عید الفطر کے دن صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد اتنی مالیت کے سامان یا نقدی کا یہ مالک ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے اور اگر قربانی کے ایام میں اتنی مالیت کا مالک ہو تو قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ اسے پر دوسروں سے زکوٰۃ لینا بھی حرام ہے، بلکہ خود اس پر نفقہ اقارب واجب ہے اگر اسکے اقارب محتاج ہیں۔ (کتاب الزکوٰۃ / از مفتی شاہ محمد محمود الوری علیہ الرحمہ)

﴿۳﴾ تیسرا نصاب وہ جس کے مالک پر سوال حرام ہے۔ وہ اتنی مقدار کھانے کا مالک ہونا ہے کہ ایک دن کی غذا کے لئے کافی ہو۔ بعض علماء نے کہا کہ پچاس درہم کا مالک ہو تو اس پر کسی سے سوال کرنا حرام ہے۔ (کتاب الزکوٰۃ / از مفتی شاہ محمد محمود الوری علیہ الرحمہ)

☆ رسول کریم ﷺ نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان اور زمین کے کے بیچ میں رُکا رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کر دے۔ (قانون شریعت)

صدقہ فطر عید الفطر کے دن صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد واجب ہو جاتا ہے، خود اپنی طرف سے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے ادا کرنا مرد پر واجب ہے۔ بیوی، ماں باپ اور بالغ بچوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا اس پر واجب نہیں۔ اگر ان کی طرف سے ادا کرے تو ان کی اجازت لے کر ادا کرنے پر ادا ہو جائے گا، لیکن فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ بغیر ان کے اجازت کے بھی اگر ادا کیا تو ادا ہو جائے گا۔

صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا روزہ رکھنا شرط نہیں اگر کسی عذر، سفر، مرض یا بوڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔

صدقہ فطر کی مقدار: محقق علمائے اہل سنت کے نزدیک دو کیلو ایک چھٹانک کی مقدار اناج یا اس کی قیمت ادا کرنا صدقہ فطر ہے۔

زکوٰۃ کے احکام اور مسائل

محتاجوں اور مجبوروں کی مدد فطری جذبہ ہے، اسلام دین فطر ہے اس لئے زکوٰۃ کے ذریعہ محتاجوں اور مجبوروں کی مالی مدد کو مالداروں پر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے دوسری قوموں کے پاس مالی عبادت کا یہ تصور ہی نہیں کہ اپنی گاڑی خون پسینہ کی کمائی سے محتاجوں اور مجبوروں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں، اسلام نے رضائے الٰہی کے حصول کے لئے زکوٰۃ کو رکن اسلام قرار دیا ہے اور اس کے منکر کو کافر قرار دیتا ہے۔ بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہاں تک فرمادیا کہ جو نماز پڑ

ہے اور زکوۃ ادا نہ کرے اس کی نماز قابل قبول نہیں۔قرآن مجید میں بتیس

32 مقامات پر نماز کے ساتھ زکوۃ کا ذکر ہے۔

اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا'' اے موسیٰ! نماز اور زکوۃ دونوں جڑواں اور ملے ہوئے ہیں، ایک دوسرے کے بغیر ہرگز قبول نہیں کرونگا۔(شرح الاسلام/ص ۱۷۵)

پس نماز کی کی قبولت کے لئے مالداروں پر لازم ہے کہ زکوۃ ادا کریں اور زکوۃ کی قبولیت کے لئے لازم ہے کہ نماز پڑھیں، دونوں لازم وملزوم ہیں اسی اہمیت کے پیش نظر امیرالمومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جب منکرین زکوۃ نے زکوۃ ادا کرنے کا انکار کیا تو آپ نے فرمایا۔'' اللہ کی قسم میں اس سے ضرور جہاد کروں گا جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے''

زکوۃ نہ دینے والوں پر عذاب

قرآن کریم میں ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب کی اطلاع ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے یعنی زکوۃ نہیں دیتے، ارشاد ہوا کہ دردناک عذاب کی انہیں خبر دے دو کہ جس دن سونا چاند دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیاں، کروٹیں، اور پشتیں داغی جائیں گی، ان سے کہا جائے گا یہ ہے وہ جمع کردہ دولت ہے جس کو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ اب جمع کرنے کا مزہ چکھو (پارہ ۱۰/رکوع ۱۱)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی وہ قیامت کے روز زہریلے گنجے اژدھے کی شکل میں کر دیا جائے گا۔ زہر کی وجہ سے اس کے سر کے بال اڑ جائیں گے، اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اس اژدھے کو طوق بنا کر مالدار کے گلے میں ڈالدیا جائے گا۔ وہ اژدھا اس مالدار کی باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں، اس کے بعد حضور علیہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی **ولا یحسبن الذین یبخلو ن**............ آل عمران: ۱۸۰......ترجمہ: گمان نہ کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال میں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دیا کہ یہ مال جمع کرنا ان کے لئے بہتر ہے بلکہ ان کے لئے شر ہے قریب ہے جس مال میں انہوں نے بخل کیا ہے (زکوٰۃ نہیں دی) وہ مال قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

زکوٰۃ کے مال کو جلد از جلد اس کے حق داروں تک پہنچائیں، ورنہ یہ مال آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا میں بھی تباہی و بربادی مچائے گا۔ حضور علیہ ﷺ نے فرمایا ''زکوٰۃ کا پیسہ جس مال میں شامل ہوگا اس کو بھی تباہ کر دے گا'' (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

زکوٰۃ کے فوائد: زکوٰۃ دینے والا خالق اور مخلوق دونوں کا محبوب بن جاتا ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے سے مال کم نہیں ہوتا جو دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے کرم خاص سے نوازتا ہے، ارشاد ہوا: ''جو کچھ تم خرچ کیا اللہ اس کی جگہ اور مال رکھ دے گا وہ بہتر رزق پہنچانے والا ہے (سورۂ سبا/۲۹)

نیز ارشاد ہوا ''جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایک دانہ کی سی ہے کہ جس سے ساتھ بالیں نکلیں اور ہر بال میں سوسو دانے ہوئے اور جس کو چاہئے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ کئی گناہ عطا فرمائے وہ وسعت والا اور علم والا ہے'' (سورۂ بقرہ ۲۶۱)

پس یاد رکھو زکوۃ دینے والوں کے مال میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا اور بہت دے گا، اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان کامل رکھو خوش دلی اور فراخدلی کے ساتھ زکوۃ ادا کرو۔ حدیث شریف میں ہے کہ'' صدقہ (زکوۃ) سے مال کم نہیں ہوتا'' (مشکوۃ)

تیسرا فائدہ حرص وبخل سے فکر ومزاج پاک ہوجاتے ہیں، بخل اور حرص جس میں ہوتا ہے لوگ اس سے نفرت اور کراہت کرتے ہیں۔ حضرت بشر حافی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بخیل کو دیکھنے یا اس سے ملاقات کرنے سے قلب کو تکلیف ہوتی ہے۔ لہٰذا زکوۃ ادا کرنے سے اس مکروہ مرض کا علاج ہوتا ہے۔

چھوتھا فائدہ لوگوں پر احسان کرنا اللہ تعالیٰ کے قرب ومعیت کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ'' اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے'' محسن کو اللہ تعالیٰ کی معیت خاصہ حاصل ہوتی ہے۔

پانچواں فائدہ اللہ تعالیٰ زکوۃ دینے والوں کی حاجت روائی فرمائے گا اور قیامت کی سخت تکالیف کو اس سے دور فرمائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا'' جوکوئی بندہ کسی

حاجت روائی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا۔(بخاری)

چھٹا فائدہ غرباء و مساکین کی دعائیں لینا یہ اس دولت سے بہتر ہے جو اپنی تجوریوں میں بند کر کے ہم رکھتے ہیں یہ دولت ایک دن ختم ہو جائے گی یا ہمارے مرنے کے بعد اس پر دوسروں کا قبضہ ہو جائے گا، لیکن دعاء ایک ایسا خزانہ ہے جو دنیا میں بھی کام آئے گا اور آخرت میں بھی نجات کا ذریعہ ہوگا۔ نیز ہم کو جو کچھ ملتا ہے وہ ہماری محنت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملتا ہے، ذرا غور کرو کتنے مزدور ہیں وہ ہم سے زیادہ محنت و مشقت کرتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے کمزور اور ضعیف بندوں کی خدمت سے حاصل ہوتی ہے، اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں "تم کو اللہ کی مدد اور رزق ضعیفوں کی برکت اور ان کی دعاؤں کے سبب ملتا ہے"

مسئلہ: زکوٰۃ ادا کرنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ زکوٰۃ دیتے وقت اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی خوشنودی اور رضا کا ارادہ ہو، اگر زکوٰۃ دیتے وقت بغیر نیت دی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی

مسئلہ: دوسری شرط زکوٰۃ ادا کرنے کی یہ ہے کہ جو دینا چاہتے ہو، اس مال کو کسی محتاج کو اس مال کا مالک بنانا ضروری ہے، مثلاً کسی نے زکوٰۃ کی رقم سے کھانا کھلا دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کیونکہ کھانا کھلانا مباح ہے، اس کھانے کا مالک نہیں بنایا، فرق یہ ہے کہ مباح کرنے میں صرف کھانا ہی جائز ہے اور کوئی تصرف جائز نہیں حتی کہ اس میں سے دوسرے شخص کو بھی کھانے کے لئے کھانے والا دے نہیں سکتا اور اگر مالک بنا دیا جائے تو اس کو ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہوگا خود کھا بھی سکے گا اور دوسروں کو کھلا بھی سکے گا۔ غرض یہ کہ اباحت اور تملیک میں یہی فرق ہے۔

پس زکوٰۃ میں مال کا مالک بنانا ضروری ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کسی نفع کا مالک بنایا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ مثلاً ہزار روپیہ زکوٰۃ کے دینے ہیں تو بجائے رقم دینے کے ہزار روپیہ ماہوار کے اپنے کرایہ کے مکان آباد کر دیا اور یہ کہہ کر کرایہ معاف کر دیا کہ یہ میری زکوٰۃ ہے۔ اس نفع کو شرعاً زکوٰۃ میں شمار نہیں کیا جائے گا، کیونکہ زکوٰۃ میں کسی کو مالک بنا شرط ہے یہاں نفع کا مالک بنایا مال کا نہیں، لہٰذا زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی اسی طرح قرض بری کرنا بھی زکوٰۃ میں محسوب نہ ہوگا۔ مثلاً ایک غریب کسی مال دار کا ہزار روپیہ کا قرض دار تھا اس نے ہزار روپیہ معاف کر دے اور کہا بسلسلہ زکوٰۃ معاف کیے دیتا ہوں تو اس صورت میں بھی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی جب تک کہ نقد مال کا مالک نہ بنا دے۔

جب مالک بنانا ضروری ہے تو ظاہر ہے زکوٰۃ کا روپیہ کفن، میں مسجد اور مدرسہ کی تعمیر میں بھی نہیں صرف کیا جاسکتا، کیونکہ نہ مردہ مالک ہوسکتا ہے اور نہ مسجد مدرسہ ہاں ایک صورت اس کی یہ ہے کہ کسی غریب کو زکوٰۃ کے مال کا مالک بنا دے اور اس سے کہا جائے کہ تم اپنی طرف سے مردے کو کفن دو، یا مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں حصہ لو تو زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور دونوں کو ثواب بھی ملے گا۔

مالک بنانے میں شرط یہ ہے کہ لینے والا اتنی عقل رکھتا ہو کہ قبضہ کو جانے، دھوکہ نہ کھائے چھوٹے بچے کو اگر زکوٰۃ دی کہ وہ قبضہ کو جانتا ہو پھینک نہیں دیتا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر بہت ہی چھوٹا بچہ ہے تو ضروری ہے کہ اس کی طرف سے اس کے باپ یا ولی یا کوئی عزیز یا کوئی شخص ہو جو اس کے ساتھ ہو تو وہ قبضہ کر لے ورنہ

زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اسی طرح کسی پاگل کو زکوٰۃ دینے سے بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔

اقسام زکوٰۃ: زکوٰۃ ان مالوں پر واجب ہے سونے، چاندی، مال تجارت، جانوروں، پھلوں اور زراعت، کان اور دفینوں پر۔

نصاب زکوٰۃ: جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا اتنی ہی مالیت کی رقم ہو، یا چاندی سونا اور رقم ملا کر ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کی مالیت ہو جاتی ہو اور اس پر ایک سال بیت گیا ہو، کسی کا مقروض بھی نہ ہو، ایسے شخص پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مسئلہ: سونے چاندی پر زکوٰۃ فرض ہے خواہ اینٹوں کی شکل میں ہو یا زیوروں کی شکل میں یا برتنوں کی صورت میں، خواہ زیور اور برتن استعمال کیے جاتے ہوں یا رکھے ہوئے ہوں یا ان سے بنے ہوئے سنہری روپہلی گوٹے ٹھپے ہوں، جس صورت میں بھی سونا چاندی موجود ہو اس پر زکوٰۃ فرض ہے

انتباہ: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ پہننے اور استعمال کے زیورات پر زکوٰۃ نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ حضور ﷺ کی خدمت میں دو عورتیں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا پھر ان کی زکوٰۃ دو۔ (ترمذی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہننے کے زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے۔ عورتوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے پہننے کے زیور کی زکوٰۃ ادا کریں اور یہ عبادت بڑی خوش دلی سے انجام دیں ، اللہ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہم کو اس لائق بنایا کہ ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں۔

ان لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی

سید اور ہاشمی کو، والد اور والدہ کو، دادا، دادی کو، اور ان کے والدین چاہے کتنے ہی درجے اوپر ہوں، نانا، نانی اور ان کے والدین چاہے کتنے ہی درجے اوپر ہوں، بیٹا بیٹی اور ان کی اولاد چاہے کتنے ہی درجے نیچے ہوں ، ایسے ہی بد مذہب بے دین کو زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔

ان لوگوں کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے

چچا ، چچی اور ان کی اولاد کو ، خالو خالہ اور ان کی اولاد کو ، پھوپھا، پھوپی اور ان کی اولاد کو، ماموں ممانی اور ان کی اولاد کو ، داماد اور بہو کو، طلباء کو، مسافر اگرچہ مالدار ہو لیکن سفر میں اس کے پاس پیسے نہیں ہیں تو ایسے شخص کو بقدر ضرورت ، ایسا مالک نصاب جو مالدار ہو لیکن اس نے اپنا مال کسی کو قرض دیا ہے اور خود مفلس ہو گیا تو ایسے شخص کو بقدر ضرورت، ان سب کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

ان چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہے

وہ تمام چیزیں جن کی انسان کو زندگی گذار بسر کرنے کیلئے ضرورت ہو ان پر زکوٰۃ

فرض نہیں۔وہ یہ ہیں، مکانات پر زکوٰۃ نہیں (ہاں اگران سے کرایہ آتا ہوں تو اس کرایہ کی آمدنی پر زکوٰۃ ہے) پہننے کے کپڑوں پر، گھر کے وہ برتن جو سونے چاندی کے نہیں، بستر مسہری، کمبل گدے وغیرہ، گھر کا فرنیچر، قالین دریاں وغیرہ، فریج، ریفریجریٹر، ائرکنڈیشن، کار، خواہ ایک سے زیادہ ہوں (لیکن اگر یہ کرایہ پر جاتی ہیں تو ان کی آمدانی پر زکوٰۃ ہے) سائکل موٹر، تجارت کے لئے دکان، کارخانے (البتہ اس سے جو آمدنی ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ ہے) کارخانہ کی مشینری پر، ہیرے، قیمتی پتھر (اگر مال تجارت کے لئے ہیں تو ان پر زکوٰۃ ہے) ہتھیار، بندوق، پستول پر (اگر یہ مال تجارت ہے تو اس پر زکوٰۃ ہے) ہوٹل والے کے لئے ہوٹل کے برتن فرنیچر ان تمام چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

زکوٰۃ کے مستحق اولین

زکوٰۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے محتاج بھائیوں، بہنوں کو دیں پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے گاؤں یا شہر کے رہنے والوں کو (فتاویٰ عالمگیری)

زکوٰۃ کتنی دی جائے؟

سونا چاندی، نقدی اور مال تجارت کے منافع پر ایک سال کی مدت گذر جائے تو ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔مثلاً ایک ہزار روپے پر 25روپے زکوٰۃ ادا کرنی ہوتی ہے۔

حج کا آسان طریقہ

میقات اس مقام کو کہا جاتا ہے جہاں سے بغیر احرام کے حدود حرم میں داخل ہونے کی کسی کو اجازت نہیں ہے عرف میں احرام دو بغیر سلے کپڑوں کو کہا جاتا ہے جو مرد آدمی کے لئے ہیں۔عورتوں کا احرام ان کے روزمرہ استعمال کے کپڑے ہی ہے۔احرام کے لفظی معنی حرام کرنے کے ہیں جب حاجی (خواہ مرد ہو یا عورت) حج وعمرہ کی نیت کر کے تلبیہ (لبیک) پڑھ لیتا ہے تو وہ اپنے اوپر چند حلال ومباح چیزوں کو حرام کر لیتا ہے اسی حج وعمرہ کی نیت اور تلبیہ پڑھنے کو احرام کہا جاتا ہے، جس طرح نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے ہوتی ہے، اسی طرح حج وعمرہ کی ابتداء نیت اور تلبیہ سے ہوتی ہے اور ان دونوں کا مجموعہ احرام کہلاتا ہے، جو مرد اور عورت دونوں کے لئے یکساں لازمی ہے، اسی لئے اگر مرد دو چادریں پہن بھی لے اور حج وعمرہ کی نیت نہ کرے یا تلبیہ نہ پڑھے تو وہ مُحرِم نہیں کہلاتا۔

حج تین طرح کا ہے

﴿۱﴾افراد ﴿۲﴾تمتع ﴿۳﴾قران۔

﴿۱﴾افراد،صرف حج کا احرام باندھنا افراد کہلاتا ہے۔

﴿۲﴾تمتع ،صرف عمرہ کا احرام باندھنا اور مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کرنا اور احرام کھول کر پھر مکہ میں ہی حج کا احرام باندھنا تمتع کہلاتا ہے۔

﴿۳﴾قران،میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ہی ساتھ باندھنا قران

کہلاتا ہے۔

نوٹ: قِران اگر چہ سب سے افضل حج ہے لیکن اس میں احرام کی پابندیاں بہت زیادہ طویل مدت تک برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

مسائل: تمتع والی اگر چاہے تو تمتع کا عمرہ کرنے کے بعد حج سے پہلے اور عمرے بھی کرسکتی ہے۔ مگر قران والی عمرہ قران کے بعد حج سے پہلے اور افراد والی حج سے پہلے کوئی عمرہ نہیں کرسکتی۔ قران اور تمتع کے عمروں کے طواف میں مرد تو رمل (اکڑ کر چلنا) بھی کریں گے اور اپنا کاندھا بھی کھولیں گے مگر عورت کے لئے یہ دونوں باتیں منع ہیں وہ عام چال سے ہی طواف کرے اور بدن کا کوئی حصہ بے لباس نہ کرے۔

تمتع والی اگر طواف زیارت کی سعی پہلے کرنا چاہے تو حج کا احرام باندھنے کے بعد نفل طواف کر کے سعی کرسکتی ہے اور قران والی کے لئے افضل یہ ہے کہ حج کی سعی طواف قدوم کے بعد کرے، جب نہیں کی تھی تو طواف زیارت کے بعد کرے۔

☆ مکہ شریف میں صفا اور مروہ نام کی دو پہاڑیاں ہیں ان کے درمیان سات بار دوڑنے کا نام ''سعی'' ہے۔ عورت کے لئے دوڑنا نہیں ہے صرف معمولی رفتار سے چلنا ہے۔

☆ طواف اور سعی کا نام عمرہ ہے۔

☆ رکن اسود خانہ کعبہ کے اس کونے کو کہتے ہیں جہاں حجرِ اسود چاندی کے ایک گول دائرے میں نصب ہے۔

☆ خانہ کعبہ کی جنوبی دیوار کو مستجاب کہتے ہیں۔ جو رکن اسود اور رکن ایمانی کے درمیان ہے۔ یہاں دعاؤں پر آمین کہنے کے لئے ستر ہزار فرشتے ہر وقت کھڑے رہتے ہیں۔

☆ خانہ کعبہ کے اردگرد کی وہ زمین جس پر طواف کیا جاتا ہے اس کو مطاف کہتے ہیں۔

☆ خانہ کعبہ کی شمالی دیوار کے باہر کے چھوٹے سے دائرے میں ایک جگہ گھیر دی گئی ہے اُسے حطیم کہتے ہیں ۔ یہ خانہ کعبہ کا ہی اندرونی حصہ تھا، اس لئے اس میں داخل ہونا گویا کعبہ میں داخل ہونا ہے۔

☆ حطیم میں کعبہ کی چھت سے منسلک پرنالہ ہے، اس کو میزاب رحمت کہا جاتا ہے۔

☆ حجر اسود کا بوسہ لینا خواہ ہاتھ سے ہو یا کسی چیز سے چھو کر یہ استلام کہلاتا ہے۔

☆ بال کتروانے کو قصر کہتے ہیں۔

☆ خانہ کعبہ کے صحن میں شیشے کے فریم میں ایک پتھر ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دونوں نشانات قدم ہیں اس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں۔

☆ صفا و مروہ کے درمیان جہاں سبز رنگ کی لائٹ نصب ہے اس کو میلین اخضرین کہتے ہیں ۔میلین اخضرین کے درمیان مرد کسی قدر تیز دوڑتے ہیں لیکن عورت کو عام چال سے ہی چلنے کا حکم ہے۔

☆ منیٰ مکہ سے چار پانچ میل کے فاصلے پر پہاڑوں سے گھرا ہوا ایک میدانی خطہ ہے، جسے منیٰ کہتے ہیں یہاں ۸/ذی الحجہ کو ہر حاجی کے لئے ظہر سے لیکر صبح تک قیام کرنا اور پانچ وقت کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔

٭ منیٰ میں ایک جگہ پر تین ستون ہیں جنہیں عام بول چال میں شیطان کہا جاتا ہے ان ستون پر کنکر مارنا رمی جمار کہلاتا ہے

٭ عرفات اس میدان کو کہتے ہیں جہاں نویں ذی الحجہ کو وقوف یعنی قیام کیا جاتا ہے وقوف حج کا سب سے بڑا رکن ہے اگر یہ چھوٹ جائے تو حج نہیں ہوتا، یہاں ظہر کے وقت میں ہی عصر کی نماز با جماعت پڑھی جاتی ہے اور غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر عرفات کا میدان چھوڑ دینا ہوتا ہے اور مزدلفہ پہنچ کر مغرب کی نماز پڑھی جاتی ہے

احرام کی پابندیاں

احرام باندھتے ہی مندرجہ ذیل چیزیں آپ پر قطعاً حرام ہو جاتیں ہیں۔ اب ان کا خاص خیال رکھئے ورنہ فریضہ حج صحیح طور پر ادا نہیں ہوگا۔

شوہر کے ساتھ صحبت یا وہ سارے کام جو صحبت سے پہلے کئے جاتے ہیں ان کا کرنا حرام ہے، جنگلی جانوروں کا شکار کرنا ذبح کرنا یا ان کاموں میں مدد کرنا، یہاں تک کہ ان جانوروں کو خریدنا بیچنا، اپنا یا دوسرے کا ناخن تراشنا، اپنا یا دوسرے کا بال کاٹنا، منہ یا سر کو کسی کپڑے سے چھپانا، بستہ یا کپڑے کی پوٹلی وغیرہ سر پر رکھنا، موزے پہنا، خوشبو بال بدن یا کپڑوں میں لگانا یا خوشبودار کپڑے پہنا، مشک، زعفران، عنبر، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی، کھانا یا زیتون تلی یا کوئی بھی خوشبو کا تیل استعمال کرنا یا آنچل میں باندھنا جن میں خوشبو ہو یا گوند وغیرہ سے بال

جمانا، اپنی یا دوسرے کی جوئیں مارنا یا مارنے کا اشارہ کرنا، یا کوئی ایسا کام جس سے جوئیں مارنا مقصود ہو منع ہے۔

احرام باندھیئے

اگر آپکی پرواز راست مکہ معظّمہ ہے تو گھر سے نکل سے قبل بدن کے غیر ضروری بال اور ناخن تراش لے، اس کے بعد اگرچہ کہ ماہواری میں بھی اگر آپ ہیں تو غسل کرلیں یہ غسل پاکی کے لئے نہیں بلکہ بدن سے میل کچیل دور کرنے کے لئے ہوگا، اگر حالت پاکی میں ہو تو غسل کے بعد پاک صاف سلے ہوئے کپڑے پہن پہنے لیں، نئے ہوں تو اچھا ہے ضروری نہیں، کپڑے ایسے ہوں جن سے نہ بدن جھلکے اور نہ ہی اعضائے بدن نمایاں ہوں اور نہ ہی کپڑا چست اور بدن پر کسا ہوا ہو، اس کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھیئے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُل یاَاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدَ پڑھیئے ۔ سلام پھیرنے کے بعد ان الفاظ میں نیت کیجئے ۔ اگر حج قران کی نیت کرنا چاہتی ہیں تو یہ الفاظ ہیں

حج قران کی نیت : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْ ھُمَالِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ. ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرتی ہوں، ان دونوں کو میرے لئے آسان فرمادیجئے اور میری طرف سے ان دونوں کو قبول فرمائیے۔

☆ اگر حج تمتع کرنا چاہتی ہیں تو یہ الفظ ہیں ۔

تمتع کی نیت: تمتع میں پہلے صرف عمرہ کی نیت کی جاتی ہے جو اس طرح ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ. ترجمہ: اللہ تعالیٰ میں عمرہ کی نیت کرتی ہوں اسے میرے لئے آسان فرمایئے اور میری طرف سے قبول فرمایئے

☆اگر حج افراد کرنا چاہتی ہیں تو یہ الفظ ہیں۔

حج افراد کی نیت: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحجَّ فَیَسِّر ہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ. ترجمہ اے اللہ تعالیٰ میں حج کی نیت کرتی ہوں، آپ اسے میرے لئے آسان فرمادیجئے اور اسے میری جانب سے قبول کیجئے۔

مسئلہ: احرام باندھتے وقت ایک مرتبہ تلبیہ (لبیک) پڑھنا تو فرض ہے۔

مسئلہ: مردوں کو تلبیہ بلند آواز سے اور عورت کو آہستہ آواز سے پڑھنا ہے۔

نیت کے بعد تلبیہ ان الفاظ میں پڑھیئے۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک o لَاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ o اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِعْمَۃَ لَکَ والْمُلکَ o لاَ شَرِیْکَ لَکَ o

اب آپ مُحْرِمْ ہیں اس لئے چلتے پھرتے بکثرت تلبیہ ورد زبان رہے۔ اگر تلبیہ یاد نہ ہو تو ہر وہ ذکر جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم مقصود ہو تلبیہ کے قائم مقام ہے، مثلاً

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہ...... اَلْحَمْدُ لِلّٰہ...... اللّٰہ اَکْبَر وغیرہ

حرم شریف کی پہلی حاضری

اب شہر مکہ شریف میں داخل ہونے اور اپنی قیام گاہ پر پہنچ کر ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرلیں غسل کرکے پاکی کی حالت میں تلبیہ پڑھتے ہوئے حرم شریف میں یہ دعاء پڑھتے ہوئے پہلے داہنا قدم رکھیئے۔

اَللّٰھُمَّ اغفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِیْ اَبوَابَ رَحْمَتِکَ اس دعا کے ساتھ یہ دعا بھی ملا لیجئے: اَللِّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام. اس دعا کے بعد لرزتے کانپتے اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوتے ہوئے آنکھیں نیچی کیے اور ہیبت الٰہی سے خوب ڈرتے ہوئے خانہ کعبہ پر پہلی نظر ڈالئے نظر پڑتے ہی تین بار اللّٰہ اکبر اور تین بار لا الہ الا اللّٰہ کہئے پھر یہ دعاء پڑھئے:

رَبَّنَا آتِنَا فِیْ الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِیْ الآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار ٥

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا بَیْتُکَ وَاَنَا عَبْدُ کَ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ الدِّ یْنِ وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُوْ مِنِیْنَ وَالْمُو مِنَاتِ ٥

اس دعا کے بعد جو چاہے دعائیں کریں بلکہ حضرت پیر جماعت علی شاہ نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور کعبہ شریف پر جب پہلی نظر پڑتی ہے تو بتایا جاتا ہے کہ اس وقت جو دعاء مانگے قبول ہوجاتی ہے، آپ بتایئے اس وقت کیا دعاء بہتر ہے حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے ہی یہ دعا مانگو کہ الٰہی میری ہر نیک دعاء قبول فرما، جب اللہ سے تم نے دعا کی قبولیت کی کنجی مانگ لی تو ان شاء اللہ یہاں جو دعاء مانگو گے قبول ہی ہوگی۔ الحاصل آج فضل الٰہی سے وہ گھڑی میسر آگئی ہے کعبہ شریف آپ کی نظروں کے سامنے ہے، آپ نے ہزاروں میل سے کئی سجدہ اس کی جانب کیے تھے یہ دن آپ کی زندگی کی معراج ہے آپ اپنی قسمت پر جتنا ناز کرے کم ہے، آج آپ اللہ تعالٰی کے مہمان ہے اور وہ

رب کریم آپ کا میزبان ہے یہی وہ مقام ہے جہاں پر حضرت آدم تا حضور ﷺ
انبیاء علیہم السلام حاضر ہوتے رہے،

اور لاتعداد اللہ کے محبوب بندے اس گھر کے شوق دیدار میں اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرتے رہے، آج یہ گھڑی رب کریم نے اپنے کرم سے عطاء کی ہے اس نعمت پر جس قدر بھی رب تعالیٰ کا شکر بجالائے کم ہے۔ آیئے اب طواف کے لئے قدم بڑھایئے، اگر آپ قران یا تمتع کا احرام باندھا ہے تو سب سے پہلے عمرہ کا طواف کیجئے۔ طواف کا طریقہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ کے قریب پہنچ کر یا ہجوم کثیر ہونے کی صورت میں صحن کعبہ میں یا چھت کعبہ سے جہاں جگہ ملے وہاں سے حجر اسود والے کونے سے نیت طواف کیجئے نیت کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنّیِ اُرِیْدُ طَوَا ف بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ وَتَقَبَّلْہُ مِنّیِ. اگر کسی دوسرے کی جانب سے طواف کر رہی ہوں تو مِنی کی جگہ مِنْ کے بعد اس کا نام لیجئے۔

نوٹ: طواف کے ہر چکر کے لئے الگ الگ دعائیں ہیں اگر وہ دعائیں یاد نہ ہوسکیں ہماری کتاب حج وعمرہ کی دعائیں اپنے ساتھ رکھیئے اور اس کو دیکھ کر دعائیں پڑھیئے ایسا کرنا بھی ممکن نہ ہو تو ہر چکر میں اور مقام پر درود شریف کا ورد کافی ہے درود شریف تمام دعاؤں کا بدل اور سب کا جامع ہے یا درود غوثیہ بہت بابرکت اور مختصر ومقبول درود ہے اسے یاد کر لیجئے۔ درود غوثیہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَمَولَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَآلِہٖ الْکِرم وَصَحْبِہٖ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن ○ نیت کرنے کے بعد اب آپ حجر اسود کے بالمقابل پہنچ کر اپنے

دونوں اپنے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور یہ دعا پڑھیئے بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ○ اس دعا کے بعد ممکن ہو سکے تو حجر اسود کا بوسہ لیجئے اگر یہ موقع نصیب نہ ہو تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چوم لیجئے، مردوں کے ہجوم میں داخل ہو کر یا لوگوں کو تکلیف دے کر یا خود تکلیف اٹھا کر بوسہ لینے کی کوشش نہ کیجئے، اب طواف شروع کیجئے، طواف کرتے وقت رکن یمانی کے سامنے سے گذرتے ہوئے اگر موقع میسر ہو تو اسے بھی دونوں ہاتھوں سے یا داہنے ہاتھ سے چھو کر چوم لیجئے جب اس کے آگے بڑھے اور مستجاب کے سامنے سے گذرتے وقت اپنے لئے اور جملہ مسلمانوں کے لئے دعائے خیر کیجئے کہ یہاں ستر ہزار فرشتے دعاء پر آمین کہنے کے لئے کھڑے رہتے ہیں۔ آپ نے حجر اسود سے طواف شروع کیا تھا اور حجر اسود پر ایک چکر مکمل ہوا اسی طرح خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائیے، ساتویں چکر پر حجر اسود کا بوسہ میسر ہو جائے تو بوسہ لیجئے اگر موقع نہ ملے تو اپنے ہاتھوں کو اس جانب کر کے ہاتھو کو چوم لیجئے۔

نوٹ: جو لوگ قران اور تمتع کا احرام باندھ کر آئے ہیں ان کے لئے یہ طواف عمرہ کا طواف ہے لیکن جو لوگ افراد کا احرام باندھ کر آئے ہیں ان کے لئے یہ طواف، طواف قدوم ہے۔ یعنی دربار میں حاضری کا نذرانہ! طواف قدوم سب کے لئے ضروری ہے، قران، تمتع والے عمرہ سے فارغ ہو کر طواف قدوم کا فریضہ

طواف کی سعادت حاصل کر لینے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس آیئے اور آیت کریمہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِمَ مُصَلًّیo پڑھ کر دو رکعت بہ نیت طواف پڑھیئے، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ اللّٰهُ اَحَدo پڑھیئے۔ ہر طواف (سات چکر مکمل) کے بعد یہ نماز واجب ہے اس لئے پابندی کے ساتھ اسے ضرور ادا کیجئے، البتہ مکروہ اوقات ہو تو اس وقت کے گذرنے کے بعد اسے ادا کیجئے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت پڑھے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اگر ہجوم کی وجہ سے مقام ابراہیم پر جگہ نہ ملے تو حرم شریف میں جہاں بھی پڑھ لیں واجب ادا ہو جائے گا۔ اس دو رکعت نماز اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد ملتزم کے پاس آیئے۔ ملتزم خانہ کعبہ کے دروازہ اور رکن اسود کے درمیان کی دیوار کو کہتے ہیں، یہاں پہنچ کر دیوار کعبہ سے چمٹ کر، کبھی اپنا داہنا رخسار کبھی بایاں رخسار اور چہرہ اس پر رکھکر اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے دیوار کعبہ پر پھیلا کر ایک محتاج اور ذلیل بھکاری کی طرح اپنے خالق و مالک کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر دونوں جہاں کی خیر و برکت اور نعمت و سعادت کی بھیک مانگئے یہ گھڑی بڑی خوش بختی کی گھڑی ہے آپ کو رب کریم کی دہلیز پر کھڑے ہونے کا موقع مل گیا ہے، اپنے گناہوں پر پھوٹ پھوٹ کر رویئے، بلک بلک کر آہ و زاری کیجئے تڑپتے اور مچلتے ہوئے فریاد کیجئے، رحمت و کرم، بخشش و مغفرت کا پروانہ مل جائے گا۔ ملتزم کی خاص دعا یہ ہے کہ: یَا وَاجِدُ یَامَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّی نِعْمَةً

اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ. حدیث شریف آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اکثر میں نے جبرئیل کو دیکھتا ہوں کہ وہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا مانگتے ہیں۔

ملتزم پر دعا مانگنے کے بعد زمزم پر آیئے اور کعبہ شریف کی جانب رُخ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پیٹ بھر لیجئے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ منافق زمزم پیٹ بھر نہیں پی سکتا، گویا زمزم کو خوب پیٹ بھر پینا نفاق کو کاٹتا ہے، پیتے وقت بسم اللّٰہ سے شروع کیجئے اور الحمد للہ پر ختم کیجئے، پینے کے بعد کچھ زمزم اپنے بدن اور سر پر ڈال لیجئے، حضور ﷺ نے فرمایا جس نے تین چُلّو زمزم اپنے سر پر ڈال لیا اس سر کو اللہ تعالیٰ رسوائی سے محفوظ فرمائیگا۔ زمزم پیتے وقت جو نیک دعائیں ہیں کیجئے یہ قبولیت دعا کا بہترین وقت ہے۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا زمزم جس مقصد کے لئے پیا جائے اس کے لئے کفایت کرتا ہے۔

صفا و مروہ کی سعی

زمزم سے سیراب ہونے کے بعد اب سعی کی تیاری کیجئے، سعی شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کی جانب چہرہ کر کے اَللّٰهُ اَکْبَر وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰه کہے اور حجرِ اسود کا بوسہ لیجئے اگر یہ موقع نہ ملے تو اس جانب ہاتھ بلند کر کے ان ہاتھوں کو چوم لیجئے اور درود شریف پڑھتے ہوئے فوراً باب الصفا سے صفا کی جانب روانہ ہو جایئے۔ دروازے سے پہلے بایاں پیر باہر نکال کر صفا کی سیڑھیوں پر چڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ

اللّٰہِ o صفا پر ٹھہر کر کعبہ شریف کی طرف چہرہ کر کے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کے لئے پھیلاتے ہوئے اتنی دیر تک ہاتھ اسی طرح رکھیئے کہ جتنی دیر میں سورۂ بقر کی پچیس آیات کی تلاوت کی جاسکتی ہیں ۔ یہ موقع بھی قبولیت دعا کا ہے، اس لئے نہایت ہی خضوع وخشوع اور تڑپتے مچلتے رقت قلب کے ساتھ اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کیجئے دعا کے دوران اپنی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف کھلی ہوئی رکھیئے ۔ جب دعا ختم ہو جائے تو ہاتھ چہرے پر پھیر کر گرا دیجئے اور سعی کی نیت کیجئے ۔ نیت کے الفاظ یہ ہیں :اَللّٰھُمَّ اِنّیِ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ فَیَسّرِ ہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنّیِ. اب اس نیت کے بعد صفا سے اُترتے ہوئے حسب عادت درمیانی چال سے درود شریف پڑھتے ہوئے مروہ کی جانب چلیئے ۔ مروہ پر پہنچ کر کعبہ شریف کی جانب چہرہ کر کے درود شریف پڑھیئے اور اتنی ہی دیر تک دعا مانگیئے جتنی دیر تک صفا پر مانگی تھی ۔ ایک پھیرا ہوا اسی طرح مروہ سے صفا اور صفا سے مروہ آتے جاتے سات پھیرے لگایئے ہر پھیرے میں صفا و مروہ پر پہنچ کر اسی طرح دعا بھی مانگیئے ۔ سعی صفا سے شروع کیجئے اور مروہ پر ختم کیجئے۔ سعی کے سات پھیروں میں چار پھیرے فرض ہیں اور چار واجب ہیں ۔ حج کے ایام میں ہجوم بہت ہوتا ہے عورت کو سعی کے لئے رات کا وقت مناسب ہے ۔ اور اگر ہجوم کے وقت ہی سعی کرنی پڑے تو کنارے کنارے رہ کر سعی کر لے سعی کرنے کی جگہ موجودہ وقت میں نہایت کشادہ ہو گئی ہے۔

☆ سعی کے لئے عورت کا پاک ہونا شرط و واجب نہیں ہے، اس لئے ایام مخصوصہ

میں بھی عورت سعی کر سکتی ہے، طواف نہیں کر سکتی نہ نماز پڑھ سکتی ہے، اور نہ ہی مسجد حرام میں داخل ہو سکتی ہے، سعی کی جگہ چونکہ مسجد کے حکم میں نہیں ہے۔ اس لئے وہاں بیٹھ کر دعا درود پڑھ سکتی ہے اور وہاں سے بیٹھ کر خانہ کعبہ کو دیکھ سکتی ہے۔

نوٹ: آپ نے اگر تمتع کا احرام باندھا ہے تو صفا ورمروہ کی سعی مکمل ہو جانے کے بعد چار انگل بال کتروا کر احرام سے باہر ہو جائیے، لیکن جن لوگوں نے قران کا احرام باندھا ہے وہ ابھی احرام سے باہر نہ ہوں وہ دس ویں ذی الحجہ کو رمی جمار کے بعد ہی احرام کی حالت سے باہر نکلیں گے۔

مسئلہ: حجر اسود کا پہلا بوسہ لیتے ہی تمتع والے تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ لیکن قران اور افراد والوں کا تلبیہ دسویں ذی الحجہ کو رمی جمار کے وقت بند ہو گا۔

مسئلہ: آپ آٹھویں ذی الحجہ تک مکہ میں جب تک رہیں بغیر سعی کے جب وقت مل جائے طواف کرتے رہئے کہ یہ بڑی عظیم عبادت ہے اور نفل طواف میں بھی ہر ساتھ پھیروں پر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز طواف ضرور ادا کیجئے۔

آٹھویں ذی الحجہ کے کام

ذی الحجہ کی ۸ تاریخ کو یوم الترویہ بھی کہتے ہیں۔ آپ نے اگر تمتع کا احرام باندھا ہے تو آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے عمرہ کرنے کے بعد اپنا احرام کھول دیا تھا۔ اس لئے آج صبح غسل کیجئے، اس کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھیئے، پھر دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھیئے۔ اس کے بعد حج کی نیت کیجئے، حج کی نیت

کے الفاظ ہم اسی کتاب کے صفحہ 118,119 پر درج کیے ہیں وہاں سے یاد کر لیجئے۔ نیت کے الفاظ ادا کرنے کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیئے اب آپ کا تلبیہ بھی دسویں ذی الحجہ کو رمی جمار کے بعد ختم ہوگا۔تلبیہ پڑھنے کے بعد جب آفتاب نکل آئے تو منیٰ کی طرف چلیئے ،ظہر کی نماز کے وقت تک وہاں پہنچ جانا ضروری ہے ،کیونکہ ظہر سے لے کر صبح تک پانچ وقت کی نمازیں یہاں ادا کرنا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے تو منیٰ کا راستہ پیدل طے کیجئے کہ ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں، اس حساب سے مکہ کی واپسی تک آپ کی نیکیاں اٹھتر کھرب چالیس ارب ہوجائیں گی ،غور کیجئے جتنی نیکیاں فضل خداوندی سے پانچ دن میں آپ یہاں کما سکتی ہیں ساری عمر میں بھی اتنی نیکیوں کا خزانہ آپ کو اور کہیں نہیں مل سکتا۔ منیٰ پہنچ کر مسجد خیف میں ظہر سے لے کر صبح تک پانچ وقت کی نمازیں ادا کیجئے ،اگر مسجد خیف میں نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملے تو منی میں جہاں آپ قیام کی ہوئی ہیں وہیں پڑھیئے۔ نوی ذی الحجہ کی رات بڑی اہم رات ہے اس لئے یہ رات عبادت اور تلاوت ،مناجات و درود میں گذاریئے۔

نویں ذی الحجہ کے کام

نوویں ذی الحجہ یوم عرفہ ہے جو ایام حج کا سب سے بڑا دن ہے آج مستحب وقت میں صبح کی نماز پڑھ کر تلبیہ اور ذکر و درود میں مشغول رہیئے۔ جب آفتاب کچھ بلند ہوجائے تو عرفات کی طرف چلیئے۔ آج کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اس میں عبادت

سے غفلت نہ ہو زبان کو ذکر الٰہی اور دل کو عجز و اخلاص کا پیکر بنا لیجئے۔ دیکھئے وہ سامنے میدان عرفات ہے خیموں اور شامیانوں کا شہر یہ وہی شہر ہے جہاں سیدنا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی اور حضرت حوا سے طویل مدت فراق کے بعد ملاقات ہوئی تھی۔ اُدھر دیکھئے حاجیوں کا ہجوم جبل رحمت کی طرف دوڑ رہا ہے، جبل رحمت یہ وہ مقدس پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر آج رحمتوں کی گھٹائیں اُٹھے گی اور میدان کے ایک ایک چپہ چپہ کو برسے گی۔

اب دوپہر ڈھل گئی ہے اور اِدھر دیکھئے مسجد نمرہ میں ظہر کی جماعت تیار ہے، سارا عرفات نمازیوں کی صفوں سے بھر گیا ہے، عجز و نیاز کی کیفیت میں اللہ کے بندے اللہ کے سامنے بندگی کا اِظہار کرر ہے ہیں۔ ایک حیرت انگیز واقعہ دیکھئے نماز ظہر کا سلام پھیرتے ہی بغیر کسی وقفہ کے عصر کی نماز کے لئے پھر جماعت کھڑے ہوچکی ہے، میدان عرفات میں عصر کا وقت یہی ہے اور یہ ہمارے نبی ﷺ کے تشریعی اختیارات کی زندہ جاوید نشانی ہے۔ اب قیامت تک ہر حاجی یہاں سے یہ عقیدہ لے کر جائے گا کہ ہمارے نبی ﷺ کو جہاں قانون بنانے کا اختیار ہے وہاں قانون بدلنے کا بھی اختیار ہے، ہمارے نبی کو ان کے رب نے مختار کل بنایا ہے۔

ظہر اور عصر کی کے نماز سے فارغ ہو کر میدان عرفات میں جہاں جگہ ملی اللہ کے بندے وہاں بیٹھ گئے ہیں، آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں، رحمتوں کی بارش جنم جنم کے گناہوں کو دھو رہی ہے، آہ بکا کی چیخوں سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دی رہی ہے ہر کوئی ہے کہ اپنے رب کریم سے کرم کی بھیگ مانگ رہا ہے، دل پگل

رہے ہیں، آج ہر ایک کا بال بال خوف الٰہی میں کانپ رہا ہے اور دل کا گوشہ گوشہ اُمید کی کرنوں سے معمور ہے۔

اب آپ بھی کسی گوشہ میں بیٹھ جایئے اور پھوٹ پھوٹ کر اپنے گناہوں پر ماتم کیجئے درد کی کسک سے بلک بلک کر تڑپیے اور مچل مچل کر اتنے آنسو بہائیے کہ دل کو سرور اور روح کو سکون مل جائے۔ غروب آفتاب تک دعا مناجات کی کثرت کیجئے اور مغرب کے آثار جیسے ہی نمودار ہوں نماز مغرب ادا کئے بغیر مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جایئے۔ عرفات سے چلتے وقت یقین کے چراغ سے اپنے دل اور روح کو روشن کر لیجئے کہ وعدہ الٰہی کے مطابق آپ آج اپنے تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے آپ ایسے پاک ہوگئی ہیں گویا آج ہی آپ کی ماں نے آپ کو جنم دیا ہے۔ یہ یقین اس لئے ضروری ہے کہ رحمت و نور کی بارش میں زندگی کا جو داغدار دامن دھل کر سُفید ہو گیا ہے اب اس پر گناہوں کا کوئی سیاہ دھبہ موت تک پڑنے نہ پائے۔

مزدلفہ: ایک جگہ کا نام ہے جہاں رحمت عالم ﷺ نے آج کی رات قیام فرمایا تھا آپ جب تک مزدلفہ نہ پہنچ جائیں مغرب کی نماز نہ پڑھیں، بلکہ مزدلفہ پہنچتے پہنچتے عشاء کا وقت ہو جائے تب بھی مغرب کی نماز وہیں پڑیں آج مغرب کی نماز کا وقت یہی ہے، بلکہ بالفرض کوئی مغرب کی نماز کے وقت میں یہاں پہنچ جائے جب بھی مغرب کی نماز عشا ہی کے وقت میں پڑھے یہ قضا نہیں بلکہ ادا ہے اور یہ بھی ہمارے نبی ﷺ کے تشریعی اختیار کا کھلا ثبوت ہے کیونکہ یہاں بھی وقت کی تبدیلی کا کوئی حکم قرآن مجید میں نہیں ہے بلکہ حدیث میں ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ اللہ

تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو نماز کا وقت تبدیل کرانے کا بھی اختیار دیا ہے۔ مزدلفہ کی اس رات میں بکثرت درود، ذکر واذکار مناجات اور دعاؤں میں مصروف رہ کر گذاریئے صبح کی نماز اول وقت میں پڑھئے۔ جب طلوع آفتاب میں دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو تو منیٰ کے لئے چلئے اور رمی جمار کے لئے یہاں سے کھجور کی گٹھلی کے برابر سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں پاک جگہ سے چن لیجئے اور اگر چاہیں تو تینوں جمروں پر مارنے کے لئے کل کنکریاں یہیں سے چن لیجئے جن کی تعداد 49 ہے۔ ساری کنکریوں کو دھو لیجئے راستے میں بدستور دعاء درود، تلبیہ کا دور جاری رہے۔

دسویں ذی الحجہ کے کام

آج کے کام میں بڑے شیطان (جمرہ عقبہ) پر کنکریاں مارنا اور قربانی، آج کنکریاں نہ ماریں تو جرمانہ واجب ہو جائے گا، بڑے شیطان کے یعنی جمرہ عقبہ کے پاس پانچ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر ایک ایک کر کے سات کنکریاں چٹکی میں لے کر سیدھا ہاتھ اپر اٹھا کر ماریئے اور ہر کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْماً لِّلشَّيْطٰنِ وَرِضَاءً لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔

مسئلہ: اس دعا کے علاوہ لا الٰہ الا اللہ۔ یا۔ سبحان اللہ بھی پڑھنا جائز ہے مگر چپ رہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: بڑے شیطان کو پہلی کنکری مارتے وقت تلبیہ بند کر دے اور اب کسی وقت تلبیہ نہ پڑھے۔

مسئلہ: جو ستون بنا ہوا ہے اس کی جڑ میں کنکریاں ماریں۔ ماری ہوئی کنکریاں اس دائرہ کے اندر پڑنی چاہئے جو ستون کے گرد بنا ہوا ہے اگر اس دائرہ کے باہر گر گی تو اس کے بدلے دوسری مارنی ہوگی۔ اس لئے کنکریاں مقررہ تعداد سے زیادہ ساتھ رکھیں تا کہ کوئی کنکری ضائع ہوگئی تو کنکریوں کی کمی نہ پڑے کیونکہ ماری ہوئی کنکریوں کو اٹھا کر مارنا جائز نہیں۔

قربانی

رمی سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرو۔ اگر قران یا تمتع کا حج کیا ہو تو ان دونوں حجوں میں یہ قربانی شکرانہ کے طور پر واجب ہو جاتی ہے، اور اس میں امیر غریب کا کوئی فرق نہیں ہاں کوئی بالکل ہی محتاج ہے تو اس کے لئے اس قربانی کے بدلے روزے رکھنا ہوگا، مگر ان روزوں کے لئے بھی کچھ شرائط ہیں۔ چنانچہ دس روزے رکھنے ہونگے، جس میں سے تین روزے احرام کی حالت میں ۹؍ ذی الحجہ سے پہلے رکھنے ہوتے ہیں، سات بعد میں گھر پہنچ کر رکھ لے، لیکن اگر یہ تین روزے وقت مقررہ تک نہ رکھ سکی تو، پھر ہر حال میں قربانی واجب ہے۔

مسئلہ: اگر صرف حج افراد کیا تو اس پر شکرانہ کی قربانی واجب نہیں۔ جی چاہئے تو کر دے منع بھی نہیں۔

قربانی سے فارغ ہو کر اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے حج کے قبول ہونے کی خوب عاجزی کے ساتھ دعا کیجئے ، اس کے بعد قبلے کی طرف چہرہ کر کے بیٹھ جایئے اور اپنے سر کے بال کتروایئے ۔ بال کتروانے کے بعد سوائے شوہر کے جنسی تعلقات کہ احرام کی حالت میں جو پابندیاں تھی سب ختم ہوگئی ۔ شوہر کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے کی اجازت طواف زیارت کے بعد حاصل ہوگی ۔

طواف زیارت

طواف زیارت کی اہمیت کا اندازہ اس مسئلہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس طواف کے بغیر میاں بیوی ایک دوسرے پر حلال نہیں ہوتے اور حج مکمل نہیں ہوتا ۔ بعض عورتیں طواف زیارت نہیں کرتی ایک دم (یعنی قربانی) دیدیتی ہیں یہ عمل درست نہیں وہ اچھی طرح اس بات کو یاد رکھیں کہ وہ جب تک طواف زیارت نہ کریں گی ان کا حج پورا نہ ہوگا اور نہ ہی وہ اپنے شوہر کے لئے حلال ہوگی اگر بغیر طوااف زیارت واپس لوٹ جائے تو ہر مرتبہ کی صحبت سے ایک قربانی واجب ہوتی چلی جائے گی ۔

طواف زیارت کا وقت ۱۲/ ذی الحجہ تک ہے اگر عورت اپنے مخصوص ایام میں ہو اور یہ مدت گذر جائے تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں وہ فارغ ہو کر طواف کر لے ۔

مسئلہ: حج کے بعد طواف زیارت سے پہلے اگر فوری روانگی ہو اور عورت اس وقت ایام میں ہے تو اس کو روانگی ملتوی کرنی ہوگی اور پاک ہو کر طواف زیارت کے بعد

روانہ ہو، ورنہ حج نامکمل رہے گا اور شوہر سے ملاپ نہ کر سکے گی اور دوبارہ طواف زیارت کرنے کے لئے سفر اخراجات ومصائب برداشت کرنے ہوں گے، عورت کو حیض ونفاس کی وجہ سے طواف زیارت موخر کرنے کی اجازت ہے مگر چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ طواف زیارت کر کے منیٰ واپس ہو جائے۔ ۱۲/ذی الحجہ تک منیٰ سے باہر رہنا مکروہ ہے، چاہے مکہ میں ہو یا کہیں اور مقام پر۔

۱۱/ذی الحجہ کے کام

آج کا واجب کام تینوں شیطانوں پر کنکر مارنا ہے، آج کی رمی کا سنت وقت زوال کے بعد سے شروع ہو کر غروب تک ہے، اور وقت ۱۲/ذی کی صبح صادق سے پہلے تک، آج کے دن بعض لوگ ناواقفیت کی بنا پر یا بعض دوسرے اماموں کے طریقہ کے مطابق صبح ہی سے رمی شروع کر دیتے ہیں احناف کے پاس رمی کا وقت زوال کے بعد ہے۔ آج کنکر مارنے میں اس ترتیب کا خاص خیال رکھئے، پہلے جمرہ اولیٰ (پہلا شیطان) پر یہ مسجد خیف اور منیٰ شہر کے طرف سے پہلا ہے اس پر کنکر مارنے کے بعد اس کے دائیں جانب تھوڑا سا ہٹ کر کھڑی ہو جایئے اور جو دل چاہے اور جتنی دیر چاہے دعا مانگیئے، یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

اس کے بعد جمرہ وسطیٰ (درمیانی شیطان) پر کنکر ماریئے سات کنکر مارنے کے بعد یہاں بھی ایک جانب ہو کر خوب دعا کیجئے۔

اس کے بعد جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) پر کنکر مارو اور واپس ہو جاؤ یہاں رک کر دعا

نہ کرو حضورﷺ نے یہاں کنکر مارنے کے بعد بغیر دعا کیے واپس ہو گئے تھے۔ بس آج کا کام یہی تھا حج کے سلسلہ کا اور کوئی کام آج نہیں رہا۔

۱۲ ذی الحجہ کے کام: آج بھی اسی ترتیب اور طریقے کے ساتھ تینوں شیطانوں پر سات سات کنکر ماریئے اس کام سے فارغ ہونے کے بعد آج کا کام ختم ہو چکا۔

مکہ شریف سے واپسی: جب مکہ شریف سے واپسی کا وقت آئے تو اب جو طواف ہے میقات سے باہر سے آنے والوں کے لئے واجب ہے، چاہے ان کا حج کسی قسم کا ہو۔ البتہ عمرہ والوں پر واجب نہیں۔ عورت اگر ایام مخصوص میں ہو اور جانے کا پروگرام بن گیا، تو اس وقت عورت پر یہ طواف واجب نہیں اس وقت وہ مسجد حرام کے کسی دروازے پر کھڑی ہو کر دعا کر لیں اور واپس ہو جائے۔ طواف رخصت یعنی طواف وداع کے بعد سعی نہیں ہے۔

دربار رسولﷺ کی حاضری (کلام شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی مدظلہ)

شاہ طیبہ دل میں کیا راز نہاں لیکر چلے
طائر سدرہ جو سوئے آسماں لیکر چلے

میرا مدفن متصل آقا کی تربت سے رہے
بس یہی اک آرزو خرد و کلاں لیکر چلے

ہم وطن کو چھوڑ کر اہل وطن سے برکنار
گلستاں بردوش بر کف آشیاں لیکر چلے

ہند سے بیزار ہو کے اپنا مسکن چھوڑ کے
سوئے طیبہ اپنے غم کی داستاں لیکر چلے

اے مرے رب وہ مبارک ساعتیں مجھکو دکھا
جب کہ اختر سوئے طیبہ کارواں لیکر چلے

حضور علیہ ﷺ کی بارگاہ کی زیارت کا سفر شفاعت کی ضمانت ہے۔خود حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے حج کے بعد میری زیارت کی گویا وہ میری حیات میں مجھ سے ملاقات کی ،اور ارشاد فرمایا جس نے میری زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔ نیز ارشاد ہوا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا، کون بدنصیب ایسی ہوگی جو اپنے آقا ﷺ کے قدموں میں حاضر ہونے سے گریز کرے گی، مدینہ شریف کی حاضری مغفرت کا سبب ہے، مدینہ شریف میں حاضر ہوکر غسل کرلیں اور پاک صاف لباس پہن کر حضور ﷺ کی مسجد میں داخل ہوں اگر مکروہ وقت نہ ہو اور جماعت نہ ہورہی ہو تو دو رکعت نفل نماز تحیۃ المسجد کی نیت سے ادا کریئے پھر درود وسلام کے نذرانہ کے ساتھ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پہلے آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں سلام عرض کیجئے۔اگر آپ ایام مخصوص میں ہوں تو مسجد میں داخل نہیں ہوسکتی، اپنی قیام گاہ پر ہی دعائیں، ذکر، اذکار اور درود شریف میں اپنے آپ کو مصروف رکھیئے اور جب پاک ہوجائیں تو زیارت سے مشرف ہوں۔...... تمت ......

والحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین،

یارسو ل اللہ انت مولانا وھادینا ومرشدنا خذ بید ینا من الضللۃ

تھدینا وتوصلنا الی ربنا وبحق ماودعک ربک وما قلیٰ الف الف

صلوٰۃ والف الف سلام علیک یاسیدنا یارسول اللہ ﷺ



ISLAMIC PUBLISHER
447, GALI SAROTEY WALI MATIA MAHAL
JAMA MASJID DELHI-6, Ph.: 23284316, Fax: 23284582